مسلمانانِ عالم کیلیے ایک اعلیٰ ترین دستور العمل

یعنی

حصہ اول ملفوظات حضور پُر نور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

الملفوظ

۱۳۳۸ ہجری

مؤلفہ و مرتبہ

فاضل نوجوان عالیجناب مولٰنا مولوی محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب قادری نوری سلمہ

جو باہتمام

مولوی محمد حسنین رضا خاں صاحب

سلمہ

حسنی پریس محلہ سوداگران بریلی میں چھپا

قیمت ۸/ — سوم ۵

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

احسن المکتوبات ٭ وعمدة الملفوظات ٭ حمد مجید ٭ انطق الموجودات ٭ بان
لا اله الا الله ولا موجود الا الله واخرج المعدومات من العدم الی الوجود
فتشهد ان لا مشهود الا الله فالحمد لله الذی خلق الانسان ٭ وعلمه البیان ٭
وانطقه بفصیح اللسان ٭ والصلوٰة والسلام الاتمان الاکملان ٭ علی سید
الانس والجان ٭ عمیم الجود والاحسان ٭ شفیعنا یوم الجزع والفزع عند الملک المنان ٭
الذی علی المؤمنین بمحض کرمه حنان وقهار علی اجبال البغی والعناد والفساد والکفران ٭
جبار علی المرتدین وعلی من کفر به وبرسوله دیان ٭ نبی الرحمة ذی الکرم
والغفران ٭ حامی الایمان ٭ ماحی الطغیان ٭ غافر الذنب والفسوق
والعصیان ٭ سیدنا ومولنا ناصرنا وما ولنا ٭ حامینا وملجانا ٭ السلطان ٭
ابی القاسم محمد رسول ربنا الرحمٰن ٭ وعلی آله وصحبه الذین صدقوه بالاذعان ٭
وآمنوا بمولاهم بالتصدیق والایقان ٭ وسعدوا فی مناهج الصدق وصعدوا
معارج الحق بالثبات والاتقان ٭ هم للدین اساس وبنیان وارکان ٭ اللهم
احشرنا معهم بکرمك ٭ وادخلنا بهم دار الجنان ٭ برحمتك ومغفرتك ٭
یا کریم یا رحیم یا غفار یا سبحان ٭ آمین ٭ آمین ٭ یا ارحم الراحمین ٭

اللہ اللہ اہل اللہ کی زندگی اللہ تعالیٰ و تبارک کی ایک اعلیٰ نعمت ہے ان کی ذات پاک سے ہر مصیبت ٹلتی ہے اور ہر اڑی مشکل بآسانی بدلتی ہے۔ سبحان اللہ انھیں نفوس طیبہ طاہرہ کے قدوم کی برکت سے وہ وہ عقدۂ مالاینحل چٹکی بجاتے حل ہوتے ہیں جنھیں قیامت تک کبھی بھی ناخن تدبیر نہ کھول سکے جس سے کیسا ہی کوئی عقیل و مدبر ہو حیران رہ جائے کچھ نہ بول سکے جسے میزان عقل میں کوئی نہ تول سکے۔ اللہ اکبر ان کی صورت ان کی سیرت انکی رفتار ان کی گفتار ان کی ہر روش ان کی ہر ادا ان کا ہر ہر کردار اسرار پروردگار عز مجدہ کا ایک بہترین مرقع اور بولتی تصویر ہے کہ یہ انفاس نفیسہ مظہر ذات علیہ و صفات قدسیہ ہوتے ہیں مگر بفحوائے کل شئ ھالک الا وجھہ اور کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام دوام کسی کے لیے نہیں ہمیشہ نہ کوئی رہا ہے نہ رہے ہمیشگی رب عزوجل کو ہے باقی جو موجود ہے معدوم اور ایک دن سب کو فنا ہے۔ اسی لیے اسلاف کرام رحمۃ اللہ علیہم نے ایسے پاک انفاس قدسیہ کے حالات مبارکہ و مکاتیب طیبہ و ملفوظات طاہرہ جمع فرمائے یا اس کا اذن دیا کہ ان کا نفع قیامت تک عام ہو جائے اور ہمیں مستفید و محظوظ نہ ہوں بلکہ ہماری آیندہ نسلیں بھی فائدہ اٹھائیں اور پھر وہ بھی یونہیں اپنے اخلاف کے لیے پند و نصائح و وصایا تنبیہات و اخلاص کے ذخیرے اذکار عشق و محبت مسائل شریعت و طریقت کے مجموعے معرفت و حقیقت کے گنجینے کو اپنے پچھلوں کے لیے چھوڑ جائیں اور یہ سلسلہ یونہیں قیامت تک جاری رہے سچ ہے ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

فقیر جبتک سن شعور کو نہ پہنچا تھا اور اچھے برے کی تمیز نہ تھی بھلائی برائی کا ہوش نہ تھا اس وقت میں ایسے خیال ہوتا کیا معنے پھر جب سن شعور کو پہنچا تو اور زیادہ بے شعور ہوا جوانی دیوانی مشہور ہے مگر الصحبۃ مؤثرۃ صحبت بغیر رنگ لائے نہیں رہتی اور پھر اچھوں کی صحبت اور وہ بھی کون جنھیں سید العلماء کہیں تو حق یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جنھیں تاج العرفا کہیں بجا جنھیں مجدد وقت اور امام اولیا سے تعبیر کریں تو صحیح جنھیں حرمین طیبین کے علمائے کرام نے مدائح جلیلہ سے سراہا انہ السید الفرد الامام کہا اُن کے ہاتھ پر بیعت ہوئے انھیں اپنا شیخ طریقت بنایا اُن سے سندیں لیں اجازتیں لیں اُنھیں اپنا اُستاد مانا پھر ایسے اچھے کی صحبت کیسی بابرکت صحبت ہوگی سچ تو یہ ہے کہ اس صحبت کی برکت نے انسان کر دیا اس زمانے میں کہ آزادی کی تند ہوا چل رہی ہے کیا عجب تھا کہ میں غریب بھی اس باد صرصر کے تیز جھونکوں سے یہاں صد ہا بئس المصیر پہنچے وہیں جا رہتا مگر اپنے مولا کے قربان جس کی نظر عنایت نے پکا مسلمان بنا دیا والحمد للہ علیٰ ذالک اب نہ وہ خودی ہے جو بیخود بنائے تھی نہ وہ مدہوشی جو بے ہوش کیے تھی نہ وہ جوانی کی اُمنگ نہ کسی قسم کی اور ترنگ مولنا معنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎ صحبت صالح ترا صالح کند۔ مولنا کے اس فرمان کی مجھے آنکھوں دیکھی تصدیق ہوئی۔ اسی معنے میں حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور کتنا اچھا فرمایا میں بار بار اُن کے اشعار پڑھتا ہوں اور حظ اُٹھاتا ہوں جب پڑھتا ہوں ایک نیا لطف پاتا ہوں وہ فرماتے ہیں۔

قطعہ

گلے خوشبوے در حمام روزے	رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری	کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم	ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشیں در من اثر کرد	وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

غرض میری جان ان پاک قدموں پر قربان جب سے یہ قدم پکڑے آنکھیں کھلیں بھلے بُرے کی تمیز ہوئی اپنا نفع وزیاں سوجھا منہیات سے تا بمقدور احتراز کیا اور اوامر کی بجا آوری میں مشغول ہوا اور اب اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کی بافیض صحبت میں

زیادہ رہنا اختیار کیا۔ یہاں جو یہ دیکھا کہ شریعت و طریقت کے وہ باریک مسائل جن میں مدتوں غور و خوض کامل کے بعد بھی ہماری کیا بساط بڑے بڑے سرٹپک کر رہیں فکر کرتے کرتے تھکیں اور ہرگز نہ سمجھیں اور صاف انا الاعادی کا دم بھریں وہ یہاں ایک فقرے میں ایسے صاف فرمادیے جائیں کہ ہر شخص سمجھ لے گویا اشکال ہی نہ تھا اور وہ دقائق و نکات مذہب و ملت جو ایک چیستان اور ایک معما ہوں جن کا حل دشوار سے زیادہ دشوار ہو یہاں منٹوں میں حل فرمادیے جائیں۔ تو خیال ہوا کہ یہ جواہر عالیہ و زواہر غالیہ یونہی بکھرے رہے تو اسقدر مفید نہیں جتنا انہیں سلک تحریر میں نظم کر لینے کے بعد ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں پھر یہ کہ خود ہی متمتع ہونا یا زیادہ سے زیادہ اُن کا نفع حاضر باشان دربار عالی ہی کو پہنچنا باقی اور مسلمانوں کو محروم رکھنا ٹھیک نہیں۔ ان کا نفع جس قدر عام ہو اتنا ہی بھلا لہذا جس طرح ہو یہ تفرق جمع ہو مگر یہ کام مجھ سے بے بضاعت اور عدیم الفرصت کی بساط سے کہیں سوا تھا اور گویا چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانا تھا اس لیے بار بار ہمت کرتا اور بیٹھ جاتا میری حالت اُس وقت اُس شخص کی سی تھی جو کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہو مگر مذبذب ہو ایک قدم آگے ڈالتا اور دوسرا پیچھے ہٹا لیتا ہو مگر دل جو بے چین تھا کسی طرح قرار نہ لیتا آخر السعی منی والاتمام من اللہ کہتا کمر ہمت چست کرتا اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھتا اٹھا اور ان جواہر نفیسہ کا ایک خوشنما ہار تیار کرنا شروع کیا اور میں اپنے رب عزوجل کے کرم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس ہار ہی کو میری جنت کا باعث بنائے ؏

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

واللہ تعالیٰ ولی التوفیق وھو حسبی وخیر رفیق وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا ومولنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم میں نے چاہا تو یہ

تھا کہ روزانہ کے ملفوظات جمع کروں مگر میری بے فرصتی آڑے آئی اور میں اپنے اس عالی مقصد میں کامیاب نہ ہوا غرض جتنا اور جو کچھ مجھ سے ہو سکا میں نے کیا آگے قبول واجر کا اپنے مولیٰ تعالیٰ سے سائل ہوں وھو حسبی وربی وہ اگر قبول فرمائے تو یہی میری بگڑی بنانے کو بس ہے۔ میں اپنے سُنی بھائیوں سے امید وار کہ وہ مجھ بے بضاعت و مسافر بے توشۂ آخرت کے لیے دعا فرمائیں کہ رب العزۃ تبارک وتقدس اسے میری فلاح ونجات کا ذریعہ بنائے آمین آمین بحرمۃ سید المرسلین النبی الامین المکین صلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیہ وعلیٰ کل من ھو محبوب ومرضی لدیہ

مولوی عبد العلیم صاحب صدیقی میرٹھی حاضر خدمت تھے اُنھوں نے عرض کی۔ حضور سب سے پہلے کیا چیز پیدا فرمائی گئی۔

ارشاد۔ حدیث میں ارشاد فرمایا یا جابر ان اللہ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیاک من نورہٖ اے جابر بیشک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام اشیا سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ [illegible]

عرض۔ حضور میری مراد دُنیا کی ہر چیز سے پہلے سے ہے۔

ارشاد۔ رب العزۃ تبارک وتعالیٰ نے چار روز میں آسمان اور دو دن میں زمین۔ یکشنبہ تا چہارشنبہ آسمان و پنجشنبہ تا جمعہ زمین پھر اس جمعہ میں بین العصر والمغرب آدم علیٰ نبینا علیہم الصلاۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔

عرض۔ ادنیٰ درجہ علم باطن کا کیا ہے۔ علم باطن کے درجات

ارشاد۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار سفر کیا اور وہ علم لایا جسے خواص وعوام سب نے قبول کیا۔ دوبارہ سفر کیا اور وہ علم لایا جسے خواص نے قبول کیا عوام نے نہ مانا سہ بارہ سفر کیا اور وہ علم لایا جو خواص وعوام کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔

یہاں سفر سے سیر اقدام مراد نہیں بلکہ سیر قلب ہے اُن کے علوم کی حالت تو یہ ہے اور ادنے درجہ اُن سے اعتقاد اُن پر اعتماد و تسلیم ارشاد جو سمجھ میں آیا فبہا ورنہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب۔ حضرت شیخ اکبر اور اکابر فن نے فرمایا ہے کہ ادنے درجہ علم باطن کا یہ ہے کہ اُس کے عالموں کی تصدیق کرے کہ اگر نہ جانتا تو اُن کی تصدیق نہ کرتا نیز حدیث میں فرمایا ہے اغد عالما او متعلما او مستمعا او محبا ولا تکن الخامس فتهلك صبح کر اس حالت میں کہ تو خود عالم ہے یا علم سیکھتا ہے یا عالم کی باتیں سُنتا ہے یا ادنے درجہ یہ کہ عالم سے محبت رکھتا ہے اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جائیگا۔

عرض۔ کیا واعظ کا عالم ہونا ضروری ہے۔

ارشاد۔ غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔

عرض۔ عالم کی کیا تعریف ہے۔

ارشاد۔ عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔

عرض۔ کتب بینی ہی سے علم ہوتا ہے۔

ارشاد۔ یہی نہیں بلکہ علم افواہ رجال سے بھی حاصل ہوتا ہے۔

عرض۔ حضور مجاہدے میں عمر کی قید ہے۔

ارشاد۔ مجاہدے کے لیے کم از کم اسّی برس درکار ہوتے ہیں باقی طلب ضرور کی جائے۔

عرض۔ ایک شخص اسّی برس کی عمر سے مجاہدات کرے یا اسّی برس مجاہدہ کرے۔

ارشاد۔ مقصود یہ ہے کہ جس طرح اس عالم میں مسببات کو اسباب سے مربوط فرمایا گیا

ہے اُسی طریقہ پر اگر چھوڑیں اور جذب و عنایت ربّانی بعید کو قریب نہ کردے تو اس راہ کی قطع کو اسّی برس درکار ہیں اور رحمت توجہ فرمائے تو ایک آن میں نصرانی ابدال کر دیا جاتا ہے اور صدق نیت کے ساتھ پر مشغول مجاہدہ ہو تو امداد الٰہی ضرور کار فرما ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کریں ہم ضرور اُنھیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔

عرض۔ یہ تو حضور اگر کسی کا ہو رہے تو ہو سکتا ہے دنیوی ذرائع معاش اگر چھوڑ دیے جائیں تو یہ بھی نہایت دقّت طلب ہے اور یہ دینی خدمت جو اپنے ذمہ لی ہے اسے بھی چھوڑنا پڑیگا۔

ارشاد۔ اس کے لیے یہی خدمات مجاہدات ہیں بلکہ نیت اگر صالحہ ہے تو اُن مجاہدوں سے اعلیٰ۔ امام ابو اسحٰق اسفرائنی جب انھیں مبتدعین کی بدعات کی اطلاع ہوئی پہاڑوں پر اُن اکابر علما کے پاس تشریف لے گئے جو ترک دنیا و مافیہا کرکے مجاہدات میں مصروف تھے اُن سے فرمایا یا اکلۃ الحشیش انتم ھٰھنا و امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتن اے سوکھی گھاس کھانے والو تم یہاں ہو اور امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتنوں میں ہے اُنھوں نے جواب دیا کہ امام یہ آپ ہی کا کام ہے ہم سے نہیں ہو سکتا۔ وہاں سے واپس آئے اور مبتدعین کے رد میں نہریں بہا دیں۔

عرض۔ کیا دنیوی تفکرات کا قلب جاری پر اثر ہوتا ہے۔

ارشاد۔ ہاں دنیا کی فکریں جاری قلب کی حالت میں ضرور فرق ڈالتی ہیں۔

عرض۔ سفر کے لیے کون کون سے دن مخصوص ہیں۔

ارشاد۔ پنجشنبہ۔ شنبہ۔ دوشنبہ۔ حدیث شریف میں ہے بروز شنبہ قبل طلوع آفتاب جو کسی حاجت کی طلب میں نکلے اُس کا ضامن میں ہوں (اسی

حمایت نہایت ... ورد ... روز ... ۱۲

قلب جاری ... قلب ... خدا اور رسول جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر شریف میں جاری ہے ۱۲

سلسلۂ تقریر میں فرمایا) بحمد اللہ دوسرے بار کی حاضری حرمین طیبین میں یہاں سے جانے اور وہاں سے واپس آنے میں انھیں تین دن میں سے ایک دن میں روانگی ہوئی تھی۔ اور بفضلہ تعالیٰ فقیر کا یوم ولادت بھی شنبہ ہے۔

عرض۔ عمر شریف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبول اسلام کے وقت کیا تھی۔

ارشاد۔ ۳۸ سال اور سوائے عثمن غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کہ حضور کی عمر شریف ۸۳ سال ہوئی ہر خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عمر مبارک نیز عمر شریف حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے برابر ہوئیں یعنی ۶۳ سال ہاں اسمیں کچھ روز وماہ کم وبیش ضرور تھی لیکن سال وفات یہی تھا۔

عرض۔ حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل قبول اسلام کیا مذہب رکھتے تھے۔

ارشاد۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بُت کو سجدہ نہ کیا ۴ برس کی عمر میں آپ کے باپ بُت خانے میں لیگئے اور کہا ھٰؤلاء الھتك الشم العلی فاسجد لھم یہ ہیں تمھارے بلند و بالا خدا انھیں سجدہ کرو۔ جب آپ بُت کے سامنے تشریف لے گئے فرمایا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے میں پتھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپکو بچا وہ بُت بھلا کیا جواب دیتا آپ نے ایک پتھر اُس کے مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوت خداداد کی تاب نہ لاسکا باپ نے یہ حالت دیکھی اُنھیں غصہ آیا اُنھوں نے تھپڑ رخسار مبارک پر مارا اور وہاں سے آپکی ماں کے پاس لائے سارا واقعہ بیان کیا ماں نے کہا اسے اس کے حال پر چھوڑ دو جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی کہ یا امۃ اللہ علی التحقیق ابشری بالولد العتیق اسمه فی السماء الصدیق لمحمد صاحب ورفیق (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اے اللہ کی سچی لونڈی تجھے مژدہ ہو اس آزاد بچے کا آسمانوں میں اسکا نام صدیق ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا یار و رفیق ہے میں نہیں جانتی کہ وہ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کون ہیں اور یہ کیا معاملہ ہے۔ اُس وقت سے صدیق اکبر کو کسی نے شر کی طرف نہ بلایا یہ روایت صدیق اکبر نے خود مجلس اقدس میں بیان کی جب یہ بیان کر چکے جبریل امین حاضر بارگاہ ہوئے (علیہ الصلٰوۃ والسلام) اور عرض کی

صدق ابوبکر وھو الصدیق ابوبکر نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں یہ حدیث عوالی الفرش الی معالی العرش میں ہے اور اُس سے امام قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں ذکر کی۔

جب سے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کسی وقت جُدا نہ ہوئے یہاں تک کہ بعد وفات بھی پہلوئے اقدس میں آرام فرما ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دہنے دست اقدس میں حضرت صدیق کا ہاتھ لیا اور بائیں دست مبارک میں حضرت عمر کا ہاتھ لیا اور فرمایا۔ ھکذا نبعث یوم القیامۃ ہم قیامت کے روز یونہی اُٹھائے جائیں گے۔ امام اہلسنت سیدنا امام ابوالحسن اشعری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں لم یزل ابوبکر بعین الرضا من اللہ تعالیٰ۔ ابوبکر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نظر رضا سے منظور رہے ابن عساکر امام زہری تلمیذ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی من فضل ابوبکر انہ لم یشک فی اللہ ساعۃ صدیق کے فضائل سے ایک یہ ہے کہ انھیں کبھی اللہ میں شک نہ ہوا۔ امام عبدالوہاب شعرانی یواقیت والجواہر میں فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اتذکر یوم یوم کیا تمھیں اُس دن والا دن یاد ہے عرض کی ہاں یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ اُس دن سب سے پہلے حضور نے بلیٰ فرمایا تھا بالجملہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز الست سے روز ولادت اور روز ولادت سے روز وفات اور روز وفات سے ابدالآباد تک سرور المسلمین ہیں یونہی سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔ اس بارے میں میرا ایک خاص رسالہ ہے

تنزیہ المکانۃ الحیدریہ عن وصمۃ عہد الجاھلیۃ

استفتاء۔ دھوبی کے یہاں گیارھویں شریف کا کھانا جائز ہے یا نہیں اور فاحشہ کے یہاں کھانے اور اُس سے قرآن عظیم تلاوت کرنے کی تنخواہ لینے کا کیا حکم ہے۔

الجواب۔ دھوبی کے یہاں کھانے میں کوئی حرج نہیں یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ دھوبی کے یہاں کا کھانا جائز نہیں محض باطل ہے ہاں فاحشہ کے یہاں کھانا

جائز نہیں وہ تنخواہ[ہ] اگر اُس ناپاک آمدنی سے دے تو وہ بھی حرام قطعی اور اگر اُس کے ہاتھ کوئی چیز بیچی ہو اور وہ اپنے اُسی مال سے دے اُس کا لینا قطعی حرام البتہ اگر قرض لیکر قیمت دے تو جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

عرض - اگر بچے کی ناک میں کسی طرح دودھ چڑھ کر حلق میں پہنچ گیا ہو تو کیا حکم ہے۔

ارشاد - منھ یا ناک سے عورت کا دودھ جو بچے کے جوف میں پہنچیگا حرمت رضاعت لائیگا۔ یہ وہی فتویٰ ہے جو چودہ ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو سب سے پہلے اس فقیر نے لکھا اور اسی ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو منصب افتا عطا ہوا اور اسی تاریخ سے بحمد اللہ تعالیٰ نماز فرض ہوئی اور ولادت دس شوال المکرم ۱۲۷۲ھ روز شنبہ وقت ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء ۱۱ جیٹھ سدی ۱۹۱۳ سمبت کو ہوئی تو منصب افتا ملنے کے وقت فقیر کی عمر ۱۳ برس دس مہینے چار دن کی تھی جب سے اب تک برابر یہی خدمت دین لیجا رہی ہے والحمد للہ۔

عرض - رکوع و سجود میں بقدر سبحان اللہ کہنے کے ٹھہرنا کافی ہے۔

ارشاد - ہاں رکوع و سجود میں اتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار سبحان اللہ کہہ سکے جو رکوع و سجود میں تعدیل نہ کرے ساٹھ برس تک اسی طرح نماز پڑھے اُس کی نمازیں قبول نہ ہونگی حدیث میں ہے انا نخاف لو مت علی ذلک لمت علی غیر الفطرۃ

ہ قرآن عظیم کی تلاوت پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرءوا القراٰن ولا تاکلوا بہ - ہاں جبکہ خاص تلاوت پر معاہدہ نہ ہوا ہو مثلاً ایک حافظ کو ملازم رکھا اور اُس کے متعلق کچھ یہ کام بھی کر دیا۔ تو اب اُسے تنخواہ لینا جائز ہے کہ وہ اجرت تلاوت قرآن کی نہیں بلکہ اُس کے وقت کی اُجرت ہے یہی مقصود اعلیٰحضرت ہے اور تعلیم قرآن بخوف ذہاب قرآن بجواز اُجرت کا فتوے متاخرین نے دیدیا ہے اگر یہ صورت ہو تو بھی جائز ہے اور محض تلاوت پر اُجرت کا وہی حکم ہے ۱۲

ای غیاث دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر تو اسی حال پر مرا تو دین محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر نہ مریگا۔

عرض۔ کیا جس قدر ممکنات ہیں وہ تحت قدرت بایں معنے داخل ہیں کہ اُن کو پیدا فرما چکا ہے۔

ارشاد۔ نہیں بلکہ بہت سی چیزیں وہ ہیں جو ممکن ہیں اور پیدا نہ فرمائیں مثلاً کوئی شخص ایسا پیدا کر سکتا ہے کہ سر آسمان سے لگ جائے مگر پیدا نہ فرمایا۔

عرض۔ حضور کیا جن و پری بھی مسلمان ہوتے ہیں۔

ارشاد۔ ہاں (اور اسی تذکرہ میں فرمایا) ایک پری مشرف باسلام ہوئی اور اکثر خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتی تھی ایک بار عرصہ تک حاضر نہ ہوئی جب حاضر ہوئی سبب دریافت فرمایا عرض کی حضور میرے ایک عزیز کا ہندوستان میں انتقال ہو گیا تھا وہاں گئی تھی راہ میں میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر ابلیس نماز پڑھ رہا ہے میں نے اُس کی یہ نئی بات دیکھکر کہا کہ تیرا تو کام نماز سے غافل کر دینا ہے تو خود کیسے نماز پڑھتا ہے اُس نے کہا کہ شاید رب العزۃ تبارک وتعالے میری نماز قبول فرمائے اور مجھے بخشدے۔

عرض۔ زید محمد شیر میاں صاحب پیلی بھیتی سے بیعت ہوا تھوڑا عرصہ ہوا کہ اُن کا وصال ہو گیا اب کسی اور کا مرید ہو سکتا ہے۔

ارشاد۔ تبدیل بیعت بلا وجہ شرعی ممنوع ہے اور تجدید جائز بلکہ مستحب ہے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں نہ ہوا ہو اور اپنے شیخ سے بغیر انحراف کیے اس سلسلۂ عالیہ میں بیعت کرے یہ تبدیل بیعت نہیں بلکہ تجدید ہے کہ جمیع سلاسل اس سلسلۂ اعلی کی طرف راجع ہیں (اسی سلسلہ میں ارشاد ہوا) تین قلندر نظام الحق والدین محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانا مانگا خدام کو لانے کا حکم

۔ ہر ممکن کا پیدا ہونا ضروری نہیں

۶۔ جن و پری کا مشرف باسلام ہونا

۶۔ تبدیل بیعت بلا وجہ شرعی ممنوع ہے

فرمایا خادم نے جو کچھ اس وقت موجود تھا اُن کے سامنے رکھا اُن میں سے ایک نے وہ کھانا اُٹھا کر پھینکدیا اور کہا اچھا کھانا لاؤ حضرت نے اس ناشایستہ حرکت کا کچھ خیال نہ فرمایا خدام کو اس سے اچھا لانے کا حکم فرمایا خادم پہلے سے اچھا لایا انھوں نے پھر پھینکدیا اور اس سے بھی اچھا مانگا حضرت نے اور اچھے کا حکم دیا غرض اُنھوں نے اس بار بھی پھینکدیا اور اس سے بھی اچھا مانگا اس پر اُس قلندر کو اپنے پاس بلایا اور کان میں ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا اُس مُردار بیل سے تو اچھا تھا جو تم نے راستہ میں کھایا یہ سنتے ہی قلندر کا حال متغیر ہوا راہ میں تین فاقوں کے بعد ایک مرا ہوا بیل جس میں کیڑے پڑ گئے تھے ملا تھا اُس کا گوشت کھا کر آئے تھے قلندر حضور کے قدموں پر گرا حضور نے اُس کا سر اُٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا اور جو کچھ عطا فرمانا تھا عطا فرمادیا اُس وقت وہ وجد میں رقص کرتا اور یہ کہتا تھا کہ میرے مرشد نے مجھے نعمت عطا فرمائی حاضرین نے کہا بے وقوف جو کچھ تجھے ملا وہ حضرت کا عطا کیا ہوا ہے یہاں تک تو بالکل خالی آیا تھا کہا بے وقوف تم ہو اگر میرے مرشد نے مجھ پر نظر نہ کی ہوتی تو حضور کیوں نظر فرماتے یہ اُسی نظر کا ذریعہ ہے اس پر حضرت نے کہا یہ سچ کہتا ہے اور فرمایا بھائیو مرید ہونا اس سے سیکھو

ف — حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک قلندر میں کی دلچسپ حکایت ۱۲

ملفوظ۔ ایک روز بعد نماز عصر مسجد سے تشریف لائے اُس وقت حاضرین میں مولنا امجد علی صاحب اعظمی بھی تھے رسالہ انفس الفکر فی قربان البقر ان دنوں طبع ہو رہا تھا اُس میں مولوی عبد الحی صاحب کے دو فتوے کہ قربانی گاؤ سے متعلق تھے اس رسالہ میں نقل کیے گئے تھے اسی رسالہ کی نسبت تذکرہ ہو رہا تھا ان فتووں کا بھی ذکر آیا اس پر مولینا سے فرمایا۔

ارشاد ۔ مولوی صاحب ہنود کے دھوکے میں آگئے مسلمانوں کے خلاف فتویٰ لکھدیا تنبیہ پر متنبہ ہوئے یہی سوال میرے پاس بھی آیا تھا بفضلہ بنگاہ اولین مکر

مکاران پہچان لیا اور گربہ کشتن روز اول باید پر عمل کیا وللہ الحمد۔

عرض۔ حضور ان کے فتاوے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان کے اکثر اقوال متعارض ہیں اور یہ اس لیے کہ یہ اپنے فہم پر بڑا اعتماد کرتے تھے۔

ارشاد۔ ہاں اپنے فہم پر اعتماد اور وہ بھی ائمہ کرام کے مقابلہ پر۔ کہیں لکھتے ہیں۔ واستدل لولا بی حنیفۃ بوجوہ والکل باطل ابوحنیفہ کے لیے کئی طرح دلیلیں لائے اور سب باطل ہیں کہیں قال ابوحنیفۃ کذا والحق کذا ابوحنیفہ نے یوں کہا اور حق یوں ہے امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہیں ھہنا وھم اٰخر لصاحب الکتاب یہاں کتاب والے کا ایک اور وہم ہے آدمی کو اپنی حالت کا لحاظ ضرور ہے نہ کہ اپنے کو بھولے یا کستا ایش مرحوم پر پھولے اپنے نفس کا علم تو ضروری ہے۔ علماء نے ابن تیمیہ کو لکھا ہے علمہ اکبر من عقلہ اس کا علم اس کی عقل سے بڑا ہے۔ علم نافع وہ جس کے ساتھ تفقہ بھی ہو۔ مولوی صاحب نے اپنی کتاب نفع المفتی والسائل میں جس میں خود ہی سائل اور خود ہی مجیب ہیں سوال وجواب کو استفسار و استبشار لکھا ہے ایک سوال قائم کیا کہ جس مکان میں جانور ہو کوئی آدمی نہ ہو وہاں جماع جائز ہے یا نہیں اس کا جواب لکھا کہ جائز ہے اس جواب سے لازم کہ مکان سے تمام مکھیوں کو نکالے اور چارپائیاں کھٹملوں سے صاف کرے اور یہ تکلیف مالایطاق ہے حالانکہ فقہا تصریح فرماتے ہیں جو بچہ سمجھتا اور دوسرے کے سامنے بیان کرسکتا ہو۔ اس کے سامنے جماع مکروہ ہے ورنہ حرج نہیں تو جب ناسمجھ بچے کے سامنے جائز ہے حالانکہ آدمی ہے جانور کے سامنے کیوں ممانعت۔

مؤلف۔ فقہاء کرام نے یہ شرط کیوں زائد کی کہ غیر سے بیان کرسکتا ہو محض سمجھنا کافی تھا اور اس پر یہ بھی الزام آتا ہے کہ گونگے اپاہج کے سامنے جائز ہوا اور اسے کسی طرح عقل تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

جو سمجھتا ہو اور بیان کرسکے اس کے سامنے جماع مکروہ ہے ورنہ نہیں

ارشاد - سمجھنے کے دو معنے ہیں ایک نفس حرکات کو سمجھنا یہ بچے میں قوت بیان آنے سے پہلے ہوتا ہے اور یہ سمجھنا کہ یہ حرکات شرم و حیا ہیں اُن کا اخفا ضرور ہے یہ قوت بیان آنے کے بہت بعد ہوتا ہے بیان کے لیے پہلا سمجھنا لازم ہے اور اسی قدر ممانعت کے لیے کافی کہ خود اگرچہ اُسے کوئی امر شرم و حیا نہ سمجھا مگر دوسروں سے کہہ تو سکے گا۔ بخلاف دوسرے معنے فہم کے کہ وہ مانع مستقل ہے اُس میں دوسرے سے بیان کی حاجت نہیں تو جس میں دوسرے معنے کا سمجھنا ہو اُس کے سامنے بدرجۂ اولیٰ مطلقاً ممانعت ہے اگرچہ بیان نہ کر سکے۔

عرض - حضور آج کیا پہلی تاریخ ہے۔

ارشاد - پہلی تاریخ تھی کل چاند ہوا۔ آج دوسری شب ہے تاریخ کی ابتدا و انتہا میں چار طریقے ہیں۔ ایک طریقہ نصاریٰ کا کہ اُن کے یہاں نصف شب سے نصف شب تک تاریخ کا شمار ہے۔ دوسرا ہنود کا کہ طلوع آفتاب سے طلوع آفتاب تک۔ تیسرا طریقہ فلاسفہ یونان کا ہے کہ نصف النہار سے نصف النہار تک علم ہیأت میں یہی ماخوذ ہے چوتھا طریقہ مسلمانوں کا کہ غروب آفتاب سے غروب آفتاب تک اور یہی عقل سلیم پسند کرتی ہے کہ ظلمت نور سے پہلے ہے۔

مؤلف - حاضرین میں گائے کے گوشت کھانے کا اور اُس کے مضر ہونے کا ذکر آیا اُس پر فرمایا۔

ارشاد - وہ قطعاً حلال اور نہایت غریب پرور گوشت اور بعض امزجہ میں گوشت بز سے نافع تر ہے بہتیرے گوشت کے شوقین اسے پسند کرتے اور بکری کے گوشت کو بیمار کی خوراک کہتے ہیں اور اُس کی قربانی کا تو خاص قرآن عظیم میں ارشاد ہے اور خود حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی قربانی ازواج مطہرات کی طرف سے فرمائی ہندوستان میں بالخصوص شعائر اسلام سے ہے اور اس کا

باقی رکھنا واجب ۔ بعض لیڈر بننے والے کہ ہنود سے اتحاد منانے کے لیے اُس کا انسداد چاہتے ہیں بدخواہ مسلمانان ہیں مگر عجب ہے کہ کوئی ہندو اتحاد کا دعویدار مساجد کے قریب بھی گھنٹا یا سنکھ بند کرنے کی کوشش نہیں کرتا ۔ یہ اتحاد کی یک طرفہ تالی ان لیڈروں ہی کو نصیب ہے ہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا گوشت تناول فرمانا ثابت نہیں اور مجھے تو سخت ضرر کرتا ہے ایک صاحب نے میری دعوت کی باصرار لے گئے ان دنوں جناب سید حبیب اللہ صاحب مشفقی جیلانی فقیر کے یہاں مقیم تھے اُن کی بھی دعوت تھی میرے ساتھ تشریف لے گئے وہاں دعوت کا یہ سامان تھا کہ چند لوگ گائے کے کباب بنا رہے تھے اور حلوائی پوریاں ۔ یہ ہی کھانا تھا سید صاحب نے مجھ سے فرمایا تو (آپ ، گائے کے گوشت کا دکے) عادی نہیں اور یہاں کوئی اور چیز موجود نہیں بہتر کہ صاحب خانہ سے کہدیا جائے میں نے کہا کہ یہ میری عادت نہیں وہی پوریاں کباب کھائے اُسی دن مسوڑوں میں ورم ہو گیا اور اتنا بڑھا کہ حلق اور موہنہ بالکل بند ہو گیا مشکل سے تھوڑا دودھ حلق سے اُتارتا اور اُسی پہ اکتفا کرتا ۔ بات بالکل نہ کرسکتا تھا یہاں تک کہ قرآت سریہ بھی میسر نہ تھی سنتو نہیں بھی کسی کی اقتدا کرتا اُس وقت مذہب حنفی میں عدم جواز قرأت خلف الامام کا بہ نفیس فائدہ مشاہدہ ہوا ۔ جو کچھ کسی سے کہنا ہوتا لکھدیتا بخار بہت شدید تھا اور کان کے نیچے گلٹیں ۔ میرے منجھلے بھائی مرحوم ایک طبیب کو لائے ان دنوں بریلی میں مرض طاعون بشدت تھا اُن صاحب نے بغور دیکھکر سات آٹھ مرتبہ کہا یہ وہی ہے وہی ہے وہی ہے یعنی طاعون میں بالکل کلام نہ کرسکتا تھا اس لیے اُنھیں جواب نہ دے سکا حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں نہ مجھے طاعون ہے نہ ان شاء اللہ العزیز کبھی ہو گا اس لیے کہ میں نے

طاعون زدہ کو دیکھکر بارہا دعا پڑھ لی ہے جسے حضور سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بلا رسیدہ کو دیکھکر یہ دعا پڑھیگا اُس بلا سے محفوظ رہے گا وہ دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ۔ جن جن امراض کے مریضوں جن جن بلاؤں کے مبتلاؤں کو دیکھکر میں نے اسے پڑھا بحمدہ تعالیٰ آج تک اُن سب سے محفوظ ہوں اور بعونہ تعالیٰ ہمیشہ محفوظ رہونگا۔ البتہ ایک بار اسے پڑھنے کا مجھے افسوس ہے مجھے نوعمری میں آشوب چشم اکثر ہو جاتا اور بوجہ حدت مزاج بہت تکلیف دیتا تھا ۱۰ سال کی عمر ہوگی کہ رامپور جاتے ہوئے ایک شخص کو رمد چشم میں مبتلا دیکھکر یہ دعا پڑھی جب سے اب تک آشوب چشم پھر نہ ہوا اُسی زمانہ میں صرف دو مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک آنکھ کچھ دبتی معلوم ہوئی دو چار دن بعد وہ صاف ہو گئی دوسری دبی پھر وہ بھی صاف ہوگئی مگر درد۔ کھٹک۔ سُرخی۔ کوئی تکلیف اصلا کسی قسم کی نہیں۔ افسوس اس لیے کہ حضور سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ہے کہ تین بیماریوں کو مکروہ نہ رکھو۔ زکام کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ کھجلی کہ اس سے امراض جلدیہ جذام وغیرہ کا انسداد ہو جاتا ہے۔ آشوب چشم نابینائی کو دفع کرتا ہے اس دعا کی برکت سے یہ تو جاتا رہا ایک اور مرض پیش آیا جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۰۰ھ میں بعض مہم تصانیف کے سبب ایک مہینہ کامل باریک خط کی کتابیں شبانہ روز علی الاتصال دیکھتا ہوا گرمی کا موسم تھا دن کو اندر کے دالان میں کتاب دیکھتا اور لکھتا اٹھائیسواں سال تھا آنکھوں نے اندھیرے کا خیال نہ کیا ایک روز شدت گرمی کے باعث دوپہر کو لکھتے لکھتے نہایا سر پہ پانی پڑتے ہی معلوم ہوا کہ کوئی چیز دماغ سے دہنی آنکھ میں اُتر آئی بائیں آنکھ بند کرکے دہنی سے دیکھا تو وسط شئے مرئی میں ایک سیاہ حلقہ نظر آیا اُس کے نیچے شئے کا جتنا حصہ ہوا وہ ناصاف اور دبا ہوا معلوم ہوتا یہاں اُس زمانہ میں ایک ڈاکٹر علاج چشم میں بہت سربرآوردہ تھا

سینڈرسن یا انڈرسن کچھ ایسا ہی نام تھا میرے استاذ[۱۵] جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اصرار فرمایا کہ اسے آنکھ دکھائی جائے علاج کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے ڈاکٹر نے اندھیرے کمرے میں صرف آنکھ پر روشنی ڈال کر آلات سے بہت دیر تک بغور دیکھا اور کہا کثرتِ کتاب بینی سے کچھ یبوست آ گئی ہے پندرہ دن کتاب نہ دیکھو مجھ سے پندرہ گھڑی بھی کتاب نہ چھوٹ سکی حکیم سید مولوی اشفاق حسین صاحب مرحوم سہسوانی ڈپٹی کلکٹر طبابت بھی کرتے تھے اور فقیر کے مہربان تھے فرمایا مقدمہ نزول آب ہے بیس برس بعد (خدا نا کردہ) پانی اُتر آئیگا۔ میں نے التفات نہ کیا اور نزول آب والے کو دیکھ کر وہی دعا پڑھ لی اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادِ پاک پر مطمئن ہو گیا ۱۳۱۶ھ میں ایک حاذق طبیب کے سامنے ذکر ہوا بغور دیکھ کر کہا چار برس بعد (خدانخواستہ) پانی اُتر آئے گا۔ ان کا حساب ڈپٹی صاحب کے حساب سے بالکل موافق آیا انھوں نے بیس برس کہے تھے انھوں نے سولہ برس بعد چار کہے مجھے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر وہ اعتماد نہ تھا کہ طبیبوں کے کہنے سے معاذ اللہ متزلزل ہوتا الحمد للہ کہ بیس درکنار تیس برس سے زائد گزر چکے ہیں اور وہ حلقہ ذرہ بھر نہ بڑھا نہ بعونہ تعالیٰ بڑھے نہ میں نے کتاب بینی میں کبھی کمی کی نہ ان شاء اللہ تعالیٰ کمی کروں یہ میں نے اس لیے بیان کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائم و باقی معجزات ہیں جو آج تک آنکھوں دیکھے جا رہے ہیں اور قیامت تک اہلِ ایمان مشاہدہ کریں گے ہیں اگر انہیں واقعات کو بیان کروں جو ارشادات کے منافع میں نے خود اپنی ذات میں مشاہدہ کیے تو ایک دفتر ہو۔ مجھے ارشاداتِ حدیث پر اطمینان تھا کہ مجھے طاعون کبھی نہ ہوگا آخر شب میں کرب بڑھا میرے دل نے درگاہ الٰہی میں عرض کی اللّٰھم صدق الحبیب و کذب الطبیب کسی نے میرے دہنے کان پر منھ رکھ کر کہا کہ مسواک اور سیاہ مرچیں

۱۵ حضرت مرزا صاحب مرحوم مغفور اعلیٰ حضرت قبلہ کے استاد بھی تھے کہ حضرت قدس سرہ نے ابتدائی تعلیم مرزا صاحب سے کچھ دن حاصل کی اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد بھی تھے کہ بعض کتب درسیہ مثلاً ہدایہ وغیرہ انھوں نے حضور پُرنور سیدی مرشدی سے پڑھیں ۱۲

۱۶ اے اللہ سچا ہے حبیب تیرا اور جھوٹا ہے طبیب ۱۲

لوگ باری باری سے میرے لیے جاگتے اس وقت جو شخص جاگ رہا تھا میں نے اشارے سے اُسے بلایا اور اُسے مسواک اور سیاہ مرچ کا اشارہ کیا وہ مسواک تو سمجھ گئے گول مرچ کس طرح سمجھیں غرض بمشکل سمجھے جب یہ دونوں چیزیں آئیں بدقت میں نے مسواک کے سہارے پر تھوڑا تھوڑا مونھ کھولا اور دانتوں میں مسواک رکھکر چھوڑ دی کہ دانتوں نے بند ہوکر دبالی پیسی ہوئی مرچیں اسی راہ سے داڑھوں تک پہنچائیں تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک کُلی خالص خون کی آئی مگر کوئی تکلیف واذیت محسوس نہ ہوئی اس کے بعد ایک کُلی خون کی اور آئی اور بحمد اللہ تعالیٰ وہ گلٹیں جاتی رہیں مونھ کھل گیا میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور طبیب صاحب سے کہلا بھیجا کہ آپ کا وہ طاعون بفضلہ تعالیٰ دفع ہوگیا دو تین روز میں بعونہ تعالیٰ بخار بھی جاتا رہا۔

مؤلف۔ چونکہ اثناء گفتگو میں طاعون کا ذکر تھا لہذا مولوی حکیم امجد علی صاحب نے یوں عرض کیا۔

عرض۔ غالباً یہ بلائیں کفار جن ہوں۔

ارشاد۔ ہاں کفار ہیں حدیث میں ہے الطاعون وخز اعدائکم من الجن طاعون تمھارے دشمن جنوں کا کونچا ہے لہذا طاعون زدہ خاص شہدا میں شامل کیا جائیگا۔

(اسی سلسلہ میں ایک حکایت بیان فرمائی کہ شیخ محمد لطفی مدنی مجھ سے کہتے تھے کہ حضرت سید محمد یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز فجر کے لیے مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ منبر پر ایک بچہ بیٹھا ہے سوا حضرت کے کسی نے نہ دیکھا آپ نے کچھ تعرض نہ فرمایا نماز پڑھکر تشریف لے آئے۔ پھر ظہر کے لیے آئے تو دیکھا کہ ایک جوان بیٹھا ہے نماز پڑھکر چلے آئے اور اس سے کچھ نہ کہا پھر عصر کے لیے گئے تو وہیں منبر پر ایک بوڑھے

کو پایا اب بھی کچھ نہ پوچھا اور نماز سے فارغ ہوکر واپس آئے۔ پھر مغرب کے لیے گئے تو ایک بیل کو وہاں دیکھا اب فرمایا تو کیا ہے کہ اتنی مختلف حالتوں میں میں نے تجھے دیکھا ہے اس نے کہا میں وباہوں اگر آپ اُس وقت مجھ سے کلام کرتے جب میں بچہ تھا تو یمن میں کوئی بچہ باقی نہ رہتا اور اگر اُس وقت دریافت فرماتے جب جوان تھا تو یہاں کوئی جوان نہ رہتا یونہی اگر اُس وقت بات کرتے جب میں بڈھا تھا تو اس شہر میں کوئی بوڑھا نہ رہتا اب آپ نے اس حال میں کہ مجھے بیل دیکھا کلام فرمایا یمن میں کوئی بیل باقی نہ رہے گا یہ کہکر غائب ہوگیا یہ اللہ تعالےٰ کی اپنے بندوں پر رحمت تھی کہ آپ نے پہلی تین حالتوں میں اُس سے سوال نہ فرمایا۔ بیلوں میں مرگ عام ہوگئی اگر اُس وقت کوئی بیل اچھا بھی ذبح کیا جاتا تو اُس کا گوشت ایسا خراب ہوتا کہ کوئی نہ کھا سکتا اُس میں گندھک کی بو آتی انھیں سیدنا شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صاحبزادے مادر زاد ولی تھے ایک مرتبہ جب عمر شریف چند سال کی تھی باہر تشریف لائے اور اپنے والد ماجد کی جگہ تشریف رکھی ایک شخص سے کہا لکھ فلان فی الجنۃ یعنی فلاں شخص جنت میں ہے یونہی نام بنام بہت اشخاص کو لکھوایا پھر فرمایا لکھ فلان فی النار یعنی فلاں شخص دوزخ میں ہے انھوں نے لکھنے سے ہاتھ روک لیا آپ نے پھر فرمایا انھوں نے نہ لکھا آپ نے سہ بارہ ارشاد کیا انھوں نے لکھنے سے انکار کر دیا اس پر آپ نے فرمایا انت فی النار تو آگ میں ہے وہ گھبرائے ہوئے ان کے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا انت فی النار کہا یا انت فی جہنم عرض کی انت فی النار فرمایا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا میں اس کے کہے کو بدل نہیں سکتا اب تجھے اختیار ہے دنیا کی آگ پسند کر یا آخرت کی عرض کی دنیا کی آگ پسند ہے اُن کا جلکر انتقال ہوا حدیث میں آگ کے جلے ہوئے کو بھی شہید فرمایا ہے۔

عرض ۔ حضور میرے بھتیجا پیدا ہوا ہے اُس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرمادیں۔
ارشاد ۔ تاریخی نام سے کیا فائدہ نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں میرے اور میرے بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام محمد رکھا پھر اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہو جائے حامد رضا خاں کا نام محمد ہے اور اُن کی ولادت ۱۲۹۲ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے عدد بھی بانوے ہیں ایک وقت تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسمائے حسنیٰ سے ایک یا دو جن کے اعداد موافق عدد نام قاری ہوں عدد نام دو چند کر کے پڑھے جاتے ہیں وہ قاری کو اسم اعظم کا فائدہ دیتے ہیں تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہو جائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس ۱۳۲۹ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسماء حسنیٰ ۲۶۵۸ بار پڑھے جائیں گے اور محمد نام ہوتا تو ایک سو چوراسی بار دونوں میں کس قدر فرق ہوا (پھر اس نام اقدس کے فضائل میں یہ چند حدیثیں ذکر فرمائیں) ایک حدیث میں ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میری محبت کی وجہ سے اپنے لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھے گا اللہ تعالیٰ باپ اور بیٹے دونوں کو بخشے گا ایک روایت میں ہے قیامت کے دن ملائکہ کہیں گے کہ جن کا نام محمد یا احمد ہے جنت میں چلے جاؤ ایک روایت میں ہے ملائکہ اُس گھر کی زیارت کو آتے ہیں جس میں کسی کا نام محمد یا احمد ہے ایک روایت میں ہے جس مشورے میں اس نام کا آدمی شریک ہو اُس میں برکت رکھی جاتی ہے ایک روایت میں ہے تمہارا کیا نقصان ہے کہ تمہارے گھروں میں دو یا تین محمد ہوں۔

عرض ۔ جوتا پہن کر نماز پڑھنا چاہیے یا نہیں ۔

ارشاد ۔ نہیں عالمگیری میں تصریح ہے کہ مسجد میں جوتا پہن کر جانا بے ادبی ہے۔

عرض ۔ غیر مقلدین پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے پڑھی۔

ارشاد۔ بعض احکام میں عرف و مصالح کے سبب تغیر و تبدل ہوتا ہے میں نے خاص اس بارے میں ایک رسالہ ہے بنام تاریخی جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلاۃ بالنعال لکھا ہے اور اس کی ایک شرح کمال الاکمال کی ہے۔ (پھر فرمایا) تعظیم و توہین عرف پر مبنی ہیں ایک چیز سے ایک زمانہ میں تعظیم یا توہین ہوتی ہے دوسرے زمانہ میں نہیں یا ایک قوم میں ہوتی ہے دوسری قوم میں نہیں مثلاً مثلاً عرب میں بڑے چھوٹے سب کو صیغہ مفرد سے خطاب ہے انت قلت تو نے کہا یہ وہاں کوئی توہین نہیں اور ہمارے یہاں توہین ہے یا یورپ کا ادب یہ ہے کہ ملاقات معظم کے وقت سر ننگا کرلے اور جوتا پہنے ہو اور ہمارے یہاں یہ توہین ہے ادب اس میں ہے کہ پاؤں ننگے ہوں اور سر پر عمامہ ہو جب ہمارے یہاں یہ دربار بادشاہان مجازی کی توہین تو دربار الٰہی کہ ملک الملوک اور حقیقی شاہنشاہ سچے بادشاہ کا دربار ہے احق بالتعظیم ہے۔

عرض۔ ریل گاڑی میں بنچ پر بیٹھکر پاؤں لٹکا کر فرض یا وتر پڑھے نماز ہوئی یا نہیں بعض ایسا کرتے ہیں۔

ارشاد۔ نہیں کہ قیام فرض ہے اور جبتک عجز نہ ہو ساقط نہیں ہوسکتا فرض اور وتر اور صبح کی سنتیں یوں نہ ہوسکیں گے۔

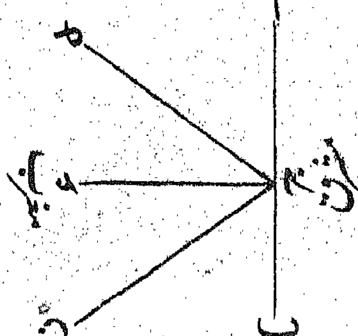
عرض۔ ریل میں ایسا موقع کم ملتا ہے کہ کھڑے ہوکر نماز ادا کی جائے۔

ارشاد۔ مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بفضلہ تعالیٰ پنج وقتہ جماعت سے نماز پڑھی قیام اور رکوع تو ریل میں بھی بخوبی ہوسکتا ہے ہاں بعض وقت سجدے میں دقت ہوتی ہے جبکہ قبلہ بنچ کی طرف ہو وہ یوں ہوسکتا ہے کہ سر کو خم کرکے بنچ کے نیچے کرے صرف تھوڑا سا تکلف کرنا ہوگا مگر اس قدر خم نہ کرے کہ

ف: بعض احکام میں عرف و مصالح کے سبب تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

ف: ریل میں نماز کس طرح ادا کی جائے

ف: قیام فرض ہے جبتک عجز نہ ہو ساقط نہیں ہوسکتا



۴۵ درجے کسی جانب مائل ہو جائے
۴۵ درجے کے قریب تک اجازت
ہے ایک خط کے نصف پر دوسرا
خط عمود قائم کرو کہ دو زاویہ قائمے
بنائے گا ان دونوں قائموں کی دو
خطوں سے تنصیف کر دو یہ ۴۵ - ۴۵ درجے کے زاویہ ہونگے فرض کرو کہ خط ج د
سمت قبلہ تو شمال کو ہ تک یا جنوب کو ج تک جھکنا مفسد نماز نہیں کہ سمت قبلہ
نہ بدلے گی زیادہ میں فساد ہے۔

عرض۔ جتنی نمازیں اس طرح پڑھی ہوں ان کے اعادہ کی تو ضرورت نہ ہوگی اس لیے کہ وہ نا دانستگی میں پڑھی ہیں ہاں آئندہ یوں پڑھنا فرض ہے۔

ارشاد۔ جہل عدم اعادہ کا سبب نہیں ہوسکتا جہل خود گناہ ہے۔ ہمارے علما نے احکام شرعیہ شریفہ سے خوب تاب روشن کر دیے اور قرآن عظیم میں ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون تمھیں نہ معلوم ہو تو جاننے والوں سے پوچھو اب نہ جاننے والے کی غلطی ہے اس نے کیوں نہ سیکھا کیوں نہ پوچھا ان نمازوں کا اعادہ ضرور ہے۔

عرض۔ پھر کس قدر کا اعادہ کیا جائے۔

ارشاد۔ اتنی کہ ظن غالب ہو جائے کہ اب باقی نہ رہی ہوگی۔

عرض۔ ایک شخص نے نماز پڑھائی مصلے کج تھا انھوں نے استقبال قبلہ کیا نہ مصلے ہی کو ٹھیک کیا نماز ہوئی یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر مصلے کا میلان قبلہ سے ۴۵ درجے کے اندر تھا تو نماز ہوگئی اور اگر زیادہ تھا تو باطل (پھر فرمایا) بریلی میں اکثر مساجد قبلہ سے ۲۰ ۲۰ درجے جانب شمال

ف: سمت قبلہ سے کس حد تک شمال و جنوب کو میل مفسد نماز نہیں ہوتا

ف: احکام شرعیہ میں جہل عذر نہیں ہوسکتا کہ جہل خود گناہ ہے

ف: جب تعداد نامعلوم ہو تو اتنی نمازیں ادا یا اعادہ کرے کہ گمان غالب ہو کہ اب کوئی باقی نہ رہی۔

ہٹی ہوئی ہیں اور بمبئی کی مساجد ۳۰ درجے جانب جنوب اگر شرع مطہر اس کی اجازت نہ دیتی تو لاکھوں نمازیں باطل ہوتیں (پھر فرمایا) انسان کی پیشانی گول یعنی قوسی شکل ہونے میں یہ بھی مصلحت ہے تاکہ یہ آسانی رہے کہ اگر قبلہ سے ۴۵ درجہ تک انحراف بھی ہوگا تو بھی پیشانی کے کسی جزء سے محاذات ہو جائے گی اگر پیشانی مستوی ہوتی تو یہ بات حاصل نہ ہوتی (انحراف مساجد کی وجہ بیان فرمائی) لوگوں نے یہ سمجھا کہ مغرب کی طرف مونھ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ قطب داہنے شانے پر ہو تو جہت محاذی وجہ ہو وہی سمت قبلہ ہے حالانکہ یہ تحقیق نہیں البتہ ہندوستان میں تقریب کے لیے کافی ہے۔

عرض۔ عورتوں کی نماز باریک کپڑوں سے ہوتی ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ آزاد عورتوں کو سر سے پاؤں تک تمام بدن کا چھپانا فرض ہے مگر چہرہ یعنی پیشانی سے ٹھوڑی اور ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک (جس میں سر کے بالوں یا کان کا کوئی حصہ داخل نہیں نہ ٹھوڑی کے نیچے کا) یہ تو بالاتفاق نماز میں چھپانا فرض ہیں اور گٹوں تک دونوں ہاتھ ٹخنوں تک دونوں پاؤں ان میں اختلاف روایات ہے ان کے سوا اگر کسی عضو کا چوتھائی حصہ نماز میں قصداً کھولے اگرچہ ایک آن کو یا بلا قصد بقدر ادائے رُکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی دیر تک کھلا رہے تو نماز نہ ہوگی اور باریک کپڑے جن سے بدن نظر آئے یا رنگت دکھائی دے یا سر کے بالوں کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی۔

مؤلف۔ ایک صاحب جن کا میلان قدرے وہابیت کی طرف تھا انھوں نے علم غیب نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی نسبت سوال کیا تو فرمایا۔

ارشاد۔ کیا آپ مطلق علم غیب کو پوچھتے ہیں یا علم ما کان و ما یکون جیسا سوال ہو اس کے موافق جواب دیا جائے۔

انسان کی پیشانی گول ہونے میں ایک مصلحت

یہ جو مشہور ہے کہ اگر قطب داہنے شانے پر ہو تو جہت محاذی ہوگی یہ تحقیق کے خلاف ہے البتہ ہندوستان میں تقریب کے لیے کافی ہے

عورتوں کو نماز میں کتنا بدن ڈھکنا فرض ہے

مسئلہ علم غیب

عرض۔ میں حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے افضل و اعلےٰ جانتا ہوں اور حضور کو روشن ضمیر مانتا ہوں مگر یہ کہ وہ دلوں کی بات جانتے ہیں یہ نہیں مانتا۔

ارشاد۔ روشن ضمیر ہونے کے تو یہی معنے ہیں کہ دلوں کی حالتیں جانیں (پھر اس کے ثبوت کی طرف توجہ فرمائی) قرآن عظیم فرماتا ہے وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ اے عام لوگو اللہ اس لیے نہیں کہ تمھیں غیب پر مطلع فرما دے ہاں اپنے رسولوں سے چُن لیتا ہے جسے چاہے اور فرماتا ہے علم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا مگر اپنے پسندیدہ رسول کو۔ صرف اظہار ہی نہیں بلکہ رسولوں کو علم غیب پر مسلط فرما دیا (اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ) علمائے اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اتفاق ہے کہ جو فضائل انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو عنایت فرمائے گئے وہ سب بالکل وجوہ اور اُن سے بدرجہا زائد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئے اور اہل باطن کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کچھ فضائل اور انبیا صلوات اللہ تعالےٰ وسلامہ علی سیدہم وعلیہم کو ملے وہ سب حضور کے دیے سے اور حضور کے طفیل ہیں۔ اصحاب صحیح بخاری ومسلم نے روایت کی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا قاسم واللہ یعطی۔ میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی بابت فرماتا ہے وکذٰلک نری ابرٰھیم ملکوت السمٰوٰت والارض یعنی ایسا ہی ہم ابراہیم کو آسمان و زمین کی ساری سلطنت دکھاتے ہیں اور لفظ نری استمرار و تجدّد پر دال ہے جس کا یہ مطلب کہ وہ دکھانا ایک بار کے لیے نہ تھا بلکہ مستمر ہے تو یہ صفت حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں اکمل طور پر ثابت۔ حضور کے دیے سے اور حضور کے طفیل ہیں

حضور کے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی ابیہ و بارک وسلم کو یہ فضیلت ملی اسکا انکار نہ کریگا مگر کور باطن اعاذنا اللہ تعالیٰ من ھذہ العقیدۃ الباطلۃ ۔ اور لفظ کذلک تشبیہ کے واسطے ہے جسے ہر معمولی عربی داں جانتا ہے اور تشبیہ کے لیے مشبہ اور مشبہ بہ ضرور ہے مشبہ تو خود قرآن کریم میں مذکور ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام باقی رہا مشبہ بہ وہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اے حبیب لبیب جیسے ہم آپکو آسمانوں اور زمینوں کی سلطنتیں دکھا رہے ہیں یوں ہی آپکے طفیل میں آپکے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو بھی ان کا معائنہ کرا رہے ہیں اور قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے وما ھو علی الغیب بضنین یعنی میرا محبوب غیب پر بخیل نہیں جس میں استعداد پاتے ہیں اُسے بتاتے بھی ہیں اور ظاہر کہ بخیل وہ کہ جس کے پاس مال ہو اور صرف نہ کرے وہ کہ جس کے پاس مال ہی نہیں کیا بخیل کہا جائے گا اور یہاں بخیل کی نفی کی گئی تو جبتک کوئی چیز صرف کی نہ کیا مفاد ہوا لہٰذا معلوم ہوا کہ حضور غیب پر مطلع ہیں اور اپنے غلاموں کو اس پر اطلاع بخشتے ہیں اور فرماتا ہے نزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیئ ہم نے تم پر یہ کتاب ہر شے کا روشن بیان کر دینے کے لیے اُتاری تبیانا ارشاد فرمایا بیانا نہ فرمایا کہ معلوم ہو جائے کہ اس میں بیان اشیاء اس طرح پر ہے کہ اصلاً خفا نہیں اور حدیث میں ہے جسے امام ترمذی وغیرہ نے دس صحابہ سے روایت کیا کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم صبح کو نماز فجر کے لیے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور حضور کی تشریف آوری میں دیر ہوئی حتی کدنا ان نتراءی الشمس یعنی قریب تھا کہ آفتاب طلوع کر آئے اتنے میں حضور تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھائی پھر صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم جانتے ہو کیوں دیر ہوئی سب نے عرض کی اللہ ورسولہ اعلم اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اتانی ربی فی احسن صورۃ میرا رب سب سے اچھی تجلی میں میرے پاس

تشریف لایا یعنی میں ایک دوسری نماز میں مشغول تھا اس نماز میں عبد درگاہ معبود میں
حاضر ہوتا ہے اور وہاں خود ہی معبود کی عبد پر تجلی ہوئی قال یا محمد فیما یختصم
الملاء الاعلےٰ اُس نے فرمایا اے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرشتے کس بات میں مخاصمہ
اور مباہات کرتے ہیں فقلت لا ادری میں نے عرض کی کہ میں بے تیرے بتائے کیا
جانوں - فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردا انا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیئ
وعرفت تو رب العزۃ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا
اور اُس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی اور میرے سامنے ہر چیز روشن ہو گئی
اور میں نے پہچان لی صرف اسی پر اکتفا نہ فرمایا کہ کسی وہابی صاحب کو یہ کہنے کی گنجائش
نہ رہے کہ کل شئے سے مراد ہر شئے متعلق بشرایع ہے بلکہ ایک روایت میں فرمایا ما فی السماء
والارض میں نے جان لیا کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور دوسری روایت میں
فرمایا فعلمت ما بین المشرق والمغرب اور میں نے جان لیا جو کچھ مشرق سے مغرب تک
ہے یہ تینوں روایتیں صحیح ہیں تو تینوں لفظ ارشاد اقدس سے ثابت ہیں یعنی میں نے
جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے ہر چیز
مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی اور روشن ہونے کے ساتھ پہچان لینا اس
لیے فرمایا کہ کبھی شئے معروف ہوتی ہے پیش نظر نہیں اور کبھی شئے پیش نظر ہوتی
ہے اور معروف نہیں جیسے ہزار آدمیوں کی مجلس کو چھت پر سے دیکھو وہ سب
تمھارے پیش نظر ہونگے مگر اُن میں بہت کو پہچانتے نہ ہوگے اس لیے ارشاد فرمایا کہ
تمام اشیائے عالم ہمارے پیش نظر بھی ہو گئیں اور ہم نے پہچان بھی لیں کہ اُن میں نہ
کوئی ہماری نگاہ سے باہر رہی نہ علم سے خارج والحمد للہ رب العلمین مسلمان دیکھیں
نصوص میں بلا ضرورت تاویل وتخصیص باطل ونا مسموع ہے اللہ عزوجل نے فرمایا
ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو ہم نے تم پر یہ کتاب اُتاری نبی صلے اللہ تعالے

علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی تو بلاشبہ یہ رویت و معرفت جمیع مکنونات قلم و مکتوبات لوح کو شامل ہے جس میں ماکان وما یکون من الیوم الاول الی یوم الآخر و جملہ ضمائر و خواطر سب کچھ داخل ولہذا طبرانی و نعیم بن حماد استاذ امام بخاری وغیرہما نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ بیشک اللہ نے میرے سامنے دُنیا اُٹھا لی ہے تو میں اُسے اور اُس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتیلی کو اور حضور کے صدقہ میں اللہ تعالےٰ نے حضور کے غلاموں کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ایک بزرگ فرماتے ہیں وہ مرد نہیں جو تمام دُنیا کو مثل ہتیلی کے نہ دیکھے انھوں نے سچ فرمایا اپنے مرتبہ کا اظہار کیا اُن کے بعد حضرت شیخ بہاء الملۃ والدین نقشبند قدس سرہ نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ مرد وہ نہیں جو تمام عالم کو انگوٹھے کے ناخن کی مثل نہ دیکھے اور وہ جو نسب میں حضور کے صاحبزادے اور نسبت میں حضور کے ایک اعلیٰ جاہ کفش بردار ہیں یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ غوثیہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں ؎

نظرت الی بلاد اللہ جمعاً ✽ کخردلۃ علی حکم اتصال

یعنی میں نے اللہ کے تمام شہروں کو مثل رائی کے دانے کے ملاحظہ کیا اور یہ دیکھنا کسی خاص وقت سے خاص نہ تھا بلکہ علی الاتصال یہی حکم ہے اور فرماتے ہیں ان بؤبؤۃ عینی فی اللوح المحفوظ میری آنکھ کی پتلی لوح محفوظ میں لگی ہے لوح محفوظ کیا ہے اس کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کل صغیر و کبیر مستطر ہر بڑی چھوٹی چیز لکھی ہوئی ہے اور فرماتا ہے ما فرطنا فی الکتب من شیٔ ہم نے کتاب میں کوئی شئے اُٹھا نہ رکھی اور فرماتا ہے لا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین کوئی تر و خشک ایسا

اولیاء اللہ کے علوم

وسعت لوح محفوظ کی حقیقت

نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو تو جب لوح محفوظ کی یہ حالت کہ اُس میں تمام کائنات از اول سے روز آخر تک محفوظ ہیں تو جس کو اُس کا علم ہو بیشک اُسے ساری کائنات کا علم ہوگا۔

عرض۔ ظہر کا وقت کب تک رہتا ہے۔

ارشاد۔ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں دو مثل تک رہتا ہے اور یہی قول اصح ہے۔

عرض۔ اگر ایک مثل کے اندر ظہر پڑھی جائے اور بعد دو مثل عصر تو بہتر ہوگا کہ سب اقوال علما جمع ہو جائیں گے۔

ارشاد۔ ہاں اچھا ہے امام و صاحبین کے قول جمع ہو جائیں گے تمام اقوال علماء کا جمع کرنا ناممکن ہے کہ اصطخری شافعیہ سے اس امر کے قائل ہیں کہ بعد مثلین کسی نماز کا وقت ہی نہیں۔

مولوی امجد علی صاحب۔ ظہر میں تاخیر گرمی کے زمانہ میں مستحب ہے اس قدر کہ شدت حر جاتی رہے جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم۔

ارشاد۔ ہاں ایک مثل تک تو ہرگز شدت حر میں کمی نہیں یہ اعلیٰ درجہ کی حدیث صحیح امام کی اعلیٰ دلیل ہے اور اسے واضح تر کر دیا بخاری کی حدیث ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ایک منزل میں تشریف فرما تھے مؤذن اذان کہکر حاضر بارگاہ ہوئے فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کرو پھر دیر کے بعد حاضر ہوئے فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کرو پھر دیر کے بعد حاضر ہوئے فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کرو حتی ساوی الظل التلول یہاں تک کہ ٹیلوں کے سائے اُن کے برابر ہو گئے اُس وقت نماز ادا فرمائی۔ خود ائمہ شافعیہ تصریح فرماتے ہیں کہ ٹیلوں کا سایہ شروع اُس وقت ہوتا ہے جب اکثر وقت ظہر نکل جاتا ہے

اُن کے برابر کس وقت ہوگا یقیناً جبکہ مثل اول دیر کا نکل چکا ہو قائلان مثل اول کے پاس اس حدیث صحیح سے اصلاً کوئی جواب نہیں غیر مقلدوں کے پیشوا نذیر حسین دہلوی نے معیار الحق میں جو حرکت مذبوحی اور حدیث سے مسخرگی کی ہے اس کا ردمیری کتاب حاجز البحرین میں دیکھیے۔

عرض۔ اگر قبل دو مثل کے عصر کی نماز پڑھ لی جائے تو ہو جائے گی۔

ارشاد۔ ہاں صاحبین کے نزدیک ہو جائے گی۔

عرض۔ کیا اعادہ واجب نہ ہوگا۔

ارشاد۔ فرض نہ ہوگا کہ اُس قول پر بھی فتوے دیا گیا ہے اگرچہ صحیح و معتمد قول امام ہے۔

عرض۔ تو کیا تمام مسائل اختلافیہ کا یہی حکم ہے۔

ارشاد۔ نہیں بلکہ جس میں اختلاف فتوی ہے اُس کا یہی حکم ہے کہ جس قول پر عمل کیا جائیگا ہو جائیگا اور چونکہ اس میں علماء دونوں طرف گئے ہیں اور دونوں قولوں پر فتویٰ دیا گیا ہے لہذا جس پر عمل کیا جائے ہو جائیگا مگر جو معتقد ترجیح قول امام ہے اُسے احتراز چاہیے حرمین طیبین میں اب کچھ برسوں سے حنفی مصلے پر نماز عصر مثل ثانی میں ہونے لگی ہے صبح کے سوا سب نمازیں پہلے مصلائے حنفی پر ہوتیں شافعیہ نے شکایت کی کہ ہمارے لیے وقت عصر ہمارے مذہب کی رو سے تنگ ہو جاتا ہے اس پر تو یہ ہوا نہیں کہ نماز عصر مثل صبح مؤخر کر دی جائے رکھی مقدم اور مثل دوم میں کر دی اس بار کی حاضری میں یہ نئی بات دیکھی ہیں اور مکہ کے جلیل علماء حنفیہ مثل مولانا شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ و مولانا سید اسمٰعیل محافظ کتب حرم اس جماعت میں شریک ہوتے تو نفل کی نیت سے پھر حنفی وقت پر اپنی جماعت کرتے جس میں وہ اکابر اس فقیر کو امامت پر مجبور فرماتے۔

عرض۔ جمعہ اگر عین زوال کے وقت پڑھا جائے تو ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں کتب فقہ بحر وغیرہ میں تصریح فرمائی کہ جمعہ مثل ظہر ہے۔

عرض۔ زوال کے وقت نماز کی کراہت اس بنا پر ہے کہ جہنم روشن کیا جاتا ہے اور یہ حدیث میں ہے دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن جہنم بھڑکایا نہیں جاتا لہذا چاہیے کہ زوال کے وقت مکروہ نہو کہ مانع موجود نہیں۔

ارشاد۔ یہ اُس وقت نوافل کی کراہت میں جاری ہوسکتا ہے فرائض کے تو اول وآخر وقت مقرر ہیں اول سے پہلے باطل ہیں اور آخر کے بعد قضا مثلاً نماز صبح کا وقت طلوع فجر ہے اُس سے پہلے شروع کی تو نماز قطعاً نہو گی نہ یہ کہ اُسے جائز کہیں کہ وہ وقت کراہت نماز کا نہیں یوہیں جمعہ کے دن جہنم نہ سُلگائے جانے سے اگر ثابت ہوا تو اتنا کہ وہ اوقات کراہت سے نہ رہا نہ یہ کہ جمعہ جس کا آغاز وقت بعد زوال ہے پیش از وقت جائز ہو جائے ہاں دربارہ نوافل اسی حدیث کی بنا پر امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے روز جمعہ وقت زوال کراہت نہ مانی اشباہ میں اسے صحیح و معتمد رکھا مگر یہ حاوی قدسی سے ہے میرا تجربہ ہے کہ صاحب حاوی یوسفی المذہب ہیں ہر جگہ قول امام ابو یوسف کو بہ نأخذ کہتے ہیں ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب جس پر تمام متون وشروح ہیں اطلاق منع ہے اور یہی صحیح و معتمد ہے۔

مؤلف۔ آج حضرت مولنا وصی احمد صاحب محدث سورتی (علیہ الرحمۃ جن کو اعلیٰحضرت مدظلہ الاقدس نے الاسد الاسد الاشد سے مخاطب فرمایا تھا) اور جناب مولنا مولوی حمد اللہ صاحب پشاوری بھی دولت کدہ اقدس پر مہمان ہیں دوپہر کا وقت ہے یہ حضرات اور حضرت قبلہ دامت برکاتہم کھانا ملاحظہ فرمارہے ہیں مولنا مولوی حکیم امجد علی صاحب بھی حاضر اور شریک طعام ہیں بریلی کے پانی

کے پانی کی نفاست کا ذکر ہوا اس پر ارشاد ہوا کہ پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس سے قرآن عظیم میں جا بجا بندوں پر منت رکھی اور ایک جگہ خاص اس پر شکر کی ہدایت فرمائی اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ کیا تم نے دیکھا یہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادلوں سے اُتارا یا ہم ہیں اُتارنے والے (بلکہ تو ہی اے رب ہمارے) ہم چاہیں تو اُسے سخت کھاری کر دیں پھر کیوں نہیں شکر کرتے (تیرے وجہ کریم کے لیے ہمیشہ حمد ہے اے رب ہمارے) حضور سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کبھی کھانے پینے پہننے کی کوئی چیز کسی سے طلب نہ فرمائی مگر ٹھنڈا پانی دو بار طلب فرمایا ایک بار فرمایش فرمائی رات کا باسی لاؤ۔ میں نے مدینہ طیبہ سے بہتر پانی کہیں نہ پایا خدام کرام حاضرین بارگاہ کے لیے زور قوں میں پانی بھر کر رکھتے ہیں گرمی کے موسم میں اُس شہر کریم کی ٹھنڈی نسیمیں اتنا سرد کر دیتی ہیں کہ بالکل برف معلوم ہوتا ہے عمدہ پانی کی تین صفتیں ہیں اور وہ تینوں اُس میں اعلیٰ درجہ پر ہیں ایک صفت یہ کہ ہلکا ہو اور وہ پانی اس قدر ہلکا ہے کہ پیتے وقت حلق میں اُس کی ٹھنڈک تو محسوس ہوتی ہے اور کچھ نہیں اگر خنکی نہ ہو تو اُس کا اُترنا بالکل معلوم نہ ہو دوسری صفت شیرینی وہ پانی اعلیٰ درجہ کا شیریں ہے ایسا شیریں میں نے کہیں نہ پایا تیسری خنکی یہ بھی اُس میں اعلیٰ درجہ کی ہے۔ میری عادت ہے کہ کھانا کھاتے میں پانی پیتا ہوں کھانا مکان پر کھایا جائے اور وہ جانفزا پانی مسجد کریم میں لہٰذا کھانا کھاتے میں پانی نہ پیتا کھانے کے بعد مسجد کریم میں بہ نیت اعتکاف حاضر ہوتا اور اُس عطیہ سرکاری سے دل و جان سیراب کرتا اعتکاف تو ہر مسجد کی حاضری میں ہمیشہ ہوتا ہی ہے پانی کے لیے اعتکاف نہ ہوتا تھا بلکہ اُس کی منفعت یہ ہے۔ غیر معتکف کو مسجد میں کھانا پینا جائز نہیں۔

غیر معتکف کو مسجد میں کھانا پینا جائز نہیں

عرض۔ کھانے پینے کے لیے اعتکاف جائز ہے۔

ارشاد۔ اعتکاف صرف ذکر الٰہی کے لیے کیا جائے بالتبع اُس کے منافع اور ہو سکتے ہیں مثلاً روزے کے بارے میں حدیث ہے صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو تندرست ہو جاؤگے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ روزہ تندرستی کی نیت سے رکھا جائے بلکہ روزہ اللہ تعالےٰ کے لیے ہوگا اور تندرستی کی منفعت بھی اُس سے تبعاً حاصل ہوگی پھر اُسی حدیث میں فرمایا حُجُّوْا تَسْتَغْنُوْا حج کرو غنی ہو جاؤگے تو یہ نہیں کہ حج مال کی نیت سے کیا جائے بلکہ حج اللہ تعالےٰ کے لیے ہوگا اور یہ نفع بھی ضمناً ملیگا تو جس طرح یہ دونوں اللہ ہی کے لیے ہیں اور صحت و غنا ان کے ضمنی منافع اسی طرح اعتکاف اللہ تعالےٰ کے لیے ہوگا اور کھانے پینے کا جواز نفع بالتبع فتاوےٰ عالمگیری وغیرہا میں ہے اگر مسجد میں سونا چاہے اعتکاف کی نیت کرلے کچھ دیر ذکر الٰہی میں مشغول رہے پھر جو چاہے کرے۔

مؤلف کھانے کے بعد ڈاک نکالنے کا حکم فرمایا ڈاک نکالی گئی مولٰنا مولوی حکیم محمد امجد علی صاحب نے خطوط سُنانا شروع کیے جواب فرمائے جاتے مولٰنا لکھتے جاتے اُن میں ایک خط حضرت سیدشاہ نور عالم میاں صاحب صاحبزادہ سرکار خورد مارہرہ مطہرہ کا تھا انھوں نے تحریر فرمایا تھا کہ ایک مسئلہ حل طلب ہے شرم اس بات کی ہے کہ کوئی دینی مسئلہ جس میں مجھے ثواب ملتا اور آپ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہوتا میں دریافت کرتا سو یہ دینی مسئلہ نہیں دوسرے کوئی سوال آپ کے شایانِ شان ہوتا تو بھی مجھکو پس و پیش نہ تھا جو بات دریافت کرتا ہوں وہ بھی آپ کے مرتبہ علیا سے بہت دون دا دون ہے بہر حال آپ ہی ایسے ہیں کہ ہر فن کے اکمل و مکمل آپ سے فیضیاب ہو سکتے ہیں لہذا بوجہ اعتقاد و امید و وثوق سوا کا مطلع کہ اس وقت زیر بحث اعزا ہے اور مجھ سے دریافت کیا گیا ہے پیش کرتا

ہوں ؎

ہوا جب کفر ثابت ہے یہ تمغائے مسلمانی ❊ نہ ٹوٹے شیخ سے زنار تسبیح سلیمانی

کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ ہرچند اس ناچیز سوال میں آپ کے ہمایوں ساعات کو تلف کرنا بہت گستاخی ہے مگر کیا کریں آپ ہی ایسے ہیں جو ان مشکلات کو بھی حل فرمائیں میں تو آپ کو ہر فن میں امام اور علامۃ الاعلام خیال کرتا ہوں خداوند تعالیٰ آپ کے وجود مسعود باجود کو زندہ سلامت و باخیریت رکھے اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ[1] اس شعر کی شرح مختصر اور تھوڑی ترکیب عبارت اور خلاصہ اور نتیجہ مطلب خیز بذریعہ کسی طالب علم صاحب کے افادہ فرمایا جائے ہم لوگ آپ ہی کے ارشاد وحل مطلب پر نظر کر رہے ہیں ایک علی حزیں کا مطلع توحیدیہ جس کو بڑے بڑے ذہین و سخن سنج نہ حل کر سکیں گے پہلے آپ نے آن کی آن میں حل فرما دیا تھا یہ تو اس کے سامنے ہیچ معلوم ہوتا ہے بہرحال متوقع ہوں کہ جواب سے مسرور و مفتخر فرمائیے فقط

مولٰنا امجد علی صاحب۔ حضور اس کا کیا مطلب ہے؟

ارشاد۔ بہت آسان اور ظاہر ہے اچھا اس کا جواب لکھیے اور اسی ڈاک سے روانہ فرما دیجیے۔

مؤلف۔ پھر حضرت قبلہ مدظلہ الاقدس نے یہ جواب لکھوا کر روانہ فرما دیا۔

بشرف ملاحظہ حضرت والا دامت برکاتہم۔ ظاہر مطلب شعر جہاں تک شاعر نے مراد لیا ہوگا صرف اتنی مناسبت دیکھ لینا ہے کہ دانہ سلیمانی ہیں جس کی تسبیح عباد و زہاد رکھتے ہیں شکل زنار موجود ہے اور اس کا رکھنا تمغائے فقر قرار پایا ہے شاعر کہ مذہبا سُنّی نہ تھا اور بدگمانی تمغائے شعرا ہے غالباً اس سے زائد کچھ نہ سمجھا ہوگا

[1] وہ ہر شے پر قادر اور قبول فرمانا اس کی شان ہے ۱۲

شعر کے ایک مصرع کا مطلب

اور یہ ایک بیہودہ معنے تھے مگر اتفاقاً اُس کے قلم سے ایک لفظ ایسا نکل گیا جس نے اس شعر کو با معنی و پُر مغز کر دیا وہ کیا یعنی لفظ ثابت زنار کہ کفار باندھتے ہیں زنار زائل ہے کہ ایک جھٹکے میں ٹوٹ سکتا ہے اور دانہ سلیمانی میں اُس کی تصویر ثابت ہے کہ جبتک دانہ رہے گا قائم رہے گی یوہیں کفر دو قسم ہے ایک کفر زائل جو کفر کفار ہے اور جس کی سزا خلود فی النار ہے ہر کافر موت کے بعد اس سے باز آتا ہے قال تعالیٰ[1] وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝ دوسرا کفر ثابت جو ابد الآباد تک قائم رہیگا جسے علمائے دین نے جزو ایمان فرمایا ہے وہ ہے جسے قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے[2] فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اپنی قوم سے فرمایا انا برءؤ منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم ہم بیزار ہیں تم سے اور اللہ کے سوا تمھارے معبودوں سے ہم تم سے کفر و انکار رکھتے ہیں صحیح حدیث میں ہے جب مینھ برستا ہے اور مسلمان کہتا ہے ہمیں اللہ کے فضل و رحمت سے مینھ ملا اللہ عزوجل اُسے فرماتا ہے مؤمن بی وکافر بالکوکب مجھپر ایمان رکھتا ہے اور نچھتر سے کفر و انکار۔ الحمد للہ طاغوت و شیطان و بت و جملہ معبودان باطل کے ساتھ مسلمانوں کا یہ کفر و انکار ابد الآباد تک قائم رہیگا بخلاف کفر کفار کے اللہ و رسول سے اُن کا کفر قیامت بلکہ برزخ بلکہ سینے پر

---

[1] انھوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرائے کہ اُن سے ان کی عزت ہو۔ ہرگز نہیں۔ عنقریب ان کی عبادت سے کفر کریں گے اور ان کے مخالف ہونگے ۱۲ منہ

[2] جو شیطان کے ساتھ کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے اُس نے بیشک بڑی مضبوط گرہ تھام لی جو کبھی نہ کھُلے گی اور اللہ سُنتا جانتا ہے ۱۲

ف کفر دو قسم ہے۔ کفر ثابت۔ و زائل اول کفر مومنان جو جزو ایمان ہے اور دوم کفر کفار جس کی سزا خلود فی النار ہے

دم آنے ہی جس وقت ملئکہ عذاب کو دیکھیں گے زائل ہو جائیگا مگر کیا فائدہ الخ[1] وحیثیت قبل اب معنے واضح ہو گئے کہ جو کفر ثابت ہے وہ تمنائے مسلمان بلکہ جزو ایمان ہے بخلاف کفر زائل والعیاذ باللہ تعالی۔ اسی وقت صحیفہ شریفہ ملا فوری جواب حاضر ہے۔

مؤلف۔ اس وقت وہ حافظ صاحب حاضر ہیں جنھوں نے اُس وہابی خیال شخص کو پیش کیا تھا جس نے علم غیب[2] میں کچھ دریافت کیا تھا۔

عرض۔ حضور وہ شخص جب یہاں سے گیا تو راستہ ہی میں کہنے لگا کہ اعلحضرت مدظلہم کی باتیں میرے دل نے قبول کیں اور اب میں انشاء اللہ تعالے اُن کا مُرید ہونگا۔

ارشاد۔ دیکھو نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی میں ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے اگر اس شخص سے سختی برتی جاتی تو ہرگز یہ بات نہ ہوتی جن لوگوں کے عقائد مذبذب ہوں اُن سے نرمی برتی جائے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں یہ جو وہابیہ میں بڑے بڑے ہیں ان سے بھی ابتداءً بہت نرمی کی گئی مگر چونکہ ان کے دلوں میں وہابیت راسخ ہو گئی تھی اور مصداق لثملا یعودون حق نہ مانا اُس وقت سختی کی گئی کہ رب عزوجل فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ اے نبی جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور اُن پر سختی کرو اور مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے ولیجدوا فیکم غلظۃ لازم ہے کہ وہ تم میں درشتی پائیں ایک شخص خدمت اقدس حضور سرور عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول میرے لیے زنا حلال فرما دیجیے صحابہ کرام نے انھیں قتل کرنا چاہا کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر

بد مذہب لوگوں سے نرمی کا نتیجہ ۶ منافقوں سے سختی برتنا

[1] کیا اب حالانکہ پہلے تو نافرمان رہا ۱۲ [2] جس کا سوال صفحہ ۲۰ میں گزر چکا ۱۲

یہ گستاخی کے الفاظ کہے حضور نے منع فرمایا اور اُن سے فرمایا قریب آؤ وہ قریب حاضر ہوئے اور قریب فرمایا یہاں تک کہ اُن کے زانو زانوئے اقدس سے مل گئے اُس وقت ارشاد فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ کوئی شخص تیری ماں سے زنا کرے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری بیٹی سے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری بہن سے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری پھوپھی سے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری خالہ سے عرض کی نہ۔ فرمایا کہ جس سے تو زنا کریگا آخر وہ بھی کسی کی ماں یا بیٹی یا بہن یا پھوپی یا خالہ ہوگی یعنی جو بات اپنے لیے نہیں پسند کرتا دوسرے کے لیے کیوں پسند کرتا ہے دست اقدس اُن کے سینہ پر مار کر دعا فرمائی کہ الٰہی زنا کی محبت اس کے دل سے نکال دے وہ صاحب کہتے ہیں جب میں حاضر ہوا تھا تو زنا سے زیادہ محبوب میرے نزدیک کوئی چیز نہ تھی اور اب اس سے زیادہ کوئی چیز مجھے مبغوض نہیں اس کے بعد حضور سرورعالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمھاری مثال ایسی ہے جیسے کسی کا اونٹ بھاگ گیا لوگ اُسے پکڑنے کو اُس کے پیچھے دوڑتے ہیں جتنا دوڑتے ہیں وہ زیادہ بھاگتا ہے۔ اُس کے مالک نے کہا کہ تم لوگ ٹھہر جاؤ اس کی راہ میں جانتا ہوں سبز گھاس کا ایک مُٹھا لے کر چُمکارتا ہوا اونٹ کے قریب آگیا اور اُسے پکڑ لیا اور بٹھا کر اُس پر سوار ہو لیا فرمایا اُس وقت اگر تم اُسے قتل کر دیتے تو جہنم میں جاتا۔

عرض۔ حضور میرے کچھ روپے ایک شخص پر ہیں وہ نہیں دیتے۔

ارشاد۔ اس زمانے میں قرض دینا اور یہ خیال کرنا کہ وصول ہو جائے گا ایک مشکل خیال ہے میرے پندرہ سو روپے لوگوں پر قرض ہیں جب قرض دیا یہ خیال کر لیا کہ دیدیے تو خیر ورنہ طلب نہ کرونگا۔ جن صاحبوں نے قرض لیا دینے کا نام نہ لیا (پھر خود ہی فرمایا) جب یوں قرض دیتا ہوں تو ہبہ کیوں نہیں کر دیتا اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا جب کسی کا دوسرے پر

دین ہو اور اس کی میعاد گزر جائے تو ہر روز اُسی قدر روپیہ کی خیرات کا ثواب ملتا ہے جتنا دین ہے۔ اس ثواب عظیم کے لیے میں نے قرض دینے ہبہ نہ کیے کہ پندرہ سو روپے روز میں کہاں سے خیرات کرتا۔

روز قیامت میں عالم دین دوسروں کی شفاعت کریں گے

عرض۔ حضور حافظ کتنوں کی شفاعت کریگا سُنا گیا ہے کہ اپنے اعزا سے دس شخصوں کی۔

ارشاد۔ ہاں اور اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پنہایا جائیگا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو جائے اور شہید پچاس شخصوں کی حاجی ستر کی اور علما بے گنتی لوگوں کی شفاعت کرینگے حتیٰ کہ علما کے ساتھ جن لوگوں کو کچھ بھی تعلق ہوگا اُن کی شفاعت کرینگے۔ کوئی کہے گا میں نے وضو کے لیے پانی دیا تھا کوئی کہے گا میں نے فلاں کام کر دیا تھا لوگوں کا حساب ہوتا جائیگا اور وہ جنت کو بھیجے جائیں گے علما کا حساب کب کا ہو چکا ہوگا اور وہ روکے جائیں گے عرض کرینگے الٰہی لوگ جا رہے ہیں ہم کیوں روکے گئے ہیں فرمایا جائے گا تم آج میرے نزدیک فرشتوں کی مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت سے لوگ بخشے جائیں ہر سُنّی عالم سے فرمایا جائیگا اپنے شاگردوں کی شفاعت کر اگرچہ آسمان کے ستاروں کی برابر ہوں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی بے گنتی ہیں

عرض۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے۔

ارشاد۔ حضور کے علم ذات دو ہیں کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن کریم میں محمد ہے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور حضور کے اسماء صفات بے گنتی ہیں علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچسو جمع فرمائے۔ سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کیے اور میں نے چھ سو اور ملائے کُل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسماء ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور پھر ہر جنس میں جُدا گانہ ہیں دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور

عرض۔ یہ کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرتی ہے۔

ارشاد۔ ہاں۔

عرض۔ ہر طبقہ اور ہر جنس میں جُدا جُدا نام ہونا اس لیے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص تجلی ہے جس جگہ جس صفت کا ظہور ہے اُسی کے مناسب نام بھی ہو۔

ارشاد۔ یہ بھی ہے (اس کے بعد بیان فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو حضور کے اوصاف بیان کر رہی ہیں اگرچہ نصاریٰ نے بہت تحریف کی ہے اور اپنی چلتی وہ کُل آیتیں جو حضور کے اوصاف میں تھیں نکال ڈالیں مگر جس امر کو اللہ تعالےٰ پورا کرنا چاہے اُس کو کون ناقص کرسکتا ہے بہت سی آیتیں اب بھی ہیں مگر انھیں سوجھتی نہیں علیٰ ہذا القیاس توراۃ و زبور میں۔

مؤلف۔ ایک صاحب شاہجہانپور سے حاضر خدمت ہوئے اُنھوں نے عرض کی میں نے سُنا ہو اور بعض دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جناب اللہ تعالےٰ کے علم کریم کی برابر فرماتے ہیں مگر چونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی اس لیے میں نے چاہا کہ حضور کا شرف ملاقات حاصل کرکے اسے عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد۔ اس کا فیصلہ قرآن عظیم نے فرمادیا فنجعل لعنۃ اللہ علی الکٰذبین جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپکر شائع ہوچکی ہیں کہیں اس کا کچھ نام و نشان ہو تو کوئی دکھادے۔ ہم اہلسنت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو علم غیب[۱] عنایت فرمایا رب عزوجل فرماتا

---

[۱] قرآن کریم کی بکثرت آیات کریمہ مثل وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل اللہ علیك عظیما اور بہت احادیث شریفہ مثلاً فتجلی لی کل شی وعرفت بزکثیر اقوال ائمہ سے آفتاب نصف النہار کی طرح (بقیہ بصفحہ آیندہ)

ہے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ؕ یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں تفسیر معالم و تفسیر خازن میں ہے یعنی حضور کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں اور وہابیہ دیوبندیوں کا یہ خیال ہے کہ کسی غیب کا علم حضور کو نہیں اپنے خاتمہ کا بھی علم[1] نہیں دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں بلکہ حضور کے لیے علم غیب کا ماننا شرک ہے اور شیطان کی وسعت علم نص سے ثابت ہے اور اللہ کے دیے سے بھی حضور کو علم غیب حاصل نہیں ہو سکتا۔ برابری تو درکنار ہمیں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الٰہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرہ کے کروڑویں حصہ کو کروڑ سمندر سے ہے کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی کے ساتھ ہے اور وہ غیر متناہی متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔

صدقہ کا جانور بلا ذبح فقیر کو دیدینا

عرض۔ صدقہ کا جانور بلا ذبح کیے کسی مصرف صدقہ کو دیدیا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر صدقہ واجبہ ہے اور وجوب خاص ذبح کا ہے تو بے ذبح ادا نہ ہوگا۔ مگر اُس حالت میں کہ ذبح کے لیے وقت معین تھا جیسے قربانی کے لیے ذی الحجہ کی

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۹) روشن ہے کہ حضور کو علم غیب عنایت ہوا تفصیل کے لیے خالص الاعتقاد و انباء المصطفیٰ الدولۃ المکیہ ما لنبی الحبیب وغیرہا رسائل شریفہ امام اہلسنت مجدد المأتہ الحاضرہ دامت برکاتہم نیز و قعات السنان و ادخال السنان و قصیدہ مبارکہ الاستمداد علی اجیال الارتداد ملاحظہ ہوں ۱۲ مؤلف غفرلہ

[1] حضور کو معاذ اللہ اپنے خاتمہ کا بھی علم نہیں اور دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں اور حضور کے لیے غیب ماننا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اور شیطان کا علم وسیع ہے اپنے خاتمہ کا علم نہ ہونا دہلی کے ایک وہابی نے کہا تھا باقی سب کفریات براہین قاطعہ میں ہیں۔ مؤلف غفرلہ

ف یہ تمام کتب رضوی کتب خانہ بریلی سے طلب کیجئے۔

دسویں۔ گیارھویں۔ بارھویں اور وہ وقت نکل گیا تو اب زندہ تصدق کیا جائیگا۔

ف عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں

عرض۔ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ نانا نانی دادا دادی ماموں چچا وغیرہ کھا سکتے ہیں یا نہیں۔

ارشاد۔ سب کھا سکتے ہیں کلوا وتصدقوا وأتجروا واعقوا الدرر یہیں سے ہے احکامہا احکام الاضحیۃ۔

ف محرم وصفر میں نکاح منع نہیں

عرض۔ کیا محرم وصفر میں نکاح کرنا منع ہے۔

ارشاد۔ نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔

عرض۔ زید کی ربیبہ لڑکی کا نکاح زید کے حقیقی بھائی سے ہو سکتا ہے۔

ارشاد۔ ہاں جائز ہے۔

ف عدت میں نکاح کا پیام بھی حرام ہے

عرض۔ کیا عدت کے اندر بھی نکاح ہو سکتا ہے۔

ارشاد۔ عدت میں نکاح تو نکاح۔ نکاح کا پیام دینا بھی حرام ہے۔

عرض۔ اگر کوئی پیش امام یا قاضی عدت میں نکاح پڑھائے تو اُس کے لیے کیا حکم ہو اس پڑھانے والے کے نکاح میں تو کچھ فرق نہ آئیگا اور ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے اور اُس پر کفارہ بھی لازم ہوگا یا نہیں اور اس نکاح میں جو لوگ شریک ہوئے اُنکی نسبت بھی ارشاد ہو پیش امام نے اقرار کیا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی اب مجھے مسلمان معاف فرمائیں مگر ایک مولوی صاحب نے اُس سے کہدیا کہ تم کہدو "مجھے اطلاع نہ تھی میں نے بے خبری میں نکاح پڑھا دیا" ان صاحب کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔

ف عدت میں دانستہ نکاح پڑھانے والا سخت فاسق ہے اور اس کی امامت جائز نہیں

ارشاد۔ جس نے دانستہ عدت میں نکاح پڑھایا اگر حرام جانکر پڑھایا سخت فاسق اور زنا کا دلال ہوا مگر اس سے اُس کا اپنا نکاح نہ گیا اور اگر عدت میں نکاح حلال جانا تو خود اُس کا نکاح جاتا رہا اور وہ اسلام سے خارج ہوگیا بہر حال اُس کی امامت جائز نہیں جبتک کہ توبہ نہ کرے یہی حکم شریک ہونے والوں کا ہے جو نہ جانتا تھا

کہ نکاح پیش از عدت ہو رہا ہے اُس پر الزام نہیں اور جو دانستہ شریک ہوا اگر حرام جانکر تو سخت گنہگار ہوا اور حلال جانا تو اسلام بھی گیا اور وہ شخص جس نے امام کو جھوٹ بولنے کی تعلیم دی سخت گناہگار ہوا اُس پر توبہ فرض ہے۔

عرض۔ ہندہ کے نکاح و رخصت کو دو سال ہوئے رخصت کے بعد صرف چودہ پندرہ روز شوہر کے یہاں رہی پھر اپنے میکے چلی آئی جب سے نہ شوہر بلاتا ہے نہ روٹی کپڑا دیتا ہے اور ہندہ کا مہر نصف معجل اور نصف مؤجل ہے اب شرعاً وہ نصف معجل اور نان نفقہ ملسکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ہاں نصف معجل کا ابھی یا جب چاہے دعوے کر سکتی ہے اور اگر وہ شوہر کے یہاں جانے سے انکاری ہو کر نہ بیٹھی بلکہ وہاں جانا چاہتی ہے اور شوہر نہیں آنے دیتا تو نان نفقہ کی بھی مستحق ہے مگر جتنا زمانہ گزر لیا اُس کا دعویٰ نہیں کر سکتی جبتک کچھ ماہوار مقرر نہ ہو گیا ہو (پھر ایک استفتا پیش ہوا) کہ زید نے اپنی عورت کو طلاق دی دو تین روز کے بعد دوسرے شخص نے نکاح کر لیا ابھی عدت نہ گزری تھی آیا اُس کا نکاح ہوا یا نہیں اور اگر نہیں ہوا تو تین برس تک اُس نے حرام کیا اور وہ حرام کا مرتکب ہوا اب ہم برادری والے اُس پر جرمانہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ شریعت کیا حکم دیتی ہے ہم اسے سزا بھی دینا چاہتے ہیں جو شرع فرمائے وہ سزا ہم اُسے دیں یا اُسے برادری سے جدا کر دیں یا کچھ لوگوں کو کھانا کھلا دیں۔

ارشاد۔ وہ نکاح نکاح نہیں ہوا حرام محض ہوا اور مرد و عورت پر فرض ہے کہ فوراً جُدا ہو جائیں نہ مانیں تو برادری والے اُنھیں قطعاً برادری سے خارج کر دیں اُن سے میل جول بول چال نشست برخاست یک لخت ترک کر دیں اس کے سوا یہاں اور کیا سزا ہو سکتی ہے اور جبراً کھانا ڈالنا یا جرمانہ لینا جائز نہیں۔

عرض۔ ہمارے یہاں اب یہ رواج ہو چلا ہے کہ نکاح کے وقت شاہدین ہمراہی

وکیل نہیں جانتے اور قاضی بوکالت وکیل اور حاضرین کی شہادت سے نکاح پڑھا دیتا ہے یہ امر عند الشرع محمود ہے یا مردود۔ نیز مذہب حنفی میں اس طور پر نکاح صحیح بھی ہوگا یا نہیں کیا وکیل کو اپنے ساتھ دو شاہد رکھنا اور ان گواہوں کا عورت کی اجازت سُننا ضروری نہیں اگر بطریق اول نکاح ہوا تو سب گناہگار ہوئے یا نہیں۔

ف وکیل کے ساتھ دو شاہدوں کی حاجت نہیں

ارشاد۔ وکیل کے ساتھ شاہدوں کی کچھ حاجت نہیں اگر واقع میں عورت نے وکیل کو اذن دیا اور اس نے نکاح پڑھا دیا۔ نکاح ہو گیا ہاں اگر عورت انکار کرے گی کہ میں نے اذن نہ دیا تھا تو حاکم کے یہاں گواہوں کی حاجت ہوگی یہ تو کوئی غلطی نہیں ہاں یہ ضرور غلطی ہے کہ وکیل ہوتا ہے کوئی اور نکاح پڑھاتا ہے دوسرا مذہب صحیح وظاہر الروایۃ میں وکیل بالنکاح دوسرے کو وکیل نہیں کرسکتا اسمیں بہت تفتیش ہیں جن کی تفصیل میرے فتاوے میں ہے لہٰذا یہ چاہیے کہ جس سے نکاح پڑھوانا منظور ہو۔ اسی کے نام کی اجازت لی جائے یا اذن مطلق لے لیا جائے۔

ف یہ سخت غلطی ہے کہ وکیل کوئی ہوتا ہے اور نکاح دوسرا پڑھاتا ہے
ف مذہب صحیح وظاہر الروایۃ میں وکیل بالنکاح دوسرے کو وکیل نہیں کرسکتا

عرض۔ حضور نوشہ کا وقت نکاح سہرا باندھنا نیز باجے گاجے سے جلوس کے ساتھ نکاح کو جانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے۔

ارشاد۔ خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے اور یہ باجے جو شادی میں رائج و معمول ہیں سب ناجائز و حرام ہیں۔

ف پھولوں کا سہرا جائز ہے

عرض۔ حضور ولیمہ کا کھانا شریعت کے کس حکم میں داخل ہے اور اس کا تارک کیسا ہے۔

ارشاد۔ ولیمہ بعد زفاف سنت ہی اور اسمیں صیغہ امر بھی وارد ہے۔ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی دُنبہ یا اگرچہ ایک دُنبہ دونوں معنی محتمل ہیں اور اول اظہر۔

ف ولیمہ بعد زفاف سنت ہے

ك پہلے معنے ایک دُنبہ کی قلت پر دلالت کرتے ہیں یعنی زیادہ نہ ہو تو ایک ہی دُنبہ سہی دوسرے معنی اس کی کثرت پر یعنی اگرچہ پورا دُنبہ صرف کرنا پڑے ۱۲ مدیر

عرض - جس شہر کے لوگوں میں سے ایک بھی ولیمہ نہ کرتا ہو بلکہ نکاح سے پہلے اول روز جیسا رواج ہے کھلا دیتا ہو تو ان سب کے لیے کیا حکم ہے۔

ارشاد - تارکانِ سنت ہیں مگر یہ سُنن مستحبہ سے ہے تارک گنہگار نہ ہوگا اگر اُسے حق جانے۔

ولیمہ کا ترک گنہگار نہیں جبکہ اسے حق جانے

عرض - حضور اگر ہندہ بوقت شیرخوارگی عمرو پسر خود بکر کو مدت رضاعت کے اندر اپنا دودھ پلائے اس کے بعد ہندہ کے تین لڑکے سعید - فاضل سلیم پیدا ہوئے تو اب بکر کی لڑکی سے سلیم کا نکاح جو عمرو کا برادر حقیقی ہے جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد - بکر کی لڑکی ہندہ کی اگلی پچھلی سب اولاد کی حقیقی بھتیجی ہے اور باہم مناکحت حرام قطعی۔

عرض - زید و بکر آپس میں چچازاد بھائی بھی ہیں اور رضاعی بھی زید کے حقیقی چھوٹے بھائی کا بکر کی حقیقی چھوٹی ہمشیرہ سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد - جائز ہے۔

مؤلف - تحفہ حنفیہ کی جلد پیش نظر تھی اُس میں یہ مکالمہ ملا خیال ہوا کہ اسے بھی ملفوظات میں شامل کر لیا جائے کہ نہایت مفید اور ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہے۔

ف - ایک یادگار جلسہ

۲۵؍ جمادی الاولیٰ روز پنجشنبہ ۱۳۱۶ھ کو وقت چاشت جناب مولوی سید محمد شاہ صاحب صدر دوم ندوہ ابن مولوی سید حسن شاہ محدث رامپوری مع گرامی جناب سید نوشہ میاں صاحب و جناب مولوی سید محمد نبی صاحب مختار و جناب تصدق علی صاحب وکیل، صاحب حجت قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ حامی اہلسنت اعلیٰ حضرت قبلہ دامت برکاتہم کے یہاں آئے اور دیر تک ایک نفیس جلسہ دلکشا مذاکرہ علمی کا رہا۔

میاں صاحب - سے مراد جناب صدر دوم ندوہ ہیں۔

جو الفاظ دو خط ہلالی کے اندر ہیں وہ فقیر محرر سطور کے ہیں۔

میاں صاحب۔ (بعد سلام و مصافحہ و باہمی گفتگوئے مزاج پرسی) میں حسن شاہ محدث کا بیٹا ہوں۔

ارشاد۔ جناب میں اُن کے فضائل سے واقف ہوں اور آپ سے بھی ایک بار نیاز حاصل ہوا تھا۔

میاں صاحب۔ میں بالقصد ایک بات آپ سے گزارش کرنے کو آیا ہوں اگرچہ آپ کی طبیعت علیل ہے (مسہلات ہو رہے ہیں) آپ کو تکلیف ضرور ہو گی مگر بات ضروری ہے اور اُس میں آپکی رائے دریافت کرنی ہے۔

ارشاد۔ میں حاضر ہوں جو فہم قاصر میں آئے اُسے گزارش بھی کروں گا اگرچہ رأی العلیل علیل۔

میاں صاحب۔ میری رائے یہ ہے کہ کسی کو بُرا نہ کہنا چاہیے اس لیے کہ صائب نے کہا ہے ؎

دہن خویش بدشنام میالا صائب　　٭　　کیں زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

(رسالہ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ میاں صاحب کے پاس پہنچ چکا تھا یہ نصیحت اس بنا پر تھی)۔

ارشاد۔ بہت بجا فرمایا جہاں اختلافات فرعیہ ہوں جیسے باہم حنفیہ و شافعیہ وغیرہما فرق اہلسنت میں وہاں ہرگز ایک دوسرے کو بُرا کہنا جائز نہیں اور فحش و دشنام جس سے دہن آلودہ ہو کسی کو بھی نہ چاہیے۔

میاں صاحب۔ کچھ اختلافات فروعی کی قید نہیں زمانۂ رسالت میں دیکھیے منافق لوگ کیسے مسلمانوں میں گھُلے ملے رہتے تھے نمازیں ساتھ پڑھتے مجالس میں پاس بیٹھتے شریک رہتے۔

ارشاد۔ ہاں صدر اسلام ایسا تھا مگر اللہ عزوجل نے صاف ارشاد فرمایا

تھا کہ رندوے کا سا) یہ گھال میل جو ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں یوں رہنے نہ دیگا ضرور خبیثوں کو طیبوں سے الگ کر دیگا قال اللہ تعالیٰ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط اُس کے بعد آپکو معلوم ہے کیا ہوا بھری مسجد میں خاص جمعہ کے دن عَلٰى رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نام بنام ایک ایک کو فرمایا اخرج یا فلاں فانک منافق اے فلاں نکل جا تو منافق ہے نماز سے پہلے سب کو نکال دیا (یہ حدیث طبرانی وابن ابی حاتم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی) مخالفین دین کے ساتھ یہ برتاؤ اُن کا ہے جنھیں رب العزت عز جلالہ رحمۃ للعلمین فرماتا ہے جنکی رحمت رحمت الٰہیہ کے بعد تمام جہان کی رحمت سے زیادہ ہے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

میاں صاحب۔ دیکھیے فرعون کے پاس جب موسے (علی نبینا وعلیہ السلام) کو بھیجا تو اللہ (تعالیٰ) نے فرما دیا فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا اُس سے نرم بات کہنا

ارشاد۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور اُن پر شدت وسختی کر۔ یہ اُنھیں حکم دیتا ہے جن کی نسبت فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ بیشک تو بڑے خلق پر ہے تو معلوم ہوا کہ مخالفانِ دین پر شدت وغلظت منافی اخلاق نہیں بلکہ یہی خلق حسن ہے۔

میاں صاحب۔ میری مراد کافروں سے نہیں (منافقین اور فرعون شاید مسلمان ہونگے)

ارشاد۔ جی آپ کی ہر کس تو سب کو عام تھی خیر اب کوئی دائرہ محدود کیجیے۔

میاں صاحب۔ جو کلمۂ کفر کہے اُسے ان لفظوں سے بیان کیجیے کہ میرے فلاں بھائی نے جو بات کہی ہے میرے نزدیک یہ کلمۂ کفر معلوم ہوتی ہے۔

ارشاد - کفریات بکنے والا بحمد اللہ میرا بھائی نہیں اور جب اُس کا کلمہ کفر ہونا ثابت ہو تو ان گرے لفظوں کی کیا حاجت کہ میرے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہے جس سے عوام سمجھیں کہ احتمالی بات پر شک ہے -

میاں صاحب - میرے نزدیک ضرور کہنا چاہیے -

ارشاد - جب دلیل شرعی قائم ہو ضرور صاف کہنا چاہیے -

میاں صاحب خیر یہ کہو کہ کلمہ کفر کہا مگر گمراہ نہ کہو -

ارشاد - کیا خوب گمراہی کفریات بکنے سے بھی کسی بدتر چیز کا نام ہے -

میاں صاحب - یوں تو داڑھی مُنڈا فاسق بھی گمراہ ہے مگر عرف میں گمراہ بہت بُرا لقب ہے -

ارشاد - داڑھی مُنڈانے والا کہ اُسے فعل حرام جانے فاسق ہے گمراہ نہیں کہ راہ سنت جانتا اور اُس پر اعتقاد رکھتا ہے اگرچہ شامت نفس سے اختیار نہ کی، مگر قائل کفریات ضرور گمراہ ہے -

میاں صاحب - کوئی قائل کفریات ہو بھی اب آپ نے اتنے بڑے عالم محدث (اسمعیل دہلوی) کو جس کی عمر خدمت حدیث میں کٹی قائل کفریات بنا دیا -

ارشاد - سل السیوف آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے -

میاں صاحب - ہاں -

ارشاد - میں نے اس میں کافر لکھا ہے

میاں صاحب - نہیں کافر نہیں لکھا - (الحمد للہ یہ بھی غنیمت ہے ورنہ بہت وہابیہ تو یہی رو رہے ہیں کہ تکفیر کر دی)

ارشاد - تو جس قدر میں نے لکھا ہے وہ ضرور ثابت اور خدمت حدیث مسلم بھی ہو تو اُس سے انتفائے ضلالت لازم نہیں قال اللہ تعالیٰ أَضَلَّهُ اللّٰهُ

علیٰ علمہٖ۔

میاںصاحب۔ اب آپ نے لکھدیا کہ اُنھوں نے کہا ہے خدا کے سوا کسی کو نہ مانو۔

ارشاد۔ جی چھپی ہوئی کتاب موجود ہے یہی لفظ جا بجا دیکھ لیجیے

میاںصاحب۔ یہ کون کہیگا کہ نبی کا اعتقاد نہ رکھو۔

ارشاد۔ حضرت اُردو زبان ہے آپ ہی فرمائیے کہ ماننے کے کیا معنے ہیں۔

میاںصاحب۔ بھلا ہم نبی کو نہ مانتے تو مڈل نہ پڑھتے کہ نوکری ملتی حدیث کیوں پڑھتے۔

ارشاد۔ یہ آپ اپنی نسبت کہیے اُس کے وقت میں مڈل نہ تھا نہ مڈل کی نوکری۔

مولٰنا حسن رضا خاں صاحب۔ حضرت پچیس برس کی عمر کے بعد نوکری ملتی بھی تو نہیں۔

میاںصاحب۔ بھلا کوئی نبی کی شان میں گستاخی کریگا۔

ارشاد۔ کیا معاذ اللہ مر کر مٹی میں ملجانا بتانا گستاخی نہیں۔

میاںصاحب۔ (انکاری لہجے میں) ہوں۔ کس نے کہا ہے۔

ارشاد۔ اسمٰعیل نے۔

میاںصاحب۔ کوئی نہیں بھلا کوئی رسول کو ایسا کہے ہے۔

ارشاد۔ تقویۃ الایمان چھپی ہوئی کتاب ہے دیکھ لیجیے۔

میاںصاحب۔ بھلا کوئی رسول کو ایسے کہے ہے۔

ارشاد۔ جی رسول ہی کی شان میں کہا ہے دیکھ لیجیے نا۔

سید مختار صاحب۔ جناب میاں صاحب اُس کے کلمات ضرور یہاں ایسے ہیں جن سے دل دُکھتا ہے یہ (اعلیٰ حضرت قبلہ) اُن کے سبب جوش میں ہیں۔

میاںصاحب۔ مولوی روم نے مثنوی میں لکھا ہے کہ اے اللہ تو ظالم ہے

جتنا چاہے مجھ پر ظلم کیجیے جا تیرا ظلم مجھے اوروں کے انصاف سے اچھا لگتا ہے۔

ارشاد۔ مولانا قدس سرہ نے اللہ عزوجل سے یوں عرض کی ہے۔

میاں صاحب۔ جی مولانا نے۔

ارشاد۔ مثنوی شریف لاؤ۔

مولوی محمد رضا خاں صاحب۔ مثنوی شریف لائے جناب میاں صاحب کے سامنے رکھدی۔ میاں صاحب نے ہاتھ سے ہٹا دی۔

ارشاد۔ حضرت بتائیے کہاں لکھا ہے۔

میاں صاحب۔ (مثنوی شریف اور ہٹا کر) اب اسی میں لکھا ہے ع

گہہ شہیدے دیدہ از... خر خر کے ساتھ شہید کا لفظ دیکھیے۔

ارشاد۔ یہ تو پر استہزا ہے (قرآن مجید میں) فرمایا ذق انک انت العزیز الکریم اسی حکایت کی سرخی میں ہے جان من ... را وبدی وکدورا ندیدی جناب نے یہ نہ دیکھا کہ مولانا کا ارشاد تو ہماری دلیل ہے جب ایک فاسقہ کی نسبت اکابر دین ایسے کلمات فرماتے ہیں تو گمراہانِ بددین زیادہ مستحق تشنیع و توہین ہیں۔

میاں صاحب۔ اب آپ ہی جو اپنے آپ کو عبد المصطفیٰ لکھتے ہیں۔

ارشاد۔ مسلمان کے ساتھ حسن ظن کی خوبی ہے رب العزۃ جل جلالہ نے قرآن عظیم میں جو فرمایا وَانْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اسے بھی شرک کہہ دیجیے (حضرت امام اہلسنت نے اپنے قصیدۂ اکسیر اعظم ۱۳۰۲ھ شرح مجیر معظم ۱۳۰۲ھ میں تحریر فرمایا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں حدیث نقل کی ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا کنت عبدہ وخادمہ میں حضور کا بندہ اور حضور کا خادم تھا اس مسئلہ کی بحث کافی اسی کتاب مستطاب میں ہے۔

عبدالمصطفیٰ احمد رضا عفی عنہ

میاں صاحب۔ جیز بھائی تمہیں اختیار ہے بُرا کہو بُرا سنو۔

ارشاد۔ کافر کو کافر رافضی کو رافضی خارجی کو خارجی وہابی کو وہابی ضرور کہا جائیگا اور وہ ہمیں بُرا کہیں تو اس کی کیا پرواہ۔ ہمارے پیشواؤں صدیق و فاروق کو انتقال فرمائے ہوئے تیرہ سو برس گزرے آج تک اُن کا بُرا کہنا نہیں چھوٹتا۔

میاں صاحب۔ ایسے ہی وہ بھی کہتے ہیں پھر اس سے کیا حاصل۔

ارشاد۔ ضرور حاصل ہے حدیث میں فرمایا اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس کیا فاجر کو بُرا کہنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اُسے کب پہچانیں گے فاجر کی بُرائیاں بیان کرو کہ لوگ اُس سے بچیں (یہ حدیث امام ابوبکر ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبۃ اور امام ترمذی محمد بن علی نے نوادر الاصول اور حاکم نے کتاب الکنیٰ اور شیرازی نے کتاب الالقاب اور ابن عدی نے کامل اور طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے سنن کبریٰ اور خطیب نے تاریخ میں حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خطیب نے رواۃ مالک میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔)

میاں صاحب۔ تو یہ تو فاسق کو کہا ہے۔

ارشاد۔ فسق عقیدہ فسق عمل سے بدرجہا بدتر ہے۔

میاں صاحب۔ بیشک۔

ارشاد۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب بدمذہبوں کو جہنمی بتایا۔ کلهم فی النار الا واحدۃ اب کیا نہ کہا جائیگا کہ رافضی گمراہ جہنمی ہیں۔

میاں صاحب۔ رافضی جہنمی نہیں۔

ارشاد۔ حدیث کا کیا جواب۔

میاں صاحب۔ (سکوت فرمایا)

فاجر کو بُرا کہنے سے پرہیز کرو گے تو لوگ اسے پہچانیں گے اور اس سے بچیں گے

فسق عقیدہ فسق عمل سے بدتر ہے

ارشاد - کیا آپ کے نزدیک ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کافر کہنے والا جہنمی نہیں۔

میاں صاحب - کون کہتا ہے کوئی نہیں۔

ارشاد - رافضی کہتے ہیں۔

میاں صاحب - کوئی رافضی ایسا نہیں کہتا۔

مولوی سید تصدق علی صاحب - چھپی ہوئی کتابیں تو موجود ہیں اور کوئی کہتا ہی نہیں۔

میاں صاحب - میرے وطن بارہ ہزار ملاقاتی اور عزیز رافضی ہیں کسی نے میرے سامنے اس کا اقرار نہیں کیا کوئی ایسا نہیں کہتا۔

سید مختار صاحب - حضرت وہ ضرور ایسا کہتے ہیں آپ کے سامنے تقیۃً کچھ اور کہدیا ہوگا۔

ارشاد - حضرت اب وجہ حمایت معلوم ہوئی۔

میاں صاحب - پھر بھائی تم انھیں برا کہو وہ تمھیں برا کہیں۔

ارشاد - اس کی پرواہ نہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جو آپ تک کہا جاتا ہے۔

میاں صاحب - ایسی ہی وہ بھی کہتے ہیں۔

ارشاد - آپ کے نزدیک یہود و نصاریٰ گمراہ ہیں یا نہیں۔

میاں صاحب - ہونگے۔

ارشاد - ہیں یا نہیں۔

میاں صاحب - ہوں گے (اللہ اللہ ضروریات دین میں بھی تامل)

سید مختار صاحب - اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ ایسے ہی وہ بھی آپ کو کہتے ہیں تو اہل باطل اگر اہل حق کو اہل باطل کہیں۔ اس سے اہل حق انھیں اہل باطل

کہنے سے باز نہیں رہ سکتے)

میاں صاحب۔ تشدد کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگلے زمانے میں رافضیوں نے سنیوں کو قتل کیا سنیوں نے رافضیوں کو مارا۔ ہمارے نزدیک دونوں مردود (اللہ اللہ کفریات بکنے والے کو گمراہ نہ کہے۔ رافضیوں کو جہنمی نہ بتائے مگر سُنّی ضرور مردود انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ارشاد۔ آپ ایسا فرمائیے مگر اہلسنت ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے۔

میاں صاحب۔ جب دونوں مسلمان ہیں اور باہم لڑے دونوں مردود ہوئے (سبحٰن اللہ اسی دلیل سے خارجیوں نے مولیٰ علی و اہل جمل و اہل صفین سب پر معاذ اللہ وہ حکم ناپاک لگایا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون)

ارشاد۔ بھلا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جو ایک دن میں پانچ ہزار کلمہ گو قتل فرمائے جو نہ صرف مسلمان بلکہ قرا و علما کہلاتے اسکی نسبت کیا ارشاد ہے۔

سید مختار صاحب۔ یہ بحث ختم نہ ہو گی اب تشریف لے چلیے اور اس جلسہ کو خوشی اور خوش اسلوبی پر ختم کیجیے۔

میاں صاحب۔ (کھڑے ہو کر تشریف لیجاتے وقت) ابوبکر صدیق کو کسی نے ان کے سامنے بُرا کہا لوگوں نے اسے قتل کرنا چاہا صدیق نے فرمایا کہ قتل میرے بُرا کہنے والے کے لیے نہیں ہے۔ (آگے تتمہ حدیث یوں ہے کہ جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے میاں صاحب یہیں تک پہنچے تھے کہ اس کے لیے ہے کہ اعلیٰحضرت قبلہ نے سبقت کر کے فرمایا) جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہے معاذ اللہ مرکر مٹی میں مل گئے۔

حاضرین۔ سوائے میاں صاحب۔ سب ہنسنے لگے۔

ارشاد۔ الحمد للہ ہم امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے تابع ہیں جنھوں نے

خوارج کو نہ گلے لگایا نہ بھائی بنایا بد مذہبی کے ہوتے ہوئے کچھ پاس نہ فرمایا۔

میاں صاحب۔ السلام علیکم۔

(جلسہ بالخیر ختم و تمام والحمد للہ)

مؤلف۔ حدیث میں ارشاد فرمایا اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ۔ بچو تہمت کی جگہوں سے یہ امر کسی کے ساتھ خاص نہیں سب مسلمانوں کو عام ہے وہ عام ہوں یا خاص اور ظاہر کہ اولیائے کرام مکلف ہیں تو وہ بھی مامور ہوئے پھر انہیں اس امر کا خلاف کیونکر جائز ہوگا اور پھر اس صورت میں صرف تہمت کے موقع سے بچنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کو بلا وجہ بدگمانی کا مرتکب کرنا بھی حرام ہے۔

ف: اس شبہ کا جواب کہ فرقہ ملامتیہ (اولیائے کرام کا ایک فرقہ) باوجود ممانعت حدیث مواضع تہمت سے کیوں نہیں بچتا اور اوروں کو بدگمانی میں کیوں ڈالتا ہے

ارشاد۔ شریعت میں احکام اضطرار احکام اختیار سے جدا ہیں سب جانتے ہیں کہ خمر و خنزیر حرام قطعی ہیں مگر ساتھ ہی ارشاد ہوا۔ اِلَّا مَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ۔ بھوک یا پیاس سے جان نکلی جاتی ہے اور کھانے یا پینے کو حرام کے سوا کچھ نہیں اب اگر ترک کرے تو گنہگار ہوگا اور حرام موت مریگا بلکہ فرض ہے کہ جان بچانے کی قدر استعمال کرے۔ یونہی اگر نوالہ اٹکا دم نکلا جاتا ہے اور اتارنے کو سوائے خمر کچھ نہیں شریعت کا کلیہ قاعدہ ہے۔ اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ۔ اللہ عزوجل کے ساتھ قلب کی محافظت اہم و اعظم فرائض سے ہے جب بحالت ضعف و تنگی ظرف اس کا حفظ بے ایسی کسی اظہار کے نہ بن پڑے تو یہ واجب ہوگا حقیقت فعل سے جاہل اُسے مرتکب حرام جانے گا حالانکہ وہ ایک مباح کر رہا ہے اور فعل سے واقف حال فاعل سے غافل اُسے موضع تہمت میں پڑتا لوگوں کو بدگمانی میں ڈالتا خلاف امر کرتا گمان کریگا حالانکہ وہ ادائے واجب اعظم کر رہا ہے کیا اپنے کسی عضو کا کاٹ ڈالنا حرام نہیں لیکن معاذ اللہ آکلہ ہو جائے تو کاٹ ڈالا جائیگا کہ اور بدن محفوظ رہے۔ حضرت سیدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سو اشرفیاں ملیں کنارہ دجلہ پر ایک صاحب خط بنوا رہے تھے انکو دیں قبول نہ کیں حجام کو دیں کہا میں نے انکا خط اللہ عزوجل کے لیے بنایا

ف: شریعت میں احکام اضطرار احکام اختیار سے جدا ہیں

چاہا ہے اُس پر نہ لونگا شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس مال سے فرمایا کہ تو ایسی ہی چیز ہے جسے کوئی قبول نہیں کرتا اور دریا میں پھینکدیا جاہل گمان کریگا کہ تضیع مال ہوئی حاشا بلکہ حفظ قلب کہ اُس وقت یہی اُس کا ذریعہ تھا دو صاحب سامنے تھے کسی نے قبول نہ کیا اب اُنکو پاس رکھتے اور ایسے فقیر کی تلاش میں نکلتے جو قبول کرلیتا اور مصیبت میں نہ اُٹھانا اتنی دیر تک کی زندگی پر تم لوگوں کو اطمینان ہوتا ہے وہاں ہر آن موت پیش نظر ہے اور ڈرتے ہیں کہ اس وقت آجائے اور اس غیر خدا کا خطرہ قلب میں ہو جنگل میں پھینکدیتے تو نفس کا تعلق قطع نہ ہوتا کہ ابھی دست رس رہتی اب بتایئے سوا اس کے اُن کے پاس کیا چارہ تھا کہ اُس سے فوراً فوراً اس طرح ہاتھ خالی کرلیں کہ نفس کو یاس ہو جائے اور اُس کے خیال سے باز آئے یہ صفائے قلب و دفع خطرۂ غیر کی دولت کروروں اشرفیوں بلکہ تمام ہفت اقلیم کی سلطنت سے کروروں درجہ اعلیٰ و افضل ہے کیا اگر سو اشرفیاں خرچ کرکے سلطنت یہ ملی کوئی اُسے تضیع مال کہہ سکتا ہے بلکہ بڑی دولت کا بہت ارزاں حاصل کرنا ہی یہاں ہے۔

عرض۔ وحدۃ الوجود کے کیا معنے ہیں۔

ارشاد۔ وجود بمعنی بالذات واجب تعالےٰ کے لیے ہے اُس کے سوا جتنی موجودات ہیں سب اُسی کی ظل پر تو ہیں تو حقیقۃً وجود ایک ہی ٹھہرا۔

عرض۔ اس کا سمجھنا تو کچھ دشوار نہیں پھر یہ مسئلہ اسقدر مشکل کیوں مشہور ہے۔

ارشاد۔ اس میں غور و تامل یا موجب حیرت ہے یا باعث ضلالت اگر اس کی تھوڑی بھی تفصیل کروں تو کچھ سمجھ میں نہ آئے گا بلکہ اوہام کثیرہ پیدا ہو جائیں گے اس کے بعد کچھ مثالیں بیان فرمائیں اُن میں سے ایک یاد رہی۔ مثلاً روشنی بالذات آفتاب و چراغ میں ہے زمین و مکان اپنی ذات میں بے نور ہیں مگر بالعرض آفتاب کی وجہ سے تمام دُنیا منور اور چراغ سے سارا گھر

ف۔ الفرار کے ساتھ قلب کی حفاظت اعظم از الفرائض ہے

ف۔ وحدۃ الوجود کے معنے

ف۔ وحدۃ الوجود کی ایک مثال

روشن ہوتا ہے اُن کی روشنی انھیں کی روشنی ہے ان کی روشنی اُن سے اُٹھالی جائے وہ بھی تاریک محض رہ جائیں ۔

عرض - یہ کیونکر ہوتا ہے کہ ہر جگہ صاحب مرتبہ کو اللہ ہی اللہ نظر آتا ہے ۔

ارشاد - اس کی مثال یوں سمجھیے کہ جو شخص آئینہ خانہ میں جائے وہ ہر طرف اپنے آپ ہی کو دیکھے گا اس لیے کہ یہی اصل ہے اور جتنی صورتیں ہیں سب اسی کے ظل ہیں مگر یہ صورتیں اُس کی صفات ذات کے ساتھ متصف نہ ہونگی مثلاً سُننے والی دیکھنے والی وغیرہ وغیرہ نہ ہونگی اس لیے کہ یہ صورتیں صرف اُس کی سطح ظاہری کی ظل ہیں - ذات کی نہیں اور سمع و بصر ذات کی صفتیں ہیں سطح ظاہر کی نہیں لہذا جو اثر ذات کا ہے وہ ان ظلال میں پیدا نہوگا بخلاف حضرت انسان کہ یہ ظل ذات باری تعالےٰ ہے لہذا اظلال صفات سے بھی حسب استعداد بہرہ ور ہے ۔

مؤلف - حضور یہ اب بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ ہر جگہ خدا کیونکر دیکھتے ہیں اگر ان ظلال و عکوس کو کہا جاوے تو یہ اتحاد ہے وحدت نہیں اور اتحاد کھُلا الحاد و زندقہ ہے اور اگر یہ ظلال و عکوس کو نہیں دیکھتے بلکہ انھیں عدم محض میں سلاتے ہیں ایک اللہ کا جلوہ نظر آتا ہے - تو یہ خود بھی ایک ظل ہیں یہ بھی معدوم ہوئے تو نہ ناظر رہا نہ نظر پھر یہ کہ اللہ تعالےٰ کو دیکھنے کے کیا معنے وہ اس سے پاک ہے کہ کسی کی نظر اُسے احاطہ کرے وہ سب کو محیط ہے نہ کہ محاط یہ میرا ایمان ہے کہ قیامت میں انشاء اللہ تعالیٰ دیدار الٰہی سے ہم مسلمان فیضیاب ہونگے مگر یہ نہیں سمجھ سکتا کہ رویت کیونکر ممکن ہے جبکہ احاطہ ناممکن اگر یہ کہا جائے کہ منظور کو نظر کا محیط ہوجانا کچھ ضرور نہیں مثلاً فلک ہے کہ اس کا ایک حصہ انسان کی نظر میں سما سکتا ہے جہاں تک اُس کی نظر پہنچتی ہے تو یہ نظر یہ وہاں جاری نہیں کہ وہ تجزی سے پاک ہے میں اپنا ما فی الضمیر اچھی طرح پر ظاہر نہ کرسکا مگر یہ جانتا ہوں کہ حضور میرے

ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے میرا مطلب خیال فرما لیں گے۔

ارشاد۔ ظلال وعکوس مرآت ملاحظہ ہیں مرآت کا مرئی سے متحد ہونا کیا ضرور علم بالوجہ میں وجہ مرآت ملاحظہ ہوتی ہے حالانکہ ذوالوجہ سے متحد نہیں بلاشبہہ آئینہ میں جو اپنی صورت دیکھتے ہو کیا اس میں کوئی صورت ہے۔ نہیں بلکہ شعاع بصری آئینہ پر پڑ کر واپس آئی ہے۔ اور اس رجوع میں اپنے آپکو دیکھتی ہے لہذا دہنی جانب بائیں اور بائیں دہنی معلوم ہوتی ہے۔ تو آئینہ تمھارا عین نہیں مگر دکھایا اس نے تمھیں کو ظلال اپنی ذات میں معدوم ہیں کہ کسی کی ذات مقتضی وجود نہیں کُلُّ شَیۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ مگر وجود عطائی سے ضرور موجود ہیں اسلام کا پہلا عقیدہ ہے کہ حَقَائِقُ الۡاَشۡیَاءِ ثَابِتَةٌ نظر سے ساقط ہونا واقع سے عدم نہیں کہ نہ ناظر رہے نہ نظر فی الواقع اس مشاہدہ میں خود اپنی ذات بھی ان کی نگاہ میں نہیں ہوتی اہلسنت کا ایمان ہے کہ قیامت وجنت میں مسلمانوں کو دیدار الٰہی بے کیف وبے جہت وبے محاذات ہوگا قال اللہ تعالٰی وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ کچھ موکھ تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے ہوئے۔ کفار کے حق میں فرماتا ہے۔ کَلَّآ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ ہاں بیشک وہ اس دن اپنے رب سے حجاب میں رہیں گے یہ کافروں پر عذاب بیان فرمایا گیا ہے تو ضرور مسلمان اس سے محفوظ ہیں۔ بصر احاطہ مرئی نہیں چاہتی آیہ کریمہ لَا تُدۡرِکُهُ الۡاَبۡصَارُ وَهُوَ یُدۡرِكُ الۡاَبۡصَارَ کا یہی مفاد ہے کہ وہ ابصار وجملہ اشیا کا محیط ہے اسے بصر اور کوئی شے محیط نہیں فلاک وغیرہ کی مثالیں اس کے بیان کو ہیں کہ بصر کو احاطہ لازم نہیں نہ یہ کہ وہاں بھی عدم احاطہ معاذ اللہ اسی طرح کا ہے وہاں بھی عدم ادراک حقیقت وکنہ ہی رہا یہ کہ رویت کیونکر" یہ کیف سے سوال ہے وہ اور اس کی رویت کیف سے پاک ہے پھر کیونکر کو کیا دخل ہے۔

وجود ظلال و انعکاس کا شبہہ اور اس کا نفیس جواب

دیدار الٰہی ہوگا مگر بے کیف کیونکہ وہ اور اس کی رویت کیف سے پاک ہے

عرض - ذات باری کے پرتو تو صرف حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں چنانچہ شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ جلد ثانی کے خاتمہ میں فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام مظہر صفات الٰہیہ ہیں اور عامہ مخلوق مظہر اسماء الٰہیہ ہے - وسید کل مظہر ذات حق ست وظہور حق در وے بالذات ست تو تمام مخلوق ظلال ذات کس طرح ہوگی -

ارشاد - اسماء مظہر صفات ہیں اور صفات مظہر ذات اور مظہر کا مظہر مظہر ہے تو سب خلق مظہر ذات ہے اگرچہ بواسطہ یا بوسائط شیخ کا کلام مظہر ذات بلاواسطہ میں ہے وہ نہیں مگر حضور مظہر اول صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے لفظ دیکھیے کہ ظہور حق در وے بالذات ست -

عرض - دو شخصوں میں کچھ روپیہ کا جھگڑا تھا چودھری نے صلح کرادی اور مدعی کو مدعا علیہ سے روپے مل گئے اور برادری میں یہ دستور ہے کہ جب چودھری تصفیہ کراتا ہے تو اپنا کچھ حق مقرر کر رکھا ہے وہ لیتا ہے چنانچہ اس صلح میں بھی چودھری اپنے حق کا طالب ہوا اُس نے دینے سے انکار کیا جب اس نے اصرار کیا تو اُس نے سب روپے چودھری کو دیدیے چودھری نے کہا کہ میں صرف اپنا حق لونگا سب نہ لونگا اُس نے کہا میں خوشی سے دیتا ہوں چودھری نے وہ سب روپے لے لیے بعد اس واقعہ کے مدعی نے کچہری میں نالش دائر کی کہ مجھے روپیہ نہیں ملے اور دو شخصوں نے جو اس واقعہ میں موجود تھے اور جن کے سامنے روپے دیے گئے تھے قسم کھا کر شہادت کی کہ اسکو روپے نہیں ملے ان سب کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے -

ارشاد - مدعی سے چودھری کو روپیہ لینا حرام ہے ہاں اپنی خوشی سے دے تو مضائقہ نہیں اور مدعی اور گواہوں پر توبہ فرض ہے کہ جھوٹا دعویٰ کیا اور جھوٹی گواہی دی اور جھوٹی قسم کھائی -

مؤلف - رشوت بھی اپنی خوشی سے دی جاتی ہے بلکہ چودھری نے تو مانگا اور مدعی نے انکار کیا پھر جب چودھری کا بہت اصرار ہوا تو اُس نے سب دیدیے جس سے معلوم ہوا کہ وہ ناخوش

تھا اور یہ کہ خوشی سے دیتا ہوں جھوٹ تھا اور رشوت تو بغیر طلب خود دیجاتی ہے پھر یہ کیوں جائز ہوا اور وہ تو حرام ہی ہے اور چودھری کو جو پہلے لینا حرام تھا اسکی وجہ بھی نیت رشوت ہوگی۔

ارشاد۔ انسانی خواہش وہاں تک معتبر ہے جہاں تک نہی شرعی نہ ہو رشوت شرع نے حرام فرمائی ہے وہ کسی کی خوشی سے حلال نہیں ہوسکتی صحیح حدیث میں فرمایا اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ کِلَاہُمَا فِی النَّارِ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں چودھری جو صلح ہوجانے پر صلح کرانے کا معاوضہ لیتے ہیں وہ رشوت نہیں ہے بلکہ ایک ناجائز اُجرت ہے جاہلان بے تمیز ایسی جگہ حق کا لفظ بولتے ہیں یہانتک کہ رشوت خوار بھی یہی کہتا ہے کہ ہمارا حق دلوائیے یہ کفر ہے کہ حرام کو حق کہا۔ ورع کا مرتبہ وہی ہے جو تم نے کہا کہ ظاہر انداز سے مظنون ہوتا ہے کہ اسکا یہ دینا حقیقۃً خوشی سے نہ تھا اگرچہ بظاہر صاف کہہ رہا ہے کہ میں خوشی سے دیتا ہوں مگر شریعت مطہرہ میں زبان مظہر مافی الضمیر مانی گئی ہے وہ جو کچھ ہے قیاسی دلالت ہے اور یہ کہ خوشی سے دیتا ہوں صریح تصریح ہے اور فتاوے قاضی خاں وغیرہ میں مصرح ہے اَلصَّرِیْحُ یَفُوْقُ الدَّلَالَۃَ صریح کے آگے دلالت نہ لی جائیگی فقہ میں بہت مسائل اس پر مبنی ہیں کہ خانیہ و ہندیہ و درمختار میں ہیں اور تمام کتاب الحیل کی بنا ہی اس پر ہے ورنہ اصل غرض قلبی اس عقد ملفوظ کے مطابق نہیں ہوتی درزی سے کپڑا سلوایا اور اُجرت دینے کا کچھ ذکر نہ آیا اُجرت واجب ہوگئی کہ اس کا پیشہ ہی دلیل اُجرت ہے لیکن اگر اس نے کہدیا تھا کہ میں تم سے اُجرت نہیں چاہتا اب نہیں لے سکتا اگرچہ دوستانہ میں کہا ہو اگرچہ ایسی صورت میں غالباً یہ کہنا دل سے نہیں ہوتا بلکہ محض مروت و لحاظ۔ حتی الامکان مسلمان کا حال صلاح پر محمول کرنا واجب ہے قیاس سے ٹھہرالینا کہ اس نے خوشی سے دینا جھوٹ کہا اس کی طرف تین کبیروں کی نسبت ہے ایک تو جھوٹ دوسرے دھوکا دینا کہ دیا ناراضی سے اس کی رضا ظاہر کی تیسرے حرام مال دینا جس کا لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے لہذا اس کا قول واقعیت پر محمول کرینگے۔

عرض۔ حضور قسم کا کفارہ کچھ نہیں۔

ارشاد - اس صورت میں کفارہ کچھ نہیں - تو بہ ہے - کفارہ اُس قسم کا ہوتا ہے جو آیندہ کے لیے کسی کے کرنے نہ کرنے پر کھائی اور اُس کے خلاف کیا گزشتہ پر قسم کھانے سے کفارہ نہیں -

مؤلف - شب جمعہ میں اعلیٰ حضرت مدظلہ کے چھوٹے بھائی مولانا محمد رضا خاں صاحب تشریف لائے اور عرض کیا کہ آج ایک اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ سلطنت بخارا شریف روسیوں سے منتقل ہو کر سلطان المعظم کے زیر اثر آ گئی ہے اس پر ارشاد ہوا کہ یہ ایک قدیمی اسلامی سلطنت ہے جہاں بڑے بڑے ائمہ و مجتہدین گزرے ہیں اور جن کے برکات اس وقت تک یہ موجود ہیں کہ ایک وقت میں سب جگہ اذان ہوتی ہے اور ایک ہی وقت میں نماز ہوتی ہے دکاندار اور کاروباری لوگ اپنا اپنا کام فوراً چھوڑ کر شامل جماعت ہو جاتے ہیں پھر اسی تذکرہ سلطنت بخارا میں فرمایا کہ میں ایک روز حکیم وزیر علی صاحب کے یہاں قریب دس بجے دن کے جا رہا تھا میری عمر اُس وقت جیلانی (اعلیٰ حضرت مدظلہ کے پوتے یعنی برخوردار ابراہیم رضا خاں) کے برابر تھی (دس سال) کہ سامنے سے ایک بزرگ سفید ریش نہایت شکیل و وجیہ تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا - سنتا ہے بچے آجکل عبد العزیز ہے اس کے بعد عبد الحمید اور اُس کے بعد عبد الرشید ہوگا اور فوراً نظر سے غائب ہو گئے چنانچہ اس وقت تک اُن بزرگ کا قول بالکل مطابق ہوا ایسے ہی ایک صاحب مسجد کے قریب ملے میرے بچپن کا زمانہ تھا مجھے بہت دیر تک غور سے دیکھتے رہے پھر فرمایا کہ تو رضا علی خاں کا کون ہے میں نے کہا پوتا فرمایا - جبھی - اور فوراً تشریف لے گئے -

عرض - نماز فرض سے قبل کی سنتیں نہ ملنے سے کیا وہ قضا ہو جاتی ہیں -

ارشاد - اپنے وقت سے قضا سمجھی جائیں گی نہ وقت نماز سے

عرض - کیا ائمہ مجتہدین میں اختلاف ہے - جو ہاتھوں کے باندھنے میں اختلاف ہے کہ بعض سینہ پر اور بعض ناف پر باندھتے ہیں -

ارشاد - خربوزہ کھائیے فالیز سے کیا غرض اس میں نہ پڑیے جو کچھ ائمہ نے فرمایا مطابق

شرع ہے ہر ایک کو امام کی تقلید چاہیے۔

عرض۔ حبیب اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ حاصل ہونیکا طریقہ کیا ہے؟

ارشاد۔ درود شریف کی کثرت شب میں اور سونے وقت کے علاوہ ہر وقت تکثیر رکھے بالخصوص اس درود شریف کو بعد عشا سو بار یا جتنی بار پڑھ سکے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ۵

حصول زیارت اقدس کے لیے اس سے بہتر صیغہ نہیں مگر خالص تعظیم شان اقدس کے لیے پڑھے اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو آگے اُن کا کرم بیحد و بے انتہا ہے

فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب ❊ کہ حیف باشد از و غیر او تمنائے

پھر ایک مسئلہ معمولی پیش ہوا جس کے اخیر میں لکھا تھا کہ جواب بحوالۂ کتب ارقام فرمایا جائے۔

ارشاد۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بھی استفتا پیش ہوتے تھے جن کے جواب فرما دیے جاتے تھے حوالۂ کتب وہاں کہاں تھا اور آجکل مدلل مفصل صفحہ سطر دریافت کرتے ہیں حالانکہ سمجھنے کچھ بھی نہ ہوں۔

عرض۔ حضور ایک استغاثہ پیش کرنا ہے اس کے واسطے کونسا دن مناسب ہے؟

ارشاد۔ اس کے لیے کوئی خاص دن مقرر نہیں البتہ حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جو شخص کسی حاجت کو ہفتہ کے دن صبح کے وقت قبل طلوع آفتاب اپنے گھر سے نکلے تو اُس کی حاجت روائی کا میں ضامن ہوں۔

عرض۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر حاجت کے لیے ارشاد فرمایا ہے۔

تاجدار مدینہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت شریف ہونے کا آسان عمل

ارشاد - ہاں جائز حاجت ہونا چاہیے -

عرض - الم کے پارے میں ایک جگہ عَذَابٌ عَظِیْمٌ آیا ہے اگر نماز میں اَلِیْمٌ پڑھا ہو جائے گی یا نہیں -

ارشاد - ہاں ہو جائے گی نماز اُس غلطی سے جاتی ہے جس سے معنے فاسد ہو جائیں -

عرض - نماز میں اگر بسم اللہ شریف بالجہر نکل جائے تو کیا حکم ہے -

ارشاد - بلاقصد نکل جائے تو خیر ورنہ قصداً مکروہ -

عرض - دو مسجدیں قریب قریب ہیں ایام بارش میں ایک شہید ہو گئی اب اُسکا سامان دوسری مسجد میں کہ وہ بھی شکستہ حالت میں ہے لگا سکتے ہیں یا نہیں -

ارشاد - ناجائز ہے حتی کہ ایک مسجد کا لوٹا بھی دوسری مسجد میں لیجانے کی ممانعت ہے مسلمانوں پر دونوں کا بنانا اور آباد کرنا فرض ہے اور اسقدر قریب بنانے کی ضرورت ہی کیا -

عرض - حضور مسجد کے نام سے چندہ وصول کر کے خود کھائے تو کیا حکم ہے -

ارشاد - جہنم کا مستحق ہے -

عرض - اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں پختہ قبر بنوا کر تیار کر رکھے یہ جائز ہے یا ناجائز -

ارشاد - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مریگا قبر تیار رکھنے کا شرعاً حکم نہیں البتہ کفن سلوا کر رکھ سکتا ہے کہ جہاں کہیں جائے اپنے ساتھ لیجائے اور قبر ہمراہ نہیں رہ سکتی -

عرض - جمعہ و عیدین کا خطبہ مع بسم اللہ جائز ہے -

ارشاد - اَعُوْذُ بِاللہِ آہستہ پڑھے اُس کے بعد خطبہ پڑھے -

عرض - اگر نماز کے وقت عمامہ باندھ لے اور سنتوں کے وقت اتار لے کہ دوسر کا گمان ہے تو جائز ہے یا نہیں -

ارشاد - خیر مگر اسے یہ ہے کہ نہ اتارے ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بغیر عمامہ کے

برابر ہی (اسی بیان میں ارشاد ہوا کہ) درد سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو ہوتے تھے ایک ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درد سر ہوا آپ نے اس شکریہ میں تمام رات نوافل میں گزار دی کہ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ نے مجھے وہ مرض دیا جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو ہوتا تھا اللہ اکبر یہاں یہ حالت کہ اگر برائے نام درد معلوم ہوا تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جلد نماز پڑھ لیں پھر فرمایا جو مرض یا تکلیف جسم کے جس موضع پر ہوتی ہے وہ زیادہ کفارہ اُسی موقع کا ہے کہ جس کا تعلق خاص اُس سے ہی لیکن بخار وہ مرض ہے کہ تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے جس سے باذنہ تعالیٰ تمام رگ رگ کے گناہ نکال لیتا ہے الحمد للہ کہ مجھے اکثر حرارت و درد سر رہتا ہے۔

ف: مرض مسلمان کے گناہوں کا کفارہ ہے خصوصاً بخار

عرض۔ حضور خلفائے راشدین کے زمانے میں بھی فرقہ وہابیہ تھا۔

ارشاد۔ ہاں یہی وہ فرقہ ہے جسے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فہمائش کی اجازت چاہی تھی اور بحکم امیر المؤمنین تشریف لے گئے اور اُن سے پوچھا کیا بات امیر المؤمنین کی تمکو ناپسند آئی اُنھوں نے کہا واقعہ صفین میں ابو موسیٰ اشعری کو حَکَم بنایا یہ شرک ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ حکم نہیں مگر اللہ کے لیے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اسی قرآن کریم میں یہ آیت بھی تو ہے فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا زن و شوہر میں خصومت ہو ایک حَکَم اُس کی طرف سے بھیجو ایک حَکَم اُس کی طرف سے اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ اُن میں میل کر دیگا۔ دیکھو وہی طریقہ استدلال ہے جو وہابیہ کا ہوتا ہے کہ علم غیب و امداد وغیرہما میں ذاتی و عطائی کے فرق سے آنکھ بند اور نفی کی آیتوں پر دعوی ایمان اور اثبات کی آیتوں سے کفر۔ اس جواب کو سن کر اُن میں سے پانچ ہزار تائب ہوئے اور پانچ ہزار کے سر پر موت سوار تھی وہ اپنی شیطنت پر قائم رہے امیر المؤمنین نے اُن کے قتل کا حکم فرمایا

ف: وہابیہ عہد حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی ابتدا

امام حسن و امام حسین اور دیگر اکابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اُن کے قتل میں تامل ہوا کہ یہ قوم رات بھر تہجد اور دن بھر تلاوت میں بسر کرتی ہے ہم کیونکر ان پر تلوار اُٹھائیں مگر امیر المومنین کو تو حضور عالم ماکان و مایکون صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دیدی تھی کہ نماز روزہ وغیرہ ظاہری اعمال کے بشدت پابند ہونگے باایں ہمہ دین سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے قرآن پڑھیں گے مگر اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا۔ امیر المومنین کے حکم سے لشکر اُن کے قتل پر مجبور ہوا عین معرکہ میں خبر آئی کہ وہ نہر کے اُس پار اتر گئے امیر المومنین نے فرمایا واللہ اُن میں سے دس اُس پار نہ جانے پائیں گے سب اسی طرف قتل ہونگے جب سب قتل ہو چکے امیر المومنین نے لوگوں کے دلوں میں اُن کے تقوے و طہارت و تہجد و تلاوت کا وہ خدشہ دفع کرنے کے لیے فرمایا تلاش کرو اگر ان میں ذوالثدیہ پایا جائے تو تم نے بدترین اہل زمین کو قتل کیا اور اگر وہ نہو تو تم نے بہترین اہل زمین کو قتل کیا تلاش کیا گیا لاشوں کے نیچے نکلا جس کا ایک ہاتھ پستانِ زن کے مشابہ تھا امیر المومنین نے تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجالائے اور لشکر کے دل کا شبہہ اس غیب کی خبر بتانے اور مطابق آنے سے زائل ہو گیا کسی نے کہا حمد ہے اُسے جس نے اُن کی نجاست سے زمین کو پاک کیا امیر المومنین نے فرمایا کیا سمجھتے ہو کہ یہ لوگ ختم ہو گئے ہرگز نہیں ان میں سے کچھ ماں کے پیٹ میں ہیں کچھ باپ کی پیٹھ میں۔ جب ان میں سے ایک گروہ ہلاک ہو جائیگا دوسرا سر اُٹھائیگا حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُھُمْ مَعَ الدَّجَّالِ یہاں تک کہ اُن کا پچھلا گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا یہی وہ فرقہ ہے کہ ہر زمانہ میں نئے رنگ نئے نام سے ظاہر ہوتا رہا اور اب اخیر وقت میں وہابیہ کے نام سے پیدا ہوا ان کی جو جو علامتیں صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمائی ہیں سب اُن میں موجود ہیں تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَکُمْ عِنْدَ صَلٰوتِھِمْ وَصِیَامَکُمْ عِنْدَ صِیَامِھِمْ وَاَعْمَالَکُمْ

عِنْدَ اَعْمَالِهِمْ تم اُن کی نماز کے آگے اپنی نماز کو حقیر جانو گے اور اُن کے روزوں کے آگے اپنے روزوں کو اور اُن کے اعمال کے آگے اپنے اعمال کو یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ قرآن پڑھیں گے اُن کے گلوں سے نیچے نہ اُتریگا یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ بظاہر وہ بات کہیں گے کہ سب کی باتوں سے اچھی معلوم ہو یا مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ بات بات پہ حدیث کا نام لیں گے اور حال یہ ہوگا کہ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اُن کی علامت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر سر مونڈے مُشَمِّرِی الْاُزُرِ گھٹنی ازار وں والے ان کے پیشوا ابن عبدالوہاب نجدی کو سر منڈانے میں یہاں تک غلو تھا کہ عورت اُس کے دین ناپاک میں داخل ہوتی اُس کا بھی سر منڈا دیتا کہ یہ زمانہ کفر کے بال ہیں انھیں دور کر یہاں تک کہ ایک عورت نے کہا جو مرد تمھارے دین میں آتے ہیں اُن کی داڑھیاں منڈوا یا کرو کہ وہ بھی زمانہ کفر کے بال ہیں اُس وقت سے باز آیا اور اب وہابیہ کو دیکھیے اُن میں اکثر وہی سر منڈائے اور گھٹنے پائچے والے ہیں (اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ) غزوہ حنین میں حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جو غنائم تقسیم فرمائے اُس پر ایک وہابی نے کہا کہ میں اس تقسیم میں عدل نہیں پاتا کیونکہ کسی کو زیادہ کسی کو کم عطا فرمایا اس پر فاروق اعظم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اجازت دیجیے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں فرمایا کہ اسے رہنے دے کہ اس کی نسل سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں (وہابیہ کی طرف اشارہ فرمایا) اُس سے فرمایا افسوس اگر میں تجھپر عدل نہ کروں تو کون عدل کریگا اور فرمایا اللہ رحم فرمائے میرے بھائی موسے پر کہ اس سے زائد ایذا دیے گئے علما فرماتے ہیں حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ایک اُس دن کی عطا سخی بادشاہوں کی عمر بھر کی داد و دہش سے

زائد ہتی جنگل غنائم سے بھرے ہوئے ہیں اور حضور عطا فرما رہے ہیں اور مانگنے والے ہجوم کرنے چلے آتے ہیں اور حضور پیچھے ہٹتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب سب اموال تقسیم ہو لیے ایک اعرابی نے ردائے مبارک بدن اقدس پر سے کھینچ لی کہ شانہ و پشت مبارک پر اُس کا نشان بن گیا اُس پر اتنا فرمایا اے لوگو جلدی نہ کرو واللہ کہ تم مجھکو کسی وقت بخیل نہ پاؤ گے حق ہے اے مالک عرش کے نائب اکبر قسم ہے اُس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ دونوں جہان کی نعمتیں حضور ہی کی عطا ہیں دونوں جہان کی نعمتیں حضور ہی کی عطا ہیں دونوں جہان حضور کی عطا سے ایک حصّہ ہیں ؎

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا ✧ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

بیشک دنیا و آخرت حضور کی بخشش سے ایک حصّہ ہیں اور لوح و قلم کے تمام علوم ما کان و ما یکون حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا صلی اللہ تعالیٰ علیك وسلم وعلیٰ آلك وصحبك وبارك وكرّم - **ایک روز** بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام حاضر ہیں ایک شخص آیا اور کنارہ مجلس اقدس پر کھڑے ہوکر مسجد میں چلا گیا ارشاد فرمایا کہ کون ہے کہ اسے قتل کرے صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اُٹھے اور جاکر دیکھا وہ نہایت خشوع و خضوع سے نماز پڑھ رہا ہے صدیق اکبر کا ہاتھ نہ اُٹھا کہ ایسے نمازی کو عین نماز کی حالت میں قتل کریں واپس حاضر ہوئے اور سب ماجرا عرض کیا ارشاد فرمایا کون ہے کہ اسے قتل کرے فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اُٹھے اور اُنھیں بھی وہی واقعہ پیش آیا حضور نے پھر ارشاد فرمایا کون ہے کہ اسے قتل کرے مولیٰ علی اُٹھے اور عرض کی کہ یارسول اللہ میں فرمایا ہاں تم - اگر تمھیں ملے - مگر تم اُسے نہ پاؤ گے یہی ہوا - مولیٰ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جبتک جائیں وہ نماز پڑھکر چلتا ہوا - ارشاد فرمایا اگر تم اُسے قتل کردیتے تو امت پر سے بڑا فتنہ اُٹھ جاتا یہ تھا وہا بیہ کا باپ جس کی ظاہری و معنوی نسل آج دُنیا کو گندہ کر رہی ہے اُس نے مجلس

اقدس کے کنارے پر کھڑے ہو کر ایک نگاہ سب پر کی اور دل میں یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ مجھ جیسا ان میں ایک بھی نہیں۔ یہ غرور تھا اُس خبیث کو اپنی نماز و تقدس پر اور نہ جانا کہ نماز ہو یا کوئی عمل صالح وہ سب اس سرکار کی غلامی و بندگی کی فرع ہے جب تک اُن کا غلام نہ ہولے کوئی بندگی کام نہیں دے سکتی ولہذا قرآن عظیم میں اُن کی تعظیم کو اپنی عبادت سے مقدم رکھا کہ فرمایا لِتُؤْمِنُوا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۝ تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ و رسول پر اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو یعنی نماز پڑھو تو سب میں مقدم ایمان ہے کہ بے اُس کے تعظیم رسول مقبول نہیں اُس کے بعد تعظیم رسول ہے کہ بے اُس کے نماز اور کوئی عبادت مقبول نہیں یوں تو عبد اللہ تمام جہان ہے مگر سچا عبد اللہ وہ ہے جو عبد مصطفےٰ ہے ورنہ عبد شیطان ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مؤلف۔ ایک روز مولوی سعید احمد ابن مولوی فتح محمد صاحب نائب لکھنوی اعلیٰحضرت مدظلہ سے آ کر دست بوس ہوئے اور قربانی کی کھال کے بارے میں دریافت کیا کہ مدارس میں دیجا سکتی ہیں یا نہیں۔ ارشاد ہوا بلاشبہ ان کا صرف مدرسہ میں جائز ہے۔ مولوی صاحب نے صاحب ہدایہ کا قول نقل کیا کہ اُن کے نزدیک قربانی کی کھال بیچنے سے اُس کی قیمت کا صدقہ واجب ہو جاتا ہے اور صدقات واجبہ کا مصرف مصرف زکاۃ ہے اور مصرف زکاۃ میں تملیک فقیر شرط ہے اس پر ارشاد فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہے کہ تمول کے لیے بیچے کہ وہ بوجہ تقرب صالح تمول نہ رہی بخلاف اُس صورت کے کہ فی سبیل اللہ مصارف خیر میں صرف کے لیے بیچے کہ یہ بھی قربت ہی اور یہاں قربت ہی مقصود ہے علاوہ بریں مدارس میں دینا بیچکر ہی ضرور نہیں اکثر کھالیں مدارس میں بھیج دیتے ہیں اور کھال تو غنی کو بھی دے سکتا ہے پھر مدرسہ دینیہ نے کیا قصور کیا ہے اُس وقت مولنٰنا مولوی حسنین رضا خاں صاحب

قربانی کی کھال مدارس یا جو امور خیر میں صرف کر سکتا ہے

بھی حاضر خدمت تھے انھوں نے عرض کی کہ جب صدقات واجبہ میں تملیک شرط ہو تو زکاۃ اور ایسے صدقات مدارس میں کیونکر صرف کیے جاسکیں گے۔

ارشاد۔ مہتمم کو چاہیے کہ زکاۃ وصدقات واجبہ کی رقوم سے ضرورت پر طلبا کو کتابیں خرید دے اور انھیں مالک بنا دے یا یہ کہ جو کھانا طلبا کو مدرسہ سے بطریق اباحت دیا جاتا ہے طلبا کو پہلے روپیہ دیکر مالک بنا دے پھر وہ روپیہ مہتمم کو واپس کریں اور کھانے میں شریک ہو جائیں البتہ مدرسین کی تنخواہ وغیرہ میں یہ روپیہ صرف کرنا جائز نہیں۔

عرض۔ حضور اگر قرآن عظیم صندوق میں بند ہو اور ریل کا سفر یا کسی دوسری سواری میں سفر کر رہا ہے اور تنگی جگہ کے باعث مجبور ہے تو ایسی صورت میں صندوق نیچے رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ہرگز نہ رکھے انسان خود مجبوریاں پیدا کر لیتا ہے ورنہ کچھ دشوار نہیں جسکے دلمیں قرآن عظیم کی عظمت ہے وہ ہر طرح سے اُس کی تعظیم کا خیال رکھیگا۔

عرض۔ وقت عصر میں کراہت کس وقت آتی ہے۔

ارشاد۔ غروب آفتاب سے بیس ۲۰ منٹ قبل تک کراہت نہیں یعنی سلام کے بعد بیس منٹ غروب میں باقی رہیں اُس کے بعد کراہت ہے کہ اس وقت نگاہ بھی آفتاب پر نگاہ جمنے لگتی ہے۔

عرض۔ ایک شخص نے نماز میں سورہٴ زِلزال و عٰادیات پڑھیں اور اثقال اور بُعْثِرَتْ کی ث کو س کے مخرج سے ادا کیا اور ادی کی ح کو ہ اور ضبحا کے ض کو دعم بھی نہیں پڑھا بلکہ صریح د بنا پڑھا اور حُصِّلَ کے ص کو مشابہ س اس صورت میں اعادہ نماز کا ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ نماز نہ ہوئی پھر پڑھے۔

فائدہ زکاۃ و صدقات واجبہ مدارس میں کس طرح صرف ہوں

فائدہ قرآن مجید کو صندوق میں نیچے رکھنا

فائدہ وقت عصر میں کراہت کا وقت

فائدہ مسئلہ قرأت

عرض ۔ بعض حاضرین نے عرض کیا کہ حضور دُنیوی مکروہات نے ایسا گھیرا ہے کہ روز ارادہ کرتا ہوں آج قضا نمازیں ادا کرنا شروع کر دوں گا مگر نہیں ہوتا کیا یوں ادا کروں کہ پہلے تمام نمازیں فجر کی ادا کر لوں پھر ظہر کی پھر اور اوقات کی تو کوئی حرج ہے مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں ایسی حالتیں کیا کرنا چاہیے ۔

ف۔ قضا نمازیں جلد ادا کرنا لازم ہیں

ارشاد ۔ قضا نمازیں جلد سے جلد ادا کرنا لازم ہیں نہ معلوم کس وقت موت آجائے کیا مشکل ہے ایک دن کی بیس ۲۰ رکعت ہوتی ہیں (یعنی فجر کے فرضوں کی دو ۲ رکعت اور ظہر کی چار ۴ اور عصر کی چار ۴ اور مغرب کی تین ۳ اور عشا کی سات رکعت یعنی چار ۴ فرض تین ۳ وتر) ان نمازوں کو سوائے طلوع و غروب و زوال کے (کہ اُس وقت سجدہ حرام ہے) ہر وقت ادا کر سکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کر لے پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا کی یا سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کر لے کاہلی نہ کرے جبتک فرض ذمہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا ۔ نیت ان نمازوں کی اس طرح ہو مثلاً سَو بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ سب سے پہلے جو فجر مجھ سے قضا ہوئی ہر دفعہ یہی کہے یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کرے جس پر بہت سی نمازیں قضا ہوں اُس کے لیے صورت تخفیف اور جلد ادا ہونے کی یہ ہے کہ خالی رکعتوں میں بجائے الحمد شریف کے تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہے اگر ایک بار بھی کہہ لیگا تو فرض ادا ہو جائیگا نیز تسبیحات رکوع و سجود میں صرف ایک ایک بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ لینا کافی ہے تشہد کے بعد درود شریف کے بجائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وتروں میں بجائے دعائے قنوت رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنا کافی ہے طلوع آفتاب کے بیس ۲۰ منٹ بعد اور غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل نماز ادا کر سکتا ہے

ف۔ جبتک فرض ذمہ پر ہو کوئی نفل قبول نہیں
ف۔ قضا نمازوں کی نیت
ف۔ جلد ادا کرنے کا آسان طریقہ

اس سے پہلے یا اس کے بعد ناجائز ہے ہر ایسا شخص جس کے ذمہ نمازیں باقی ہیں چھپکر پڑھے کہ گناہ کا اعلان جائز نہیں (اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا) اگر کسی شخص کے ذمہ تیس یا چالیس سال کی نمازیں واجب الادا ہیں اُس نے اپنے اُن ضروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گزر نہیں کاروبار ترک کرکے پڑھنا شروع کیا اور پکا ارادہ کر لیا کہ کُل نمازیں ادا کرکے آرام لونگا اور فرض کیجیے اسی حالت میں ایک مہینہ یا ایک دن ہی کے بعد اُس کا انتقال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اُس کی سب نمازیں ادا کر دیگا۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ جو اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے پھر اُسے راستہ میں موت آ جائے تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ثابت ہو چکا۔ یہاں مطلق فرمایا گھر سے اگر ایک ہی قدم نکالا اور موت نے آ لیا تو پورا کام اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائیگا اور کامل ثواب پائیگا وہاں نیت دیکھتے ہیں سارا دارمدار حُسنِ نیت پر ہے۔

عرض۔ حضور جب رسل و ملائکہ معصوم ہیں تو اُن کو علیہ الصلاۃ والسلام کہکر ایصال ثواب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ارشاد۔ اول تو علیہ الصلاۃ والسلام ایصال ثواب نہیں بلکہ اظہار تعظیم ہے اور اُن پر نزول درود و سلام کی دعا اور ہو بھی تو ملائکہ و رسل زیادتِ ثواب سے مستغنی نہیں حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام غسل فرما رہے تھے رب العزۃ تبارک و تعالیٰ نے سونے کا مینہ اُن پر برسایا آپ چادر مبارک پھیلا کر سونا اُٹھانے لگے ندا آئی اے ایوب کیا ہم نے تمھیں اس سے غنی نہ کیا عرض کرتے ہیں بیشک تو نے غنی کیا ہے لیکن تیری برکت سے مجھے کسی وقت غنا نہیں (اسی تذکرے میں

فرمایا) کہ ایک صاحب سادات کرام سے اکثر میرے پاس تشریف لاتے اور غربت و افلاس کے شاکی رہتے ایک مرتبہ بہت پریشان آئے میں نے اُن سے دریافت کیا کہ جس عورت کو باپ نے طلاق دیدی ہو کیا وہ بیٹے کو حلال ہوسکتی ہے فرمایا نہیں میں نے کہا حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جن کی آپ اولاد میں ہیں تنہائی میں اپنے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا اے دنیا کسی اور کو دھوکا دے میں نے تجھے وہ طلاق دی جس میں کبھی رجعت نہیں پھر سادات کرام کا افلاس کیا تعجب کی بات ہے سید صاحب نے فرمایا واللہ میری تسکین ہوگئی وہ اب زندہ موجود ہیں اُس روز سے کبھی شاکی نہ ہوئے۔

مولوی عبد الرحمٰن صاحب بہاری جیپوری ۔ حضور حاجی عبد الجبار صاحب کو اکثر اوقات پریشانی رہتی ہے۔

ارشاد ۔ لاحول شریف کی کثرت کریں یہ ۹۹ بلاؤں کو دفع کرتی ہے ان میں سب سے آسان تر پریشانی ہے اور ۷۰ بار پانی پر دم کرکے روز پی لیا کریں۔

عرض ۔ برکت رزق کی کوئی دعا حضور ارشاد فرمائیں میں آجکل بہت ہی پریشان ہوں۔

ارشاد ۔ ایک صحابی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی دُنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی فرمایا کیا وہ تسبیح تمھیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے خلق دُنیا آئے گی تیرے پاس ذلیل و خوار ہوکر طلوع فجر کے ساتھ سو بار کہا کر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اُن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سات دن گزرے تھے کہ خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی حضور دُنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی میں حیران ہوں کہاں اٹھاؤں کہاں رکھوں ۔ اس تسبیح کا آپ بھی ورد رکھیں حتی الامکان طلوع صبح صادق کے ساتھ ہو ورنہ صبح سے پہلے جماعت قائم ہوجائے تو اُس میں شریک ہوکر بعد کو عدد

دفع پریشانی کا ایک مجرب عمل ۔ برکت رزق کی ایک بہترین مجرب دعا

پورا کیجیے اور جس دن قبل نماز بھی نہ ہو سکے تو خیر طلوع شمس سے پہلے۔

مؤلف۔ مصر کے میناروں کا تذکرہ ہوا اس پر فرمایا۔

ارشاد۔ ان کی تعمیر حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چودہ[۱] ہزار برس پہلے ہوئی نوح علیہ السلام کی امت پر جس روز عذاب طوفان نازل ہوا ہے پہلی رجب تھی بارش بھی ہو رہی تھی اور زمین سے بھی پانی اُبل رہا تھا بحکم رب العلمین نوح علیہ السلام نے ایک کشتی تیار فرمائی جو ۱۰ رجب کو تیرنے لگی اس کشتی پر اسّی آدمی سوار تھے جس میں دو نبی تھے (حضرت آدم و حضرت نوح علیہم السلام) حضرت نوح علیہ السلام نے اس کشتی پر حضرت آدم علیہ السلام کا تابوت رکھ لیا تھا اور اس کے ایک جانب مرد اور دوسری جانب عورتوں کو بٹھایا تھا پانی اس پہاڑ سے جو سب سے بلند تھا ۴۰ ہاتھ اونچا ہو گیا تھا دسویں محرم کو ۶ ماہ کے بعد سفینہ مبارکہ جودی پہاڑ پر ٹھہرا سب لوگ پہاڑ سے اُترے اور پہلا شہر جو بسایا اس کا سوق الثمانین نام رکھا یہ بستی جبل نہاوند کے قریب متصل موصل واقع ہے اس طوفان میں دو عمارتیں مثل گنبد و منارہ باقی رہ گئی تھیں۔ جنہیں کچھ نقصان نہ پہنچا اس وقت روئے زمین پر سوائے ان کے اور عمارت نہ تھی۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے انہیں عمارتوں کی نسبت منقول ہے بنی الھرمان النسر فی سرطان یعنی دونوں عمارتیں اس وقت بنائی گئیں جب ستارہ نسر نے برج سرطان میں تحویل کی تھی۔ نسر دو ستارے ہیں نسر واقع و نسر طائر اور جب مطلق بولتے ہیں تو اس سے نسر واقع مراد ہوتا ہے ان کے دروازہ پر ایک گدھ کی تصویر ہے اور اس کے پنجہ میں گنگچہ جس سے تاریخ تعمیر کی طرف اشارہ ہے مطلب یہ کہ جب نسر واقع برج سرطان میں آیا اس وقت یہ عمارت بنی جس کے حساب سے بارہ ہزار چھ سو چالیس برس ساڑھے آٹھ مہینے ہوتے ہیں کہ ستارہ چونسٹھ برس

[۱] [illegible] حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

[۲] [illegible] نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

قمری سات مہینے ستائیس دن میں ایک درجہ طے کرتا ہے اور اب بُرج جدی کے سولھویں درجہ میں ہے تو جب سے چھ برج ساڑھے پندرہ درجہ سے زائد طے کر گیا تو آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق سے بھی تقریباً پونے چھ ہزار برس پہلے کے بنے ہوئے ہیں کہ اُن کی آفرینش کو سات ہزار برس سے کچھ زائد ہوئے لاجرم یہ قوم جن کی تعمیر ہے کہ پیدائش آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے ساٹھ ہزار برس زمین پر رہ چکی تھی۔

عرض۔ حضور انھیں انسانوں کی اولاد ہو کر دنیا بڑھی۔

ارشاد۔ پسماندگان طوفان سے کسی کی نسل نہ بڑھی صرف نوح علیہ السلام کی نسل تمام دُنیا میں ہے قرآن عظیم فرماتا ہے وجعلنا ذریتہ ھم الباقین اسی لیے انھیں آدم ثانی کہتے ہیں۔

عرض۔ کیا حضرت نوح علیہ السلام نے دُنیا میں ایک ہزار برس قیام فرمایا۔

ارشاد۔ نہیں بلکہ تقریباً سولہ۱۶ سو برس تک تشریف فرما رہے۔

عرض۔ حضور انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر بھی حج فرض ہوا تھا۔

ارشاد۔ اُن پر فرضیت کا حال خدا جانے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام حج کرتے رہے حضرت سلیمٰن علیہ السلام کا تخت ہوا پر اُڑتا جا رہا تھا جب کعبہ معظمہ سے گزرا تو کعبہ رویا اور بارگاہ احدیت میں عرض کی کہ ایک نبی تیرے انبیا سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اُترا نہ نماز پڑھی اس پر ارشاد باری تعالیٰ ہوا نہ رو میں تیرا حج اپنے بندوں پر فرض کر دوں گا جو تیری طرف ایسے ٹوٹیں گے جیسے پرند اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اونٹنی اپنے بچّہ کے شوق میں اور تجھ میں نبی آخر الزماں کو پیدا کروں گا جو مجھے سب انبیا سے زیادہ پیارا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۔ حضرت مولیٰ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ اہرام تخلیق حضرت آدم علیہ السلام سے بھی بہت پیشتر کے ہیں

ف۔ حضرت آدم علیہ السلام کی آفرینش کو کتنا زمانہ ہوا

ف۔ آفرینش حضرت آدم سے پہلے جن زمین پر کسقدر عرصہ تک رہے۔

ف۔ حضرت نوح علیہ السلام کی نسل ساری دنیا میں ہے

ف۔ حضرت نوح دُنیا میں کتنا رہے

ف۔ انبیا پر حج فرض ہوا یا نہیں

عرض۔ غَرور بالفتح اور غُرور بالضم میں کیا فرق ہے۔

ارشاد۔ غَرور بالفتح فریبی اور بالضم فریب۔

عرض۔ زید اپنے عیال و اطفال کو اپنے بھانجے یا بھتیجے کی نگرانی میں چھوڑ کر خود باہر چلا گیا اس کے چلے جانے کے بعد عورت کے بچہ پیدا ہوا اس کی اطلاع خاوند کو دی گئی اس نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ جب واپس آیا تب بھی محض خاموش رہا نہ کچھ کہا نہ سنا اور پھر باہر چلا گیا۔ پھر ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کی خبر کی اطلاع دینے پر اس نے جواب لکھا کہ تم میری عورت پر تہمت لگاتے ہو اس صورت میں اولاد حرامی ہوگی یا نہیں۔

ارشاد۔ تاوقتیکہ چار مرد مسلمان آزاد عاقل گواہان ثبوت اس طرح دیکھنے کی گواہی نہ دیں جیسے سرمہ دانی میں سلائی اُن کی شہادت شریعت مطہرہ میں قابل سماعت نہ ہوگی۔

عرض۔ حضور عہد رسالت میں کوئی ایسا واقعہ گزرا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ عہد رسالت اقدس میں زنا کا ثبوت گواہوں سے کبھی نہیں ہوا البتہ دو بار یہ ہوا کہ مجرموں نے خود اقرار کر لیا پہلا واقعہ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوسرا ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دونوں مجرم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور شرعی سزا کے خواستگار ہوئے کہ ہم پاک ہو جائیں دونوں کو سنگسار کیا گیا جس وقت حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنگسار کیا آپ بھاگے لیکن سنگساریوں نے پکڑ کر قتل کر دیا اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کل واقعہ بیان کیا فرمایا تم نے چھوڑ کیوں نہیں دیا جب وہ بھاگا تھا اور فرمایا اس نے ایسی توبہ کی کہ تمام شہر پر تقسیم کی جائے سب کو کافی ہو صحابہ کرام میں سے ایک صاحب نے حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کچھ بُرے الفاظ فرمائے اس پر ارشاد ہوا اُنہیں کہو میں دیکھتا ہوں کہ جنت

کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے۔ اسی طرح صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے جرم کا خدمت اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اقرار کیا اور سزا کی خواستگار ہوئیں ارشاد فرمایا تیرے پیٹ میں حمل ہے بعد وضع حمل آنا بعد فراغ حمل بچّہ کو لیکر حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اس بچّہ کو اب کیا کروں فرمایا اس کو دودھ پلاؤ یہ ارشاد عالی سُن کر وہ بی بی واپس گئیں اور بعد دو برس کے بچہ کو لیکر حاضر ہوئیں بچّہ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا عرض کی حضور اب یہ روٹی خود کھاتا ہے بچّہ لیکر رجم فرمایا۔

عرض۔ کیا حضور حد شرعی سے پاک ہو جاتا ہے۔

ارشاد۔ حد سے پاک ہو جاتا ہے اور قصاص سے نہیں ہوتا خون ناحق کرنے والے پر تین حق ہیں ایک مقتول کے اعزا کا دوسرا مقتول کا تیسرا رب العزۃ تبارک وتعالیٰ کا جن میں سے اعزا کا قصاص لینے سے ادا ہو جاتا ہے اور دو حق باقی رہتے ہیں۔

حد و قصاص کا قانون

عرض۔ اُس شخص پر جو قصاص میں قتل کیا گیا نماز پڑھی جائے۔

ارشاد۔ ہاں خودکشی کرنے والے اور اپنے ماں باپ کو قتل کرنے والے اور باغی ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا اُن کے جنازہ کی نماز نہیں۔

نماز جنازہ کس پر پڑھی جائے اور کس پر نہیں

عرض۔ ایک صاحب نے ایک وہابی کے جنازہ کی نماز پڑھی ایسے شخص کیلیے کیا حکم ہے؟

ارشاد۔ وہابی۔ رافضی۔ قادیانی وغیرہم کفار مرتدین کے جنازہ کی نماز انہیں ایسا جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔

عرض۔ اگر امام منبر پر خطبہ پڑھے اور جب کہا جائے تو کہے کوئی حرج نہیں اس صورت میں نماز ہوگی یا نہیں۔

ارشاد۔ خلاف سنت ہے امام کو سمجھانا چاہیے نماز ہوگئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں برسوں کے بعد منبر شریف بنا ابتداءً اکثر ستون کے سہارے سے حضور نے خطبہ فرمایا ہے۔

عرض - حضور نمازی کے سامنے سے نکلنے کے لیے کتنا فاصلہ درکار ہے۔

ارشاد - خاشعین کی سی نماز پڑھے کہ قیام میں نظر موضع سجدہ پر جمائے تو نظر کا قاعدہ ہے جہاں جمائی جائے اُس سے کچھ آگے بڑھتی ہے میرے تجربہ میں یہ جگہ تین گز ہے یہاں تک نکلنا مطلقاً جائز نہیں اس سے باہر باہر صحرا اور بڑی مسجد میں نکل سکتا ہے مکان اور چھوٹی مسجد میں دیوار قبلہ تک سامنے سے نہیں جاسکتا فقہائے کرام نے جس کو بڑی مسجد فرمایا ہے یہاں کوئی نہیں سوائے مسجد خوارزم کے جس کا ایک ربع چار ہزار ستون پر ہے بڑی مسجد ہے یا مسجد حرام شریف میں نمازی کے سامنے طواف جائز ہے کہ وہ بھی مثل نماز عبادت ہے (اسی سلسلۂ بیان میں فرمایا کہ) اگر کوئی شخص تنہا اپنے گھر یا مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور دوسرا شخص دستک دے یا مسجد میں نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہتا ہو تو نمازی اُس کو آگاہ کرنے کی غرض سے بالجہر لا الٰہ الا اللہ کہدے اور اگر نماز میں بچہ سامنے آکر بیٹھ جائے تو اُس کو ہٹا دے اور اگر تخت پر پڑھ رہا ہو اور بچہ کے گر جانے کا احتمال ہو تو اُس کو گود میں اُٹھالے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گود میں لیکر نماز پڑھی ہے اگر بچے کے کپڑے یا بدن میں نجاست لگی ہے اور وہ اس قابل ہے کہ گود میں خود رُک سکتا ہے تو نماز جائز ہے کہ بچہ حامل نجاست ہے ورنہ نماز نہ ہوگی کہ اب یہ خود حامل نجاست ہوا۔

عرض - جھوٹے مدعی نبوت سے معجزہ طلب کیا جاسکتا ہے۔

ارشاد - اگر مدعی نبوت سے اس خیال سے کہ اُس کا عجز ظاہر ہو معجزہ طلب کرے تو حرج نہیں اور اگر تحقیق کے لیے معجزہ طلب کیا کہ یہ معجزہ بھی دکھا سکتا ہے یا نہیں تو فوراً کافر ہوگیا (اسی تذکرہ میں فرمایا کہ) مباحثہ میں لوگ یہ شرط کر لیتے ہیں کہ جو ساکت ہو جائیگا وہ دوسرے کا مذہب اختیار کر لیگا یہ سخت حرام اور اشد حماقت ہے

ہم اگر کسی سے لاجواب بھی ہو جائیں تو مذہب پر کوئی الزام نہیں کہ ہمارے مقدس مذہب کا مدار ہم پر نہیں ہم انسان ہیں اُس وقت جواب خیال میں نہ آیا۔

مؤلف ۔ اس وقت مولٰنا مولوی نعیم الدین صاحب اور مولٰنا مولوی ظفر الدین صاحب اور مولوی احمد مختار صاحب میرٹھی اور مولوی احمد علی صاحب و مولٰنا مولوی رحم الٰہی صاحب ناظم انجمن اہلسنت و مدرس مدرسہ اہلسنت و مولٰنا مولوی امجد علی صاحب مدرس مدرسہ اہلسنت و مہتمم مطبع اہلسنت وغیرہ حضرات علمائے کرام حاضر خدمت تھے انجمن کے آریہ نا ریہ کے مقابل جلسے ہو رہے تھے یہ سب حضرات جلسہ مناظرہ سے مظفر و منصور واپس آئے تھے راجچند رمناظر آریہ کی چرب زبانی اور بیحیائی کا ذکر ہو رہا تھا کہ بات سمجھنے کی لیاقت نہیں، رکھتا بے حیائی سے کچھ نہ کچھ بکے ضرور جاتا ہے اس پر

ارشاد فرمایا سخت غلطی ہے کہ ایسوں سے زبانی بات چیت ہو اس کا حاصل یہی ہوتا ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ بکے جائیگا جس سے لوگ جانیں کہ بڑا مقرر ہے برابر جواب دے رہا ہے انسان میں یہ قوت نہیں کہ زبان بند کر دے بے حیا کفار اللہ عزوجل کے حضور نہ چوکیں گے وہاں بھی زبان چلی ہی جائے گی یہاں تک کہ مونھ پر مُہر فرمائی جائے گی اور اعضا کو حکم ہوگا بول چلو اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ تو ایسوں سے ہمیشہ تحریری گفتگو ہونا چاہیے کہ مکرنے بدلنے کی گلی نہ رہے بہت دھوکا ہوتا ہے کہ وہابیہ وغیرہ سے فرعی مسائل میں گفتگو کر بیٹھتے ہیں۔ وہابی غیر مقلد قادیانی وغیرہ تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ اصول چھوڑ کر فرعی مسائل میں گفتگو ہو انھیں ہرگز یہ موقع نہ دیا جائے اُن سے یہی کہا جائے کہ پہلے تم اسلام کے دائرہ میں آلو اپنا مسلمان ہونا تو ثابت کر لو پھر فرعی مسائل میں گفتگو کا حق ہوگا۔

عرض ۔ مصافحہ واپسی کے وقت کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

تحریری مناظرہ کا فائدہ

فرمایا وہابیہ وغیرہ سے فرعی مسائل میں گفتگو نہ کی جائے یہ بڑا دھوکا ہے

رخصت کے وقت مصافحہ کی ممانعت

ارشاد - نہیں اصحاب نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم جب آپس میں ملتے مصافحہ فرماتے اور جب رخصت ہوتے معانقہ کرتے۔

عرض - معانقہ ایک جانب یا دونوں جانب سے کرے۔

ارشاد - ایک طرف سے بھی ہو جائے گا لیکن عرب شریف میں دونوں طرف سے کرتے ہیں۔

عرض - نماز جمعہ یا عیدین یا بعد صلاۃ پنجگانہ مصافحہ کرنا کیسا ہے۔

ارشاد - جائز ہے نسیم الریاض میں ہے الاصح انہا بدعۃ مباحۃ۔

عرض - اذان میں نام اقدس لیتے وقت روضۂ منورہ کی طرف موہنھ کر سکتا ہے۔

ارشاد - خلاف سنت ہے سوائے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے اور کسی کلمہ پر کسی طرف موہنھ نہیں پھیر سکتا یا خطبہ میں عز جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ قلبی محبت نہیں۔ قلبی محبت وہی ہے کہ شریعت کے دائرہ میں رہے اُس میں اپنی اصلاح کی مداخلت نہ کرے البتہ خطبہ میں اگر کلمہ شریف خطیب پڑھے تو رفع سبابہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

عرض - گناہ صغیرہ و کبیرہ میں کیا فرق ہے۔

ارشاد - گناہ کبیرہ سات سو ہیں اُن کی تفصیل بہت طویل ہے اللہ کی معصیت جسقدر ہے سب کبیرہ ہے اگر صغیرہ و کبیرہ کو علیحدہ شمار کرایا جائے تو لوگ صغائر کو ہلکا سمجھیں گے وہ کبیرہ سے بھی بدتر ہو جائیگا جس گناہ کو ہلکا جانکر کریگا وہی کبیرہ ہے ان کے امتیاز کے لیے صرف اسقدر کافی ہے کہ فرض کا ترک کبیرہ ہے اور واجب کا صغیرہ جو گناہ بیباکی اور اصرار سے کیا جائے کبیرہ ہے۔

عرض - کون کون عورتیں غیر محرم کے یہاں جا سکتی ہیں۔

ارشاد - مریضہ - غاسلہ - قابلہ کا غیر محرم کے یہاں جانا جائز ہے۔

ف۔ مسلمان کرنے کا طریقہ

عرض۔ لامذہب کو مسلمان کرنے کا کیا طریقہ ہے۔

ارشاد۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ایک اللہ ہے آسمان سے پانی اُتارنے والا ایک اللہ ہے زمین سے کھیتی اُگانے والا۔ ایک اللہ ہے جلانے والا۔ ایک اللہ ہے مارنے والا۔ ایک اللہ ہے روزی دینے والا ایک اللہ ہے ایک اللہ کی پوجا ہے اللہ کے سوا کسی کی پوجا نہیں۔ لوگ اللہ کے سوا جن جن کو پوجتے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں اللہ نے اپنے بندوں کو سچّا راستہ دکھانے کے لیے اپنے نیک بندے بھیجے جنھیں نبی اور رسول کہتے ہیں وہ جو کچھ خدا کے پاس سے لائے وہ سب حق ہے اُن نبیوں اور کتابوں پر ایمان لایا اُن میں سب سے بڑے اور سب کے سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں وہ جو کچھ اللہ کے پاس سے لائے سب سچ ہے۔ میرا دین مسلمانوں کا دین ہے مسلمانوں کا دین سچّا ہے مسلمانوں کے دین کے سوا اور دین جتنے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۔ دفع وسوسہ کا عمل

عرض۔ وسوسہ کے دفع کے لیے کیا پڑھے۔

ارشاد۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ پڑھنے سے فوراً وسوسے دفع ہو جاتے ہیں بلکہ صرف اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہنے سے دور ہو جاتے ہیں۔

ف۔ ریا کے لیے جو نماز روزہ ہو فقط فرض ادا ہو جائیگا ثواب نہ ملیگا

عرض۔ اگر ریا کے لیے نماز روزہ رکھا تو فرض ادا ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ (معاذ اللہ) فقہی نماز روزہ ہو جائیگا کہ مفسد نہ پایا گیا ثواب نہ ملے گا بلکہ عذاب نار کا مستحق ہوگا روز قیامت اُس سے کہا جائے گا او فاجر او غادر او خاسر او کافر تیرا عمل حبط ہوا اپنا اجر اس سے مانگ جس کے لیے کرتا تھا یہی ایک بُرائی ریا کی مذمت کو کافی ہے۔

عرض - تبارک بعد مرنے ہی کے ہوسکتا ہے یا زندگی میں بھی کرسکتا ہے اور مقدار سوا من صحیح ہے یا نہیں -

ارشاد - ہر سال کریں یا ایک ہی سال تبارک شریف سے مقصود ایصال ثواب ہے اور شریعت میں اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں جتنا ہو اور جب ہو پاک مال اور خالص نیت سے اللہ کے لیے ہو مرنے کے بعد یا زندگی میں ہر سال کریں کوئی حرج نہیں بلکہ مقرر کرکے موقوف کرنا نہ چاہیے اُس کے فوائد بیشمار ہیں اس میں سورۂ تبارک شریف پڑھی جاتی ہے اس سورۂ کریمہ کی برابر عذاب قبر سے بچانے والی اور راحت پہنچانے والی کوئی چیز نہیں اگر اس کے پڑھنے والے کے پاس ملائکہ عذاب آنا چاہتے ہیں تو اُن کو روکتی ہے وہ دوسری طرف سے آنا چاہتے ہیں تو اُدھر حائل ہوتی ہے اور فرماتی ہے کہ اس کے پاس نہ آؤ یہ مجھے پڑھتا تھا فرشتے عرض کرتے ہیں ہم اُس کے حکم سے آئے ہیں جس کا تو کلام ہے تو فرماتی ہے کہ ٹھہر جاؤ جبتک میں واپس نہ آؤں اس کے پاس نہ آنا اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لیے ایسا جھگڑتی ہے کہ مخلوق کو ایسا جھگڑنے کی طاقت نہیں انتہا یہ کہ اگر مغفرت میں تاخیر ہوتی ہے عرض کرتی ہے وہ مجھے پڑھتا تھا اور تو نے اُسے نہ بخشا اگر میں تیرا کلام نہیں تو مجھے اپنی کتاب میں سے چھیل دے اُس پر ارشاد باری ہوتا ہے جا ہم نے اُسے بخشا وہ فوراً جنت میں جاتی ہے اور وہاں سے ریشمی کپڑے اور آرام تکیے اور پھول اور خوشبوئیں لیکر قبر میں آتی ہے اور فرماتی ہے مجھے آنے میں دیر ہوئی تو گھبرایا تو نہ تھا پھر بچھونے بچھاتی اور تکیہ لگاتی ہے فرشتے بحکم رب العلمین واپس جاتے ہیں -

عرض - حضور ایک شخص نے اپنی لڑکی کے انتقال کے بعد دیکھا کہ وہ علیل اور برہنہ ہے یہ خواب چند بار دیکھ چکا ہے -

ارشاد - کلمہ طیبہ ستر ہزار مرتبہ مع درود شریف پڑھ کر بخشدیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ پڑھنے والے اور جس کو بخشا ہے دونوں کے لیے ذریعۂ نجات ہوگا اور پڑھنے والے کو دونا ثواب ہوگا اور اگر دو کو بخشے گا تو تگنا اسی طرح کروروں بلکہ جمیع مومنین و مومنات کو ایصال ثواب کرسکتا ہے اسی نسبت سے اس پڑھنے والے کو ثواب ہوگا حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لےگئے آپنے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے کھانا کھاتے ہوئے دفعۃً رونے لگا وجہ دریافت کرنے پر کہا کہ میری ماں کو جہنم کا حکم ہے اور فرشتے اُسے لیے جاتے ہیں (اس شہر میں یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا) حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس یہی کلمۂ طیبہ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا آپ نے اُس کی ماں کو دلمیں ایصال ثواب کردیا فوراً وہ لڑکا ہنسا آپ نے سبب ہنسنے کا دریافت فرمایا لڑکے نے جواب دیا کہ حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لیے جارہے ہیں شیخ ارشاد فرماتے ہیں اس حدیث کی تصحیح مجھے اُس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اُس کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے -

عرض - عذاب فقط روح پر ہوتا ہے یا جسم پر بھی -

ارشاد - روح و جسم دونوں پر یوہیں ثواب بھی حدیث میں ہے ایک لُنجھا کسی باغ کے سامنے پڑا تھا اور میوے دیکھ رہا تھا مگر اُس تک جا نہ سکتا تھا اتفاقاً ایک اندھے کا اُس طرف سے گزر ہوا کہ باغ میں جاسکتا تھا مگر میوے اُسے نظر نہ آتے لُنجھے نے اندھے سے کہا تو مجھے باغ میں لےچل وہاں جاکر ہم اور تم دونوں میوے کھائیں اندھا اُس کو اپنی گردن پر سوار کرکے باغ میں لے گیا لُنجھے نے میوے توڑے اور دونوں نے کھائے اس صورت میں کون مجرم ہوگا دونوں ہی مجرم ہیں اندھا جسم ہے اور لُنجھا روح -

ستر ہزار کلمہ طیبہ پڑھ کر بخشنا دونوں کے لیے ذریعہ نجات ہے اور ثواب تمام مومنین و مومنات کو بھی پہنچ سکتا ہے

عذاب روح و جسم دونوں پر ہوتا ہے

عرض - ہر ایک کے ساتھ کتنی روحیں ہیں۔
ارشاد - صرف ایک روح ہے اگر مسلمان ہے تو علیین میں اور کافر تو سجین میں ہے جو شخص قبر پر جاتا ہے اُس کو بخوبی دیکھتی ہے اُس کی بات سُنتی سمجھتی ہے مرنے کے بعد روح کا ادراک بیشمار بڑھ جاتا ہے خواہ مسلمان کی ہو یا کافر کی شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں روح کو قرب و بعد مکانی یکساں ہے روح بصر کو دیکھو کوئیں کے اندر سے ستاروں کو دیکھتی ہے یعنی نگاہ اُٹھتے ہی زمین سے فلک ثوابت تک پہنچتی ہے جو یہاں سے آٹھ ہزار برس کی راہ پر ہے حدیث میں روح زندہ و مُردہ کی مثال پرند کی فرمائی کہ جبتک پنجرے میں بند ہے اُسی کے لائق پر کھول سکتا ہے جب قفس سے نکال دو پھر اُس کی اُڑان دیکھو۔
عرض - قبر کھودی وہاں مُردے کی ہڈیاں نکلیں تو کیا کیا جائے۔
ارشاد - اگر اور جگہ مل سکتی ہے تو ہرگز اُس میں دفن نہ کریں اور اُس قبر کو بدستور درست کر دیں ورنہ اُن ہڈیوں کو ایک طرف رکھکر حائل کا فصل دیکر اس کو دفن کریں اور اگر یہ معلوم ہو کہ پہلے یہاں قبر تھی اگرچہ اب یہاں نشان باقی نہ رہا تو اس صورت میں وہاں قبر کھودنا جائز نہیں ہاں اگر کوئی جگہ اور نہ مل سکے اور یہ قبر پرانی ہو چکی تو مجبوراً جائز ہے۔
عرض - داڑھی مُنڈانا اور کتروانا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ۔
ارشاد - کتروانا یا مُنڈانا ایک دفعہ کا صغیرہ گناہ ہے اور عادت سے کبیرہ جس سے فاسق معلن ہو جائیگا اُس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب اگر اعادہ نہ کیا جائیگا گنہگار رہو گا ایک روز حضرت مولٰنا شاہ سید احمد اشرف صاحب کچھوچھوی تشریف لائے ہوئے تھے رخصت کے وقت اُنھوں نے عرض کیا کہ مولوی سید محمد صاحب اشرفی اپنے بھانجے کو میں چاہتا ہوں کہ حضور

کی خدمت میں حاضر کردوں حضور جو مناسب خیال فرمائیں ان سے کام لیں۔

ارشاد ہوا ضرور تشریف لائیں یہاں فتوے لکھیں اور مدرسہ میں درس دیں رد وہابیہ اور افتا یہ دونوں ایسے فن ہیں کہ طب کی طرح یہ بھی صرف پڑھنے سے نہیں آتے ان میں بھی طبیب حاذق کے مطب میں بیٹھنے کی ضرورت ہے میں بھی ایک حاذق طبیب کے مطب میں سات برس بیٹھا مجھے وہ وقت وہ دن وہ جگہ وہ مسائل اور جہاں سے وہ آئے تھے اچھی طرح یاد ہیں۔ میں نے ایک بار ایک نہایت پیچیدہ حکم بڑی کوشش و جانفشانی سے نکالا اور اس کی تائید استاصح تنقیح آٹھ ورق میں جمع کیں مگر جب حضرت والد ماجد قدس سرہٗ کے حضور میں پیش کیا تو انھوں نے ایک جملہ ایسا فرمایا کہ اس سے یہ سب ورق رد ہو گئے وہی جملے اب تک دل میں پڑے ہوئے ہیں اور قلب میں اب تک ان کا اثر باقی ہے خودستائی جائز نہیں مگر وقت حاجت اظہار حقیقت تحدیث نعمت ہے سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے بادشاہ مصر سے فرمایا اِجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ۝ زمین کے خزانے میرے ہاتھ میں دیدے بیشک میں حفظ والا ہوں اور علم والا ہوں بفضل و رحمت الٰہی پھر بعون و عنایت رسالت پناہی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتا اور رد وہابیہ کے دونوں کامل فن دونوں عالی فن نہیں یہاں سے اچھا انشاء اللہ تعالےٰ ہندوستان میں کہیں نہ پائیے گا غیر ممالک کی بات نہیں کہتا میں تو ہر شخص کو پطبیب خاطر سکھانے کو تیار ہوں۔ سید محمد اشرفی صاحب تو میرے شاہزادے ہیں میرے پاس جو کچھ ہے وہ انھیں کے جد امجد (یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کا صدقہ و عطیہ ہے آپ۔

یہاں موجود ہیں میں تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پائیے گا اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ استفتا سنایا کرتے ہیں اور جو میں

جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں طبیعت اخاذ ہے طرز سے واقفیت ہو چلی ہے اسی طرح علم توقیت بھی ایک ایسا فن ہے کہ اس کے جاننے والے بھی معدوم ہیں حالانکہ ائمہ دین نے اسے فرض کفایہ بتایا ہے علمائے موجودین میں تو کوئی اتنا بھی نہیں جانتا کہ فلاں دن آفتاب کب طلوع ہو گا اور کب غروب بہت سی عمر گزر گئی تھوڑی باقی ہے جن صاحب کو جو کچھ لینا ہو وہ حاصل کر لیں سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد ہے اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا قول بالکل صحیح ہے ع قدر نعمت پس از زوال بود۔ پھر لینے والے کو یہ چاہیے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو اپنے تمام کمالات کو دروازہ ہی پر چھوڑے اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں خالی ہو کر آئے گا تو کچھ پائے گا اور جو اپنے آپ کو بھرا سمجھے گا تو ع انا ر کہ پر شد دگر چوں برد۔ بھرے برتن میں اور کوئی چیز نہیں ڈالی جا سکتی اور آج کل تو حاصل کرنے والے ایسے ہیں کہ جب میں حسن میاں مرحوم کے مکان میں رہتا تھا اس میں ایک زینہ ہے جو باہر سے چھت پر گیا ہے اس زمانہ میں ایک مدرس صاحب کے ہدایہ آخرین سپرد ہوا یہ کوئی آسان کتاب نہیں جب انھوں نے کام چلتے نہ دیکھا تو مجھ سے پڑھنا چاہا مگر شرط یہ کی کہ اس باہر کے زینہ سے چھت پر مجھے بلا لیجیے اور وہاں تنہائی میں پڑھا دیجیے کسی کو معلوم نہ ہو میں نے کہا مولانا ہدایہ اخیرین کا سبق کوئی سرقہ نہیں جو لوگوں سے چھپ کر ہو مجھ سے یہ نہ ہو گا ایک صاحب میرے فتوے نویسی کرتے تھے وہ اس طرح لکھتے تھے کہ باہر سے جواب لکھ کر بھیج دیا میں نے اصلاح دے کر بھیج دیا ایک روز ان سے کہا گیا مولانا یوں جواب تو ٹھیک ہو جائے گا مگر آپ کو یہ نہ معلوم ہو گا کہ آپ کی لکھی ہوئی عبارت کیوں کاٹی گئی اور دوسری عبارتیں کس مصلحت سے بڑھائی گئیں مناسب یہ ہے کہ آپ بعد نماز عصر اپنے لکھے ہوئے

علم توقیت بھی فرض کفایہ ہے

فتووں پر اصلاح لے لیا کریں انھوں نے کہا کہ اس وقت آپ کے پاس بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں اس مجمع میں آپ فرمائیں گے کہ تم نے یہ غلط لکھا وہ غلط لکھا اور مجھے اس میں ندامت ہوگی اس بندۂ خدا کے نام افریقہ اور امریکہ تک سے استفتے آتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں سے اُن کے نام سے جواب جاتا تو لوگ اُنھیں کے نام استفتے بھیجتے اُس زمانے میں مکہ معظمہ کے ایک عالم جلیل حضرت مولنا سید اسمٰعیل حافظ کتب حرم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقیر کے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے مکہ معظمہ سے صرف ملاقات فقیر کے لیے کرم فرمایا تھا اُن کے سامنے ان کا تذکرہ ہوا فرمایا ایسا شخص برکت علم سے محروم رہتا ہے یہی ہوا کہ وہ صاحب چھوڑ کر بیٹھ رہے اب بی۔ اے پاس کرنے کی فکر میں ہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب میں بغرض تحصیل علم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در دولت پر جاتا اور وہ باہر تشریف نہ رکھتے ہوتے تو براہ ادب اُن کو آواز نہ دیتا اُن کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ رہتا ہوا خاک اور ریتا اُڑ اُڑ کر مجھ پر ڈالتی پھر جب حضرت زید کاشانۂ اقدس سے تشریف لاتے فرماتے اے ابن عم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے مجھے اطلاع کیوں نہ کرادی میں عرض کرتا مجھے لائق نہ تھا کہ میں آپ کو اطلاع کراتا یہ وہ ادب ہے جس کی تعلیم قرآن عظیم نے فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُ جَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وہ جو حجروں کے باہر سے تمھیں آواز دیتے ہیں اُن میں بہت کو عقل نہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم باہر تشریف لاؤ تو اُن کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ایک مرتبہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے پر سوار ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رکاب تھامی حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے اے ابن عم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

اُنھوں نے کہا ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ علما کے ساتھ ایسا ادب کریں اس پر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے سے اُترے اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور فرمایا ہمیں یہی حکم ہے کہ اہل بیت اطہار کے ساتھ ایسا ہی کریں۔ ہارون رشید جیسے جبّار بادشاہ نے مامون رشید کی تعلیم کے لیے حضرت امام کسائی سے (جو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائی اور اجلہ علما و قراء سبعہ میں سے ہیں) عرض کیا فرمایا میں یہاں پڑھانے نہ آؤنگا۔ شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے ہارون رشید نے عرض کی وہ وہیں حاضر ہو جایا کریگا مگر اُس کا سبق پہلے ہو فرمایا یہ بھی نہ ہوگا بلکہ جو پہلے آئیگا اُس کا سبق پہلے ہوگا۔ غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا دیکھا کہ امام کسائی اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور مامون رشید پانی ڈالتا ہے بادشاہ غضبناک ہوکر اُترا اور مامون رشید کے کوڑا مارا اور کہا بے ادب خدا نے دو ہاتھ کس لیے دیے ہیں ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے ان کا پاؤں دھو۔

ایک مرتبہ ہارون رشید نے ابو معاویہ ضریر کی دعوت کی وہ آنکھوں سے معذور تھے جب آفتابہ اور چلچی ہاتھ دھونے کے لیے لائی گئی تو چلچی خدمتگار کو دی اور آفتابہ خود لیکر اُن کے ہاتھ دھلائے اور کہا آپ نے جانا کون آپکے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے کہا نہیں کہا ہارون کہا جیسی آپ نے علم کی عزت کی ایسی اللہ آپ کی عزت کرے ہارون رشید نے کہا اسی دعا کے حاصل کرنے کے لیے یہ کیا تھا۔

ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالم تشریف لاتے بادشاہ اُن کی تعظیم کے لیے سروقد کھڑا ہوتا۔ ایک بار درباریوں نے عرض کیا یا امیر المومنین رعب سلطنت جاتا ہے جواب دیا اگر علمائے دین کی تعظیم سے رعب سلطنت جاتا ہے

تو جانے ہی کے قابل ہے یہی وجہ تھی کہ اُن کا رعب روئے زمین کے بادشاہوں پر بدرجہ اتم تھا سلاطین نصاریٰ اُن کا نام لیے تھراتے تھے تخت قسطنطنیہ پر ایک عیسائیہ عورت حکمراں تھی اور وہ ہر سال خراج ادا کرتی جب وہ مرگئی تو اُس کا بیٹا تخت پر بیٹھا اور خراج نہ حاضر کیا ادھر سے خراج کا مطالبہ ہوا تو اُس نے حضرت ہارون رشید کی خدمت میں ایک ایلچی کے ہاتھ اس مضمون کی تحریر بھیجی کہ وہ مرگئی جو خود پیادہ بنی تھی اور آپ کو رُخ بنایا تھا یہ تحریر لیکر جب ایلچی حاضر دربار ہوا وزیر کو حکم ہوا سُناؤ وزیر نے اُسے دیکھکر عرض کی حضور مجھ میں تاب نہیں جو اسے سُنا سکوں فرمایا لا مجھے دے اور اُس تحریر کو پڑھا بادشاہ کو دیکھتے ہی ایسا جلال آیا جسے دیکھکر تمام دربار بھاگ گیا صرف وزیر اور وہ ایلچی رہ گئے وزیر کو حکم ہوا کہ جواب لکھ اُس نے ارادہ لکھنے کا کیا مگر رعب شاہی اسقدر غالب تھا کہ ہاتھ تھرتھرانے لگا اور قلم نہ چلا پھر فرمایا لا مجھے دے اور یوں لکھا یہ خط ہے خدا کے بندے امیر المومنین ہارون رشید کی طرف سے روم کے کُتّے کو کہ او کافرہ کے بچے جواب وہ نہیں جو تو سُنے جواب وہ ہے جو تو دیکھیگا یہ فرمان ایلچی کو دیا اور فوراً لشکر کو تیاری کا حکم دیا ایلچی کے ساتھ لشکر لیکر پہنچے اور جاتے ہی قسطنطنیہ کو فتح کرکے اُس بادشاہ عیسائی کو گرفتار کرلیا اُس نے بہت گریہ وزاری کی ہاتھ پاؤں جوڑے خراج دینے کا وعدہ کیا چھوڑ دیا اور تاج بخشی کرکے واپس آئے ابھی ایک منزل آئے تھے کہ خبر پائی اُس نے پھر سرتابی کی فوراً واپس گئے اور پھر فتح کیا۔ اور پھر اُسے گرفتار کیا پھر اُس نے ہاتھ جوڑے اور خوشامد کی پھر چھوڑ دیا۔ ایسے جبّار بادشاہ کی علما کے ساتھ یہ طرز تعظیم تھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

عرض۔ بندوں کو قرب الی اللہ کا مرتبہ علاوہ نماز بھی ہوتا ہے۔

ارشاد۔ ہاں ہر سجدہ میں رب کے قریب ہوتا ہے اور سجدے چار قسم ہیں۔

قسم سجدہ میں قرب الٰہی
سجدہ کی چار قسمیں

سجدۂ نماز۔ سجدۂ تلاوت۔ سجدۂ سہو۔ سجدۂ شکر۔

عرض۔ سجدۂ شکر مسنون ہے یا مستحب۔

ارشاد۔ سنت مستحبہ ہے جس وقت ابوجہل لعین کا سر کٹ کر سرکار میں آیا سجدۂ شکر فرمایا۔

عرض۔ اس لعین سے بھی قلب اقدس کو بہت تکلیف پہنچی۔

ارشاد۔ یہ اُن بارہ لعینوں سے تھا جو سب کے سب تباہ و برباد ہوگئے کسی کے سر پہ بجلی گری کسی پہ پتھر برسے غرض طرح طرح کے عذاب الٰہی ان خبثا پر نازل ہوئے ایک مرتبہ عاص سفر کو گیا تکان کے باعث ایک درخت سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا جبریل امین بحکم رب العالمین تشریف لائے اور اُس کا سر پکڑ کر درخت سے ٹکرانا شروع کیا وہ چلّاتا تھا کہ ارے کون میرے سر کو درخت سے ٹکرا رہا ہے اس کے ساتھی کہتے تھے کہ ہمیں کوئی نظر نہیں آتا یہاں تک کہ جہنم واصل ہوا۔ قیامت کے دن اس جہنمی کی سب سے جدا حالت ہوگی یہ اپنے آپ کو معاذ اللہ عزیز و کریم کہا کرتا یعنی عزت والا اکرم والا داروغۂ دوزخ کو حکم ہوگا کہ اس کے سر پر گرز مارو جس کے لگتے ہی ایک بڑا غار سر میں ہو جائیگا اور جس کی وسعت اتنی نہ ہوگی جتنی تم خیال کرتے ہو بلکہ جس کی ایک داڑھ کوہ احد کی برابر ہوگی اُس کے سر پھٹنے سے جو غار ہوگا وہ کس قدر وسیع ہوگا غرض اُس غار میں جہنم کا کھولتا پانی بھرا جائیگا اور اُس سے کہا جائیگا ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ۔ چکھ تو تو عزت و کرم والا ہے اور ہر کافر کو بھی پانی پلایا جائے گا کہ جب موںھ کے قریب آئیگا موںھ اُس میں گل کر گر پڑے گا اور جب پیٹ میں اترے گا آنتوں کے ٹکڑے کر دیگا اور اس پانی کو ایسا پئیں گے جیسے تونس کے مارے اونٹ۔ بھونک سے بیتاب ہونگے تو خاردار تھوہر کھلانا

ہوا جر غ دیے ہوئے تانبے کی طرح اُبلتا ہوا کھلائیں گے جو پیٹ میں جا کر کھولتے ہوئے پانی کی طرح جوش مارے گا اور بھوک کو کچھ فائدہ نہ دیگا انواع انواع کے عذاب ہونگے ہر طرف سے موت آئے گی اور مریں گے کبھی نہیں نہ کبھی اُن کے عذاب میں تخفیف ہوگی یہی حال تمام رافضیوں وہابیوں اور قادیانیوں نیچریوں تمام مرتدین کا ہے جس نے کسی دوسرے کے بہکانے سے کفر کیا ہوگا وہ بارگاہ رب العزۃ میں عرض کریگا اس نے مجھے بہکایا اس پر دونا عذاب کر رب العزۃ فرمائے گا سب پر دونا ہے مگر تم جانتے نہیں اور ناریوں کے جسم ایسے بڑے ہوں گے جن کی ایک ایک داڑھ مثل کوہ احد کے۔

عرض۔ مسجد میں کپڑا سینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر اجرت پر سیتا ہے تو ناجائز ورنہ کوئی حرج نہیں۔

عرض۔ کھانا کھانے کا مسنون طریقہ کیا ہے۔

ارشاد۔ داہنا پاؤں کھڑا ہو اور بایاں بچھا اور روٹی بائیں ہاتھ میں لیکر داہنے سے توڑنا چاہیے ایک ہاتھ سے توڑ کر کھانا اور دوسرا ہاتھ نہ لگانا عادت متکبرین ہے۔

عرض۔ فاتحہ میں الحمد شریف پڑھنے کو وہابیہ منع کرتے ہیں آیا کچھ زیادہ ثواب ہے۔

ارشاد۔ جو کچھ تیس پاروں میں ہے وہ صرف الحمد شریف میں ہے اسکی بابت حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ رب عزوجل فرماتا ہے الیٰ قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ میں نے سورۂ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم فرمایا نصف اول میرے لیے اور نصف آخر میرے بندے کے لیے ہے جب بندہ پہلے تین آیتوں کو

۞ مسجد میں کپڑا سینا ۞ کھانا کھانے کا مسنون طریقہ

۞ سورۂ فاتحہ میں وہ سب کچھ ہے جو تیس پاروں میں ہے

بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم فرمایا نصف اول میرے لیے اور نصف آخر میرے بندے کے لیے ہے جب بندہ پہلی تین آیتوں کو پڑھتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تمجید کی اور جب بیچ کی آیت اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ پڑھتا ہے ارشاد فرماتا ہے یہ آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے جب اخیر کی تین آیات پڑھتا ہے ارشاد فرماتا ہے ھذا لعبدی ولعبدی ما سأل یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے وہ جو اس نے مانگا یہ اس لیے ارشاد ہوا کہ پہلی تین آیتوں میں مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ تک مولیٰ عزوجل کی خالص حمد وثنا ہے اور پچھلی اھدنا سے آخر سورہ تک اپنے لیے دعا ہے اور بیچ کی آیت میں ذکر عبادات اور استعانت ہے عبادت، مولیٰ تعالیٰ کے لیے ہے اور استعانت بندے کا نفع وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہیے کہ ایسی متبرک سورت کے پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔

عرض۔ حضور زمانہ صحابہ میں بھی قرآن عظیم کے یہ پارے ہو گئے تھے۔

ارشاد۔ امام جلال الدین سیوطی نے کتاب الاتقان میں جس قدر احادیث وروایات واقوال قرآن عظیم کے ایسے امور کے متعلق ہیں جمع فرما دیے ہیں انھیں پاروں کا کہیں ذکر نہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے وقت تک یہ تقسیم نہ تھی ہاں رکوع جاری ہوئے آٹھ سو برس ہوئے مشائخ کرام نے الحمد شریف کے بعد پانچسو چالیس رکوع رکھے کہ تراویح کی ہر رکعت میں ایک رکوع پڑھے تو ستائیسویں شب میں کہ شب قدر ہے ختم ہو۔

عرض۔ یہ احزاب وغیرہ کیسے شروع ہوئے۔

ارشاد۔ احزاب واعشار زمانہ مبارک سے ہیں اعشار دس دس آیتوں کے مجموعہ کا نام تھا یعنی صحابہ کرام ایک عشر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھتے اور اس کے متعلق علوم ومعارف جو ان کے لائق ہوتے ان سب کو حاصل کرنے کے بعد دوسرا عشر شروع کرتے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

قرآن عظیم کے پارے زمانۂ صحابہ میں نہ تھے

احزاب واعشار زمانہ رسالت سے ہیں

آٹھ برس میں سورۂ بقر شریف ختم فرمائی اور بعد اختتام ایک اونٹ قربانی فرمایا سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سورۂ بقر شریف بارہ[۱۲] برس میں پڑھی۔

عرض۔ کیا یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر شریف میں ننگے سر کھڑے ہوئے گانے والوں پر لعنت فرما رہے تھے۔

حضرت بختیار کاکی کا سماع سے کبیدہ خاطر ہونا اور قوالوں پر غضب فرمانا

ارشاد۔ یہ واقعہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے کہ آپ کے مزار شریف پر مجلس سماع میں قوالی ہو رہی تھی آج کل تو لوگوں نے بہت اختراع کر لیے ہیں ناچ وغیرہ بھی کراتے ہیں حالانکہ اُس وقت بارگاہوں میں مزامیر بھی نہ تھے حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ہمارے پیران سلسلہ میں سے ہیں باہر مجلس سماع کے تشریف فرما تھے ایک صاحب صالحین سے آپ کے پاس آئے اور گزارش کی مجلس میں تشریف لے چلیے حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم جاننے والے ہو مواجہ اقدس میں حاضر ہو اگر حضرت راضی ہوں میں ابھی چلتا ہوں انھوں نے مزار اقدس پر مراقبہ کیا دیکھا کہ حضور قبر شریف میں پریشان خاطر ہیں اور اُن قوالوں کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں ایں بدبختان وقت مارا پریشان کردہ اند۔ وہ واپس آئے اور قبل اس کے کہ عرض کریں فرمایا آپ نے دیکھا۔

وجہ کاکی کی تحقیق

عرض۔ حضور کاکی کے کیا معنے ہیں اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

ارشاد۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں چند مسافر حاضر ہوئے حضور کے یہاں اُس وقت کچھ سامان خورونوش موجود نہ تھا غیب سے کاک (روٹیاں) آئیں جو سب کو کافی و وافی ہوگئیں جب سے آپ کاکی مشہور ہوگئے

مسئلہ امام ابو یوسف و اسمٰعیل دہلوی کی رفع اختلاف

مولانا فضل رسول صاحب و مولانا عبدالحق کا کشف قبور

(اسی تذکرہ میں فرمایا) کہ ایک مرتبہ مولانا فضل رسول رحمۃ اللہ علیہ جو میرے پیر و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت مولانا نور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے (جو مولانا بحر العلوم ملک العلماء کے شاگرد تھے) پڑھتے تھے دہلی میں تھے جلسۂ دہابیہ میں تشریف لے گئے وہاں

حاضرین پر کاک اور چھوہارے برسا کرتے تھے چنانچہ حسب دستور آپکے سامنے بھی بوچھار ہوئی ایک کاک اور ایک چھوہارا آپ کو بھی ملا آپ نے چھوہارا توڑا تو اس میں سے کیڑا نکلا اور کاک کا کنارہ جلا ہوا یہ دیکھکر تبسم کیا اور باواز بلند کہا صاحبو آج تک تو سُنا کرتے تھے کہ فرشتے بھولتے نہیں یہ کیسا بھول گئے کہ روٹی بھی جلادی اور سنتے تھے کہ جنت کا میوہ سڑتا گلتا نہیں تعجب ہے کہ چھوہاروں میں کیڑے پڑگئے اس پر بہت شور و غل ہوا آپ کو غصہ آیا پردہ کو ہٹا دیا جس کے پیچھے سے یہ بارش ہو رہی تھی دیکھا تو اسمٰعیل دہلوی کا ایک غلام جس کا نام عبداللطیف تھا ایک جھولی میں کاک اور ایک میں چھوہارے لیے بیٹھا ہے پردہ ہٹتے ہی پردہ فاش ہوگیا اس کے بعد حضرت مولٰنا فضل رسول صاحب دہلی سے لکھنؤ حضرت مولٰنا نور رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اندر سے خبر آئی کہ آنے کی ممانعت ہے آپ چوکھٹ پر بیٹھ گئے اور رونے لگے اور عرض کی کہ میری خطا کیا ہے معلوم ہو کہ وہ قابل معافی بھی ہے یا نہیں جب بہت دیر گزرگئی تو مولٰنا نور صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ باہر تشریف لائے اور فرمایا تمھیں میں نے اسی لیے پڑھایا تھا کہ وہابیوں کے جلسوں میں جاؤ آپ نے عرض کی کہ اتنا تو معلوم ہوگیا کہ میری خطا قابل معافی ہے اور پھر آپ نے سارا واقعہ اسمٰعیل دہلوی کے مکر و فریب کا عرض کیا اور کہا میں اس کا صرف پردہ فاش کرنے کو گیا تھا کہ نہ معلوم کتنے بندگان خدا اس کی اس عیّاری سے گمراہ ہو رہے تھے آپ سُن کر خوش ہوئے اور راضی ہوگئے یہی مولٰنا نور صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک روز راستے میں تشریف لیے جا رہے تھے سامنے سے علی بخش وزیر بادشاہ اودھ جو اس کی ناک کا بال ہو رہا تھا ہاتھی پر چلا آ رہا تھا اس نے حضرت کو دیکھکر اتنا ادب کیا کہ ہاتھی کو بٹھا دیا اور اتر کر قریب حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے موقہ

پھیر لیا اور سلام نہ لیا کہ وہ رافضی تھا اور داڑھی منڈی ہوئی تھی سمجھا کہ شاید مجھے دیکھا نہیں دوسری طرف جاکر سلام عرض کیا آپ نے اُدھر سے مونھ پھیر لیا اور سلام قبول نہ فرمایا تیسری دفعہ پھر سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا اُس خبیث کو غصہ آیا اور ہاتھی پر چڑھکر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ فرنگی محل کے مردوں کی داڑھی اور عورتوں کا سر نہ مُنڈوایا تو علی بخش نام نہیں آپ جب مکان میں تشریف لے گئے تو ایک طالب علم نے علی بخش کا وہ فقرہ عرض کیا آپ فوراً باہر تشریف لائے آستانے پر اُس وقت میرے پیر و مرشد رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اور مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ حاضر تھے عرض کیا حضور کہاں کا قصد فرماتے ہیں فرمایا بچہ نورا کی حماقتے تو ہے (آپ کی زبان پوربی تھی) رافضی آیا تھا سلام کیا تھا جواب دیدیا ہوتا اب کسی کی داڑھی مونڑے ہے کسی کا موڑ مونڑے ہے نورا کی حماقتے تو ہے اور آپ سیدھے بادشاہ کے محل کو تشریف لے چلے کہ اس سے پیشتر کبھی نہ گئے تھے پیچھے پیچھے یہ دونوں حضرات بھی ہو لیے اُس روز نوروز کا دن تھا اُس کے محل میں جشن ہو رہا تھا شراب وکباب اور گانے بجانے کے سامان موجود تھے جب دربان نے آپ کو تشریف لاتے دیکھا گھبرا کر دوڑتا ہوا گیا اور بادشاہ کو خبر دی بادشاہ سُن کر گھبرا گیا اور حکم دیا کہ فوراً تمام منہیات شرع اُٹھا دیے جائیں اور خود دروازہ تک استقبال کر کے حضرت کو اندر لے گیا اور باعزاز تمام بٹھایا علی بخش کھڑا ہوا یہ واقعہ دیکھ رہا ہے کاٹو تو بدن میں خون نہیں سمجھ رہا ہے کہ اب یہ شکایت فرمائیں گے اور خدا جانے بادشاہ کیا کچھ کریگا مگر یہ وسیع ظرف اُس ہلکے قیاس سے وراہیں یہ شکایت فرمانے تشریف نہ لے گئے بلکہ اُسے اپنی عظمت دکھانے کہ وہ ایذا رسانی کے خیال سے باز رہے بادشاہ نے عرض کی حضرت نے کیسے تکلیف فرمائی ارشاد

حضرت مولانا نور علی صاحب فرنگی محلی نے بطور امر بالمعروف کے ایک رئیس کے سلام کا جواب نہ دیا اُس کی طرف سے بار بار مونھ پھیر لیا

رافضی بادشاہ بھی حضرت کا کتنا ادب کرتا تھا

فرمایا تیری زمین میں رہتے ہیں ہم نے کہا ہو آئیں بادشاہ نے وہ شیرینی جو بوز و رکے لیے آئی تھی پیش کی فرمایا ہمارے دو بچے بھی باہر ہیں چنانچہ ان حضرات کو بھی بلا لیا گیا تھوڑی دیر تشریف رکھکر واپس تشریف لائے۔ یہ دونوں حکایتیں مجھ سے حضرت مولنا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے لکھنؤ میں بیان فرمائیں جب میں اور وہ سنہ ۱۳۰۹ھ میں کچھ کتابیں دیکھنے لکھنؤ گئے تھے۔

ایک روز نواب وزیر احمد خاں صاحب ایک کتاب جس میں انھوں نے تعریفات اشیاء لکھی تھیں اعلیٰ حضرت مدظلہ کو بغرض اصلاح بعد ظہر سنارہے تھے علم جفر کی تعریف سنانے وقت حضور نے ارشاد فرمایا آپ نے علم زایرجہ کی تعریف نہ لکھی یہ علم جفر ہی کا ایک شعبہ ہے اس میں جواب منظوم عربی زبان بحر طویل اور حرف ل کی روی سے آتا ہے اور جبتک جواب پورا نہیں ہوتا منقطع نہیں آتا جسکو صاحب علم کی اجازت نہیں ہوتی نہیں آتا میں نے اجازت حاصل کرنا چاہی اُس میں کچھ پڑھا جاتا ہے جس میں حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لاتے ہیں اگر اجازت عطا ہوئی حکم مل گیا ورنہ نہیں میں نے تین روز پڑھا تیسرے روز خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے اور اس میں ایک بڑا پختہ کنواں ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور چند صحابہ کرام بھی حاضر ہیں جن میں سے میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچانا اس کنوئیں میں سے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پانی بھر رہے ہیں اُس میں سے ایک بڑا تختہ نکلا کہ عرض میں ڈیڑھ گز اور طول میں دو گز ہوگا اور اس پر سبز کپڑا چڑھا ہوا تھا جس کے وسط میں سفید روشن بہت جلی قلم سے ا ھ ذ اسی شکل میں لکھے ہوئے تھے جس سے میں نے یہ مطلب نکالا کہ اس کا حاصل کرنا ہذیان فرمایا جاتا ہے اس سے بقاعدہ

جفر اذن نکل سکتا تھا ہ کو بطور صدر مؤخر آخر میں رکھا اُس کے عدد پانچ ہیں اب وہ اپنی پہلی جگہ سے ترقی کر کے دوسرے مرتبہ میں آگئی اور پانچ کا دوسرا مرتبہ پانچ دہائی ہے یعنی پچاس جس کا حرف نون ہے یوں اذن سمجھا جاتا مگر میں نے اس طرف التفات نہ کیا اور لفظ کو ظاہر پر رکھکر اس فن کو چھوڑ دیا کہ اھذ کے معنے ہیں فضول بک۔

عرض۔ مرید کو بعد وفات شیخ قبر پر کس طرح ادب کرنا چاہیے۔

ارشاد۔ چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو کر فاتحہ پڑھے اور اُس کی حیات میں جیسا ادب کرتا تھا کہ سامنے سے حاضر ہو کہ بالیں سے حاضر ہونے میں مڑکر دیکھنا پڑتا ہے اور اس میں تکلیف ہوتی ہے (اسی سلسلہ بیان میں یہ حکایت بیان فرمائی) ایک بزرگ کا انتقال ہوا اُن کی صاحبزادی روزانہ قبر پر حاضر ہوتیں اور تلاوت قرآن عظیم کیا کرتیں۔ کچھ مدت گزرنے کے بعد وہ جوش جاتا رہا ایک روز حاضر نہ ہوئیں شب کو خواب میں تشریف لائے فرمایا ایسا نہ کرو آؤ اور میرے مواجہہ میں کھڑی ہو یہاں تک کہ تمھیں جی بھر کے دیکھ لوں پھر میرے لیے دعائے رحمت کرو اور پھر چلی جاؤ رحمت آکر مجھ میں اور تم میں حجاب ہو جائے گی۔ ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے پرسوں فلاں شخص آنے والا ہے اُس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھدینا صبح کو صاحبزادے نے اٹھکر اُس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں تیسرے روز خبر آئی کہ اُس کا انتقال ہوگیا ہے لڑکے نے نہایت عمدہ کفن سلوا کر اُس کے کفن میں رکھدیا اور کہا یہ میری ماں کو پہنچا دینا رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا خدا تمھیں جزائے خیر دے تم نے بہت اچھا کفن بھیجا۔

اُہبان بن صیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں اُن کے کفن میں ایک تہ بند زیادہ چلا گیا شب کو اپنے صاحبزادے کی خواب میں تشریف لائے اور فرمایا یہ تہ بند لو اور الگنی پر ڈال دیا صبح اُن کی آنکھ کھُلی تو وہیں رکھا ملا۔ ایک شخص قبرستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر میں غافل ہو گیا خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک بی بی اُس قبر میں فرماتی ہیں اے خدا کے بندے اس بلا کو میرے پاس سے دور کر جو تھوڑی دیر میں آنے والی ہے اُس کی فوراً آنکھ کھُل گئی دیکھا کہ ایک قبر وہیں کھُد رہی ہے اور سامنے ایک جنازہ جو کسی رئیس کا ہے چلا آ رہا ہے اُس نے سب کو منع کیا کہ یہ جگہ ٹھیک نہیں ہے خراب ہے ایسی ہے ویسی ہے غرض وہ لوگ باز رہے اور دوسری جگہ اُس میت کو لے گئے۔ شب کو اُس شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ بی بی فرماتی ہیں کہ خدا تجھے جزائے خیر دے کہ تو نے آگ کو میرے پاس سے دور کیا۔

مؤلف۔ ایک روز مولٰنا مولوی امجد علی صاحب بعد عصر بہار شریعت حصہ سوم بغرض اصلاح سُنا رہے تھے اُس میں ایک مسئلہ اس بارے میں تھا کہ رب العزۃ جل جلالہ کی طرف مؤنث کا صیغہ زبان سے نماز میں نکل جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

ارشاد۔ فرمایا صیغہ ہو یا ضمیر۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفعتاً سوتے سوتے اُٹھ بیٹھے اور بہت روئے لوگوں نے سبب دریافت کیا فرمایا میں نے دیکھا رب العزۃ کو کہ فرماتا ہے تو اشعار لیلیٰ و سلمہ کو مجھ پر محمول کرتا ہے اگر میں نہ جانتا کہ تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو وہ عذاب کرتا جو کسی پر نہ کیا ہو۔

عرض۔ حضور دعا کے وقت اگر کسی شخص کے ہاتھ سردی کی وجہ سے

ف۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفن میں ایک تہ بند زیادہ چلا جانا اور ان کا اپنے صاحبزادے کی خواب میں تشریف لانا اور تہ بند واپس فرمانا

ف۔ ایک اور حکایت

ف۔ مؤنث کے صیغہ یا ضمیر کے غلطی سے زبان سے نکل جانے پر نماز فاسد ہو جائے گی

ڈھکے رہیں تو کیسا ہے

ارشاد- ایک بزرگ شاید حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دعا میں سردی کے سبب صرف ایک ہاتھ باہر نکالا تھا الہام ہوا ایک ہاتھ اٹھایا ہم نے اس میں رکھدیا جو رکھنا تھا دوسرا ہاتھ اٹھاتا تو اسے بھی بھر دیتے۔

(سردی کے سبب ایک بزرگ کے ایک ہاتھ اٹھانے کا علم)

عرض- دعا ہر وقت مقبول ہوتی ہے۔

ارشاد- حدیث شریف میں ہے اللہ تعالٰی حیا والا کرم والا ہے اس سے شرم فرماتا ہے کہ اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور انہیں خالی پھیر دے اور فرمایا جو دعا نہ مانگے اللہ تعالٰی اس پر غضب فرماتا ہے۔

(قبول دعا کے لئے ہر وقت امیدوار رہنا اور دعا [illegible])

عرض- کیا صف اول میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔

ارشاد- حدیث میں فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ صف اول میں نماز پڑھنے کا اسقدر ثواب ہے تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کرتے یعنی ہر ایک صف اول میں کھڑا ہونا چاہتا اور جگہ کی تنگی کے سبب قرعہ برداری پر فیصلہ ہوتا سب سے پہلے امام پر رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے پھر صف اول میں جو اس کے محاذی کھڑا ہو پھر اس محاذی کے داہنی جانب پھر بائیں اسی طرح دوسری صف میں پہلے محاذی امام پر پھر داہنے پھر بائیں پر یوں ہی آخر صفوف تک۔

(صف اول میں نماز کا ثواب)

مؤلف- برکات اولیائے کرام کے ذکر میں فرمایا سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیمار ہوئے آپکا قارورہ ایک طبیب نصرانی کے پاس گیا بغور دیکھتا رہا پھر دفعتاً کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لوگوں نے سبب پوچھا کہا میں دیکھتا ہوں یہ قارورہ ایسے شخص کا ہے جسکا

(حضرت جنید بغدادی کے قارورہ سے ایک نصرانی کا ہدایت پانا)

جگر عشق الٰہی نے کباب کر دیا اللہ اکبر۔ ان بزرگوں کا قول وہ ہدایت کرتا ہی جو دوسروں کا قول نہیں کرتا۔ یمن کے ایک نصرانی نے یہ صحیح حدیث سُنی کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہِ مسلمان کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اُس نصرانی نے چاہا کہ امتحان کرے اُدھر کے نصاریٰ زنّار باندھتے ہیں اس نے زنار نیچے چھپایا اور اوپر مسلمانی لباس پہنا عمامہ باندھا اور مسلمان بنکر مشایخ کرام کی مجلسوں پر دورہ شروع کیا ہر ایک کے پاس جاتا اور حدیث کے معنے پوچھتا وہ کچھ فرما دیتے یہ دوسرے کے پاس حاضر ہوتا یوں ہیں بغداد شریف آیا اور حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس وعظ میں حاضر ہوا عرض کی یا سیدی اس حدیث کے معنے کیا ہیں اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہِ فرمایا اس کے یہ معنے ہیں کہ زنار توڑ اور نصرانیت چھوڑ اسلام لا وہ یہ سنتے ہی بیتاب ہوا اور کلمہ شہادت پڑھا اور کہا یا سیدی میں اتنے مشایخ کرام کے پاس گیا اور کسی نے مجھے نہ پہچانا فرمایا سب نے پہچانا مگر تجھ سے تعرض نہ کیا کہ تیرا اسلام میرے ہاتھ پر لکھا ہوا ہے

عرض۔ مجاہدے کیا معنے ہیں۔

ارشاد۔ سارا مجاہدہ اس آیہ کریمہ میں جمع فرمادیا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور نفس کو خواہشوں سے روکے بیشک تو جنت ہی ٹھکانا ہے یہی جہاد اکبر ہے حدیث میں ہے جہاد کفار سے واپس آتے ہوئے فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ ہم اپنے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف پھرے۔ ایک صاحب کو انار کی خواہش تھی تیس برس گزر گئے اور نہ کھایا اس کے بعد خواب میں زیارت اقدس حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے

کہ فرماتے ہیں اِنَّ لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقًّا تیرے نفس کا بھی کچھ تجھ پر حق ہے صبح اُٹھے انار کھایا اب نفس نے دودھ کی خواہش کی فرمایا تیس برس خواہش کر پھر شاید حضور تشریف لائیں اور فرمایئں اس سے یہی بہتر ہے کہ صبر کر فوراً خواہش دور ہوگئی اس قسم کی خواہش یا تو نفسانی ہوا کرتی ہے یا شیطانی جس کے دو امتیاز سہل ہیں ایک یہ کہ شیطانی خواہش میں بہت جلد کا تقاضا ہوتا ہے کہ ابھی کر لو العجلۃ من الشیطان اور نفس کو ایسی جلدی نہیں ہوتی دوسری یہ کہ نفس اپنی خواہش پر جا رہتا ہے جبتک پوری نہ ہو اُسے بدلتا نہیں اُسے واقعی اُسی شے کی خواہش ہے اگر شیطانی ہے تو ایک چیز کی خواہش ہوئی وہ نہ ملی دوسری چیز کی ہوگئی وہ نہ ملی تیسری کی ہوگئی اس واسطے کہ اُس کا مقصد گمراہ کرنا ہے خواہ کسی طور پر ہو ایک صاحب ایک بزرگ کے یہاں آئے دیکھا کہ پانی پینے کا گھڑا دھوپ میں رکھا ہے اُنھوں نے کہا پانی دھوپ میں رکھا رہگیا گرم ہوگیا ہوگا فرمایا صبح تو سایہ ہی تھا پھر دھوپ آگئی میں نے اللہ سے شرم کی کہ نفس کی خاطر قدم اُٹھاؤں حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روزہ تھا طاق میں پانی ٹھنڈا ہونے کے لیے آبخورہ میں رکھدیا تھا عصر کے مراقبہ میں تھے حورانِ بہشتی نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرنا شروع کیا جو سامنے آتی اُس سے دریافت فرماتے تو کس کے لیے ہے وہ ایک بندۂ خدا کا نام لیتی ایک آئی اُس سے پوچھا اُس نے کہا میں اُس کیلیے ہوں جو روزہ میں پانی ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے فرمایا اگر تو سچ کہتی ہے تو اس کوزہ کو گرادے اُس نے گرا دیا اُس کی آواز سے آنکھ کھُل گئی دیکھا تو وہ آبخورہ ٹوٹا پڑا ہے۔ دو فرشتے آپس میں ملے ایک نے پوچھا کہاں جاتے ہو دوسرے نے کہا فلاں عابد کے ہاتھ میں دودھ کا پیالہ ہے اور وہ پیا چاہتا ہے مجھے حکم ہے کہ جا کر ہاتھ مار دوں اور گرا دوں اور تم کہاں جاتے ہو کہا ایک فاسق دجلہ سے دریا میں مچھلی ڈالے بیٹھا ہے اور مچھلیاں نہیں پھنستیں مجھے حکم ہے کہ جا وں

ف: حکایاتِ بزرگاں کے عجیب واقعات ف: خواہش نفسانی و شیطانی کا فرق

اور پھانسی دوں (اسی تذکرہ میں ارشاد فرمایا) اگر چالیس دن گزر جائیں کہ کوئی علت یا قلت یا ذلت نہ ہو تو خوف کرے کہ کہیں چھوڑ نہ دیا گیا حدیث میں ہے جب کوئی مقبول بندہ رب عزوجل کی طرف اپنی کسی حاجت کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہے اور گڑگڑاتا ہے جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم کو ارشاد ہوتا ہے اے جبریل اسکی حاجت رہنے دے کہ مجھے اس کا گڑگڑانا اور میری طرف موہنہ اُٹھانا اچھا معلوم ہوتا ہے اور جب کوئی فاسق اپنی حاجت کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہے ارشاد ہوتا ہے اے جبریل اس کی حاجت جلد روا کر دے کہ مجھے اپنی طرف اُس کا موہنہ اُٹھانا اچھا نہیں معلوم ہوتا اس حدیث میں بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام حاجت روا ہیں پھر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت روا و مشکلکشا و دافع البلا ماننے میں کس مسلمان کو تامل ہو سکتا ہے وہ تو جبریل کے بھی حاجت روا ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ایک روز مولوی احمد مختار صاحب میرٹھ سے آئے اور بعد نماز عشا اعلیٰ حضرت مدظلہ سے دست بوس ہوئے اور یہ مسئلہ پوچھا کہ آیا شرعی امامت کرنے کے لیے قریشی ہونا شرعاً ضروری ہے کہ بے اُس کے شرعی امامت کرنے نہ پائی جائے گی اگرچہ عربی ہو یا یہ کوئی استحبابی شرط ہے۔

ارشاد۔ یہ مذہبی مسئلہ ہے اس میں ہمارا اور روافض و خوارج کا خلاف ہے خوارج کچھ تخصیص نہیں کرتے اور روافض نے اس قدر تنگی کی کہ صرف ہاشمیوں سے خاص کر دی اور یہ بھی مولی علی کی خاطر ورنہ بنی فاطمہ کی تخصیص کرتے اہلسنت صراط مستقیم و طریق وسط پر ہیں ہمارے تمام کتب عقائد میں تصریح ہے کہ اہلسنت کے نزدیک امامت کرنے کے لیے ذکورت و حریت و قرشیت لازم ہے اور تصریح فرماتے ہیں کہ اس کا اشتراط قطعی یقینی اجماعی ہے۔

ف: خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں

عرض۔ خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں اور اس کے مصداق کون کون ہوئے اور اب کون کون ہونگے۔

ارشاد۔ خلافت راشدہ وہ خلافت کہ منہاج نبوت پر ہو جیسے حضرات خلفائے اربعہ و امام حسن مجتبیٰ و امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اور اب میرے خیال میں ایسی خلافت راشدہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی قائم کرینگے والغیب عند اللہ۔

ف: قیامت کب ہوگی اور ظہور امام مہدی کب

عرض۔ قیامت کب ہوگی اور ظہور امام مہدی کب۔

ارشاد۔ قیامت کب ہوگی اسے اللہ جانتا ہے اور اس کے بتائے سے اس کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت ہی کا ذکر کرکے ارشاد فرماتا ہے عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ اللہ غیب کا جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے امام قسطلانی وغیرہ نے تصریح فرمائی کہ اس غیب سے مراد قیامت ہے جس کا اوپر کی متصل آیت میں ذکر ہے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے بعض علمائے کرام نے بملاحظۂ احادیث حساب لگایا کہ یہ امت سن ہزار ہجری سے آگے نہ بڑھے گی امام سیوطی نے اس کے انکار میں رسالہ لکھا الکشف عن تجاوز ھذہ الامۃ الالف اس میں ثابت کیا کہ یہ امت ۱۰۰۰ھ سے ضرور آگے بڑھے گی امام جلال الدین کی وفات شریف ۹۱۱ھ میں ہے اور اپنے حساب سے یہ خیال فرمایا کہ ۱۳۰۰ھ میں خاتمہ ہوگا بحمد اللہ تعالیٰ اُسے بھی چھبیس ۲۶ برس گزر گئے اور ہنوز قیامت تو قیامت اشراط کبریٰ میں سے کچھ نہ آیا امام مہدی کے بارے میں احادیث بکثرت اور متواتر ہیں مگر اُن میں کسی وقت کا تعین نہیں اور بعض علوم کے ذریعہ سے مجھے ایسا خیال گزرتا ہے کہ

ف: قیامت کا علم حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اس کا ذکر عظیم وارقوال علماء سے ثبوت

شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمایئں۔

عرض۔ جب میں مکہ معظمہ حضرت مولنا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ تعالے علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا قاضی رحمت اللہ وہابی کو حاضر خدمت پایا اور یہ وہ وقت تھا کہ مولنا اُس کو سند حدیث دے چکے تھے مجھے یہ نہایت ہی گراں گزرا میں نے مولنا عبدالحق صاحب سے عرض کیا کہ میں بھی آپ کی غلامی میں حاضر ہوا ہوں اور یہ بھی آپ سے سند حاصل کر چکے ہیں تو یہاں وہ اختلاف جو ہم میں ان میں دربارہ مسئلہ علم غیب رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے بآسانی طے ہو سکتا ہے اس پر مولنا نے تین دن میں ایک رسالہ بغر ائد السنیہ فی الفوائد البہیہ تحریر فرما کر قاضی رحمت اللہ کو دیا اُس رسالہ میں مولنا نے آثار قیامت کے متعلق بہت سی احادیث جمع فرمایئں لیکن اُن میں بھی تعین وقت نہیں۔

ارشاد۔ حدیث میں ہے دُنیا کی عمر سات دن ہے میں اُس کے پچھلے دن میں مبعوث ہوا دوسری حدیث میں ہے میں امید کرتا ہوں کہ میری امت کو خدائے تعالے نصف دن اور عنایت فرمائے ان حدیثوں سے اُمت کی عمر پندرہ سو ۱۵۰۰ برس ثابت ہوئی ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون تیرے رب کے یہاں ایک دن تمھاری گنتی کے ہزار برس کی برابر ہے ان حدیثوں سے جو مستفاد ہوا وہ اُس توقیت کے منافی نہیں جو اُس علم سے میرے خیال میں آئی ہے کیونکہ یہاں حضور سرورعالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے اپنے رب عزجلالہ سے استدعا ہے آیندہ انعام آلہی وہ جس قدر زیادہ عمر عطا فرمائے جیسے جنگ بدر میں حضور نے صحابہ کرام کو تین ہزار فرشتے مدد کے لیے آنے کی امید

ف بعض علوم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کا ظہور ۱۹۰۰ھ میں ہوگا اور ۱۸۳۷ھ میں اسلامی سلطنت کوئی نہ رہے گی

ف احادیث سے دنیا کی عمر پندرہ سو ۱۵۰۰ برس ہے

دلائی کہ اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُنْزَلِیْنَ کیا
تمھیں یہ کافی نہیں کہ تمھارا رب تین ہزار فرشتے اُتار کر تمھاری مدد فرمائے اس پر حق
سبحٰنہ تعالےٰ نے فرشتوں کا اضافہ فرمایا کہ بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ
فَوْرِهِمْ یُمْدِدْکُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ - کیوں نہیں اگر تم صبر کرو
اور تقوی پر رہو اور کافر ابھی کے ابھی تم پر آئیں تو تمھارا رب پانچ ہزار نشان والے
فرشتوں سے تمھاری مدد فرمائے گا -

عرض - حضور نے جفر سے معلوم فرمایا -

ارشاد - ہاں (اور پھر کسی قدر زبان دبا کر فرمایا) آم کھایئے پیڑ نہ گنیے (پھر خود ہی
ارشاد ہوا) کہ میں نے یہ دونوں وقت (۱۸۳۷ھ میں سلطنت اسلامی کا رہنا
اور ۱۹۰۰ھ میں امام مہدی کا ظہور فرمانا) سیدالمکاشفین حضرت شیخ اکبر محی الدین
ابن عربی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کلام سے اخذ کیے ہیں اللہ اکبر کیسا زبردست
واضح کشف تھا کہ سلطنت ترکی کا بانی اول عثمان پاشا حضرت کے مدتوں بعد پیدا
ہوا مگر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنے زمانے پہلے عثمان پاشا سے لیکر
قریب زمانۂ آخر تک جتنے بادشاہ اسلامی اور اُن کے وزراء ہونگے رموز میں
سب کا مختصر ذکر فرما دیا اُن کے زمانے کے عظیم وقائع کی طرف بھی اشارے فرمائے
کسی بادشاہ سے اپنی اسی تحریر میں بہ نرمی خطاب فرماتے ہیں اور کسی پر حالت
غضب کا اظہار ہوتا ہے اس میں ختم سلطنت اسلامی کی نسبت لفظ ایقظ
فرمایا اور صاف تصریح فرمائی کہ لا اقول الفظ الجفریۃ بل ایقظ الجفریۃ
میں نے اس ایقظ جفری کا جو حساب کیا تو ۱۸۳۷ھ آتے ہیں اور انھیں کے
دوسرے کلام سے ۱۹۰۰ھ ظہور امام مہدی کے اخذ کیے ہیں وہ فرماتے ہیں رباعی
اذا دار الزمان علی حروف ❊ ببسم اللہ فالمھدی قاما

حضرت شیخ اکبر کا کشف

ویخرج فی الحطیم عقیب صوم ۔ الا فاقرأہ من عندی سلاما
خود اپنی قبر شریف کی نسبت بھی فرما دیا کہ اتنی مدت تک میری قبر لوگوں کی
نظروں سے غائب رہے گی مگر اذا دخل السین فی الشین ظہر قبر محی الدین
جب شین میں سین داخل ہوگا تو محی الدین کی قبر ظاہر ہوگی سلطان سلیم جب شام
میں داخل ہوئے تو اُن کو بشارت دی کہ فلاں مقام پر ہماری قبر ہے سلطان نے
وہاں ایک قبہ بنوا دیا جو زیارت گاہ عام ہے (پھر فرمایا) چند جداول ۲۸-
۲۸ خانوں کی آپ نے تحریر فرما دی ہیں جن میں ایک ایک خانہ لکھا اور
باقی خالی چھوڑ دیئے اب اُس کا حساب لگاتے رہیے کہ اس سے کیا مطلب
ہے۔

فائدہ ہولی دیوالی کی مٹھائی

عرض۔ کافر جو ہولی دیوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں مسلمانوں کو لینا جائز
ہے یا نہیں۔
ارشاد۔ اُس روز نہ لے ہاں اگر دوسرے روز دے تو لیلے نہ یہ سمجھکر کہ ان خبثا
کے تیوہار کی مٹھائی ہے بلکہ مال موذی نصیب غازی سمجھے۔

فائدہ نماز میں بلغم آجائے

عرض۔ اگر نماز میں بلغم آجائے تو کیا کرے۔
ارشاد۔ دامن یا آنچل میں لیکر مل دے۔

فائدہ واما السائل فلا تنہر کا مطلب

عرض۔ حضور ہر سائل پر رحم کھانا چاہیے خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو کہ قرآن
عظیم میں وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ فرمایا ہے۔
ارشاد۔ پھر سائل بھی تو ہو بحر الرائق وغیرہ میں تصریح ہے کہ کافر حربی پر کچھ
تصدق کرنا اصلا جائز نہیں فرمایا یہ بھی ارشاد ہے اقیموا الصلوٰۃ نماز
پڑھو تو کیا اس سے یہ مطلب ہے خواہ وضو ہو یا نہ ہو شرط بھی تو موجود ہونا
چاہیے نہ کہ مطلق فقہائے کرام فرماتے ہیں اگر آدمی کے پاس ایک پیاس کا پانی ہو

اور جنگل میں ایک کتّا اور ایک کافر شدت تشنگی سے جاں بلب ہو تو کتّے کو پلا دے اور کافر کو نہ دے حدیث شریف میں ہے قیامت کے دن ایک شخص حساب کے لیے بارگاہ رب العزۃ میں لایا جائیگا اُس سے سوال ہوگا کیا لایا وہ کہے گا میں نے اتنی نمازیں پڑھیں علاوہ فرض کے اتنے روزے رکھے علاوہ ماہ رمضان کے اس قدر خیرات کی علاوہ زکوٰۃ کے اور اس قدر حج کیے علاوہ حج فرض کے وغیر ذالک ارشاد باری ہوگا ھل والیت لی ولیا و عادیت لی عدوا کبھی میرے محبوبوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت بھی رکھی تو عمر بھر کی عبادت ایک طرف اور خدا و رسول کی محبت ایک طرف اگر محبت نہیں سب عبادات و ریاضات بیکار۔ پر کے کاٹنے سے ایک ذرا سی آپکو تکلیف ہوتی ہے اگر کہیں اُسے زمین پر پڑا دیکھیں کہ اُس کا ایک پاؤں یا پر بیکار ہو گیا ہے اور اُس میں طاقت پرواز نہیں ہے تو اُس پر رحم کیا جاتا ہے کہ پیروں سے مسل دیتے ہیں تو خدا و رسول عزجلالہ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کریں اور اُن سے دشمنی و عداوت رکھیں وہ قابل رحم ہیں ہرگز نہیں عوام کی یہ حالت ہے کہ ذرا کسی کو ننگا محتاج دیکھا سمجھے کہ قابل رحم ہے خواہ خدا و رسول کا دشمن ہی کیوں نہ ہو حضرت سیدی عبد العزیز دباغ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ذرا سی اہانت کافر کی کرنا ہے کہ اگر وہ راستہ پوچھے اور کوئی مسلمان بتا دے اتنی بات اللہ تعالےٰ سے اُس کا علاقہ مقبولیت قطع کر دیتی ہے ہاں ذمی مستامن کافروں کے لیے شرع میں رعایت کے خاص احکام ہیں یہ اس لیے کہ اسلام اپنے ذمہ کا پورا ہے اور اپنے عہد کا سچا۔

عرض۔ حضور یہ واقعہ کس کتاب میں ہے کہ حضرت سید الطائفہ جنید

بے محبت خدا و رسول و عداوت دشمنان خدا و رسالت پناہی کوئی عبادت قبول نہیں

کافر کی ذرا سی اہانت مثلاً اُسے راستہ بتا دینا مقبولیت کو قطع کر دیتا ہے

بغدادی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے یا اللہ فرمایا اور دریا سے اتر گئے پورا واقعہ یاد نہیں۔

ارشاد۔ غالباً حدیقۂ ندیہ میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدی جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر مثل زمین کی چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا اُسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا عرض کی میں کس طرح آؤں فرمایا یا جنید یا جنید کہتا چلا آ اُس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب بیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلواتے ہیں میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا پکارا حضرت میں چلا فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار ہوا عرض کی حضرت یہ کیا بات تھی آپ اللہ کہیں تو پار ہوں اور میں کہوں تو غوطہ کھاؤں فرمایا ارے نادان ابھی تو جنید تک تو پہنچا نہیں اللہ تک رسائی کی ہوس ہے۔ اللہ اکبر دو صاحب اولیائے کرام سے ایک دریا کے اس کنارے اور دوسرے اُس پار رہتے تھے اُن میں سے ایک صاحب نے اپنے یہاں کھیر پکوائی اور خادم سے کہا تھوڑی ہمارے دوست کو بھی دے آؤ خادم نے عرض کی حضور راستے میں تو دریا پڑتا ہے کیونکر پار اتروں گا کشتی وغیرہ کا کوئی سامان نہیں فرمایا دریا کے کنارے جا اور کہہ کہ میں اُس کے پاس سے آیا ہوں جو آج تک اپنی عورت کے پاس نہیں گیا خادم حیران تھا کہ یہ کیا معمہ ہے اس واسطے کہ حضرت صاحب اولاد تھے بہر حال تعمیل حکم ضرور تھی دریا پر گیا اور وہ پیغام جو ارشاد فرمایا تھا کہا دریا نے فوراً راستہ دیدیا اس نے پار پہنچکر اُن بزرگ کی خدمت میں کھیر پیش کی

ف ۔ دو واقعہ کہ حضرت سید الطائفہ یا اللہ کہکر پار ہو گئے اور دوسرا شخص یا جنید یا جنید اور جب اس نے یا اللہ کہا تو غوطہ لگا

ف ۔ دریا پر اولیا کی حکومت

انھوں نے نوش جان فرمائی اور فرمایا ہمارا اسلام اپنے آقا سے کہدینا خادم نے عرض کی کہ سلام تو جبھی کہونگا جب دریا سے پار اتر جاؤں فرمایا دریا پر جاکر کہہ کہ اس کے پاس سے آتا ہوں جس نے تیس برس سے آج تک کچھ نہیں کھایا خادم شش و پنج میں تھا یہ عجیب بات ہے ابھی تو میرے سامنے کھیر تناول فرمائی اور فرماتے ہیں اتنی مدت سے کچھ نہیں کھایا مگر بلحاظ ادب خاموش رہا دریا پر آکر جیسا فرمایا تھا کہدیا دریا نے پھر راستہ دیدیا جب اپنے آقا کی خدمت میں پہنچا تو اس سے نہ رہا گیا اور عرض کی حضور یہ کیا معاملہ ہے فرمایا ہمارا کوئی فعل اپنے نفس کے لیے نہیں ہوتا ۔

عرض ۔ وہابیہ کی جماعت چھوڑکر الگ نماز پڑھ سکتا ہے ۔

ارشاد ۔ نہ ان کی نماز نماز ہے نہ ان کی جماعت جماعت ۔

ف ۔ نہ وہابی کی نماز نماز ہے نہ اس کی جماعت جماعت

عرض ۔ وہابیوں کی بنوائی ہوئی مسجد مسجد ہے یا نہیں ۔

ارشاد ۔ کفار کی مسجد مثل گھر کے ہے ۔

ف ۔ کافر یا مرتد کی بنائی مسجد مسجد نہیں

عرض ۔ وہابی موذن کی اذان کا اعادہ کیا جائے یا نہیں ۔

ارشاد ۔ جس طرح ان کی نماز باطل اسی طرح اذان بھی ہاں تعظیماً اللہ کے نام پر جل شانہ اور نام اقدس پر درود شریف پڑھے ۔

ف ۔ وہابی کی اذان اذان نہیں

عرض ۔ حضور یہ روایت صحیح ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے کاشانۂ اقدس میں ایک کافر مسلمان ہوا اور اس خیال سے کہ اہلبیت اطہار بھوکے رہیں سب کھانا کھا گیا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرہ شریف میں ٹھہرایا پچھلی رات کے وقت پیٹ میں گرانی معلوم ہوئی اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد اجابت کی ضرورت ہوئی شرمندگی کی وجہ سے کہ کہیں کوئی دیکھ نہ لے حجرہ شریف میں غلاظت پھیلائی اور تمام بستر وغیرہ خراب کردیا اور

صبح ہوتے ہی وہاں سے چل دیا جب حضور حجرہ شریف میں مہمان کی خیریت معلوم کرنے کی غرض سے تشریف لائے تو یہ کیفیت ملاحظہ فرمائی آپ نے خود نجاست کو صاف کیا صحابۂ کرام کو اُس کی اس ناشائستہ حرکت پر سخت غصہ آیا اتفاقاً عجلت میں وہ اپنی تلوار بھول گیا اور تلوار بہت اچھی تھی جس کے لیے اُسے مجبوراً پھر لوٹنا پڑا یہاں آکر دیکھا کہ حضور اپنے دست اقدس سے بستر دھو رہے ہیں۔ امیرالمؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سزا دینے کا ارادہ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ یہ میرا مہمان ہے اور اُس سے فرمایا تم اپنی تلوار بھول گئے تھے جہاں رکھی تھی وہاں سے اُٹھا لو وہ حضور کے اس خلق عظیم کو دیکھکر فوراً مشرف باسلام ہوگیا تو حضور اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کفّار پر بھی نظر عنایت کرنا چاہیے۔

ارشاد۔ اس کے قریب روایت مثنوی شریف میں مذکور ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُنھیں سے خلق فرماتے جو رجوع لانے والے ہوتے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ سختی فرماتے انکی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھروائیں ہاتھ کاٹے پاؤں کاٹے پانی مانگا تو پانی تک نہ دیا یہ سلوک کس کے ساتھ تھے وہ جو رجوع والے نہ تھے امیرالمؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا زمانۂ خلافت ہے آپ مسجد نبوی سے نماز پڑھکر تشریف لیے جاتے ہیں ایک مسافر نے کھانا مانگا امیرالمؤمنین اُسے ہمراہ لے آئے خادم بحکم امیرالمؤمنین کھانا حاضر کرتا ہے اتفاقاً کھانے کھاتے اُسکی زبان سے ایک بد مذہبی کا فقرہ نکل جاتا ہے جس پر حضور فوراً اُس کے سامنے سے کھانا اُٹھوا لیتے ہیں اور خادم کو حکم دیتے ہیں کہ اسے نکال دے۔ رب العزۃ کی شان ہے کہ بد مذہب کیسا ہی جامۂ عیّاری پہنکر میرے سامنے آئے خود بخود دل نفرت کرے

لگتا ہے حضرت والد ماجد قدس سرہٗ کے زمانۂ حیات میں دہلی کا ایک واعظ حاضر ہوا اور اُس وقت مولنا عبد القادر صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف رکھتے تھے اسمٰعیل دہلوی اور وہابیہ پر بڑے شد و مد سے دیر تک لعن طعن کی اور اس نے اپنے سُنّی ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا میرے بچپن کا زمانہ تھا جب وہ چلا گیا تو میں نے اپنا خیال حضرت کی خدمت میں ظاہر کیا کہ یہ پکّا وہابی معلوم ہوتا ہے مولنا بدایونی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے فرمایا ابھی تو وہ تمھارے سامنے وہابیوں و اسمٰعیل پر تبرّا کہہ گیا ہے میں نے عرض کی میرا قلب گواہی دیتا ہے کہ یہ سب تقیہ تھا اُسے جامع مسجد میں وعظ کہنے کی اجازت ہمارے حضرت سے لینی ہے کہ بے حضرت کی اجازت کے یہاں کوئی وعظ نہیں کہہ سکتا اس لیے اُس نے یہ تمہید ڈالی دوسرے دن شام کو پھر حاضر ہوا میں نے اُسے مسائل وہابیت میں چھیڑا ثابت ہوا کہ پکّا وہابی ہے دفع کر دیا گیا اپنا سا مونھ لیکر چلا گیا حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز کے وصال شریف کے کچھ دنوں بعد جبکہ میں اپنے مجھلے بھائی مرحوم کے مکان میں رہتا تھا باہر تنہا بیٹھا تھا سامنے گلی میں سے ایک عربی صاحب آتے نظر آئے جب قریب آئے میں نے چاہا اُن کے لیے قیام کرنا کہ اہل عرب کے لیے قیام میری عادت تھی مگر اس بار دل کراہت کرتا ہے میں اُٹھنا چاہتا ہوں اور دل اندر سے دامن کھینچتا ہے آخر میں نے کہا کہ یہ تیرا تکبر ہے جبراً قہراً قیام کیا وہ آکر بیٹھے میں نے نام پوچھا کہا عبد الوہاب مقام پوچھا کہا نجد اب تو میں کھٹکا اور میں نے اُس سے مسائل متعلقہ وہابیت پوچھے اثنا اشد وہابی نکلا کہ یہاں کے وہابیہ اُس کی شاگردی کریں بار بار حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لیتا نہ اول میں کلمۂ تعظیم نہ آخر میں درود میں اُسے ہر بار روکتا اور کلمات تعظیم اور درود شریف کی ہدایت کرتا اور وہ نہ مانتا

آخر میں نے سختی کے ساتھ اُس سے کہا تو مجبور ہو کر بولا اقول نقولک صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں تمھارے کہنے سے کہتا ہوں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اُسے دفع کیا اخیر فقرہ یہ تھا کہ ہمارا رخصتانہ دو میں نے شہر کے دو ایک وہابیوں کا پتا بتا دیا کہ اُن کے پاس جا یہاں تیرے لیے کچھ نہیں بالآخر وہ خائب و خاسر دفع ہوا میں نے اپنے دلکو شاباش دی کہ تو نے بھی ٹھیک کہا تھا بیشک اس شیطان کے لیے قیام ناجائز تھا ایک بار علی گڑھ سے ایک شخص اپنا پیگ وغیرہ لیے آیا اُس کی صورت دیکھکر میرے قلب نے کہا یہ رافضی ہے کہا میں اپنے مکان کو لکھنؤ جاتا تھا راستے میں صرف آپ کی زیارت کے لیے اُتر پڑا ہوں کیا آپ اہلسنّت میں ایسے ہی ہیں جیسے ہمارے یہاں مجتہدین میں نے التفات نہ کیا غرض وہ رافضی اپنی طرف مجھے مخاطب کرتا تھا اور میں دوسری طرف موںھ پھیر لیتا تھا آخر اُٹھکر چلا گیا اُس کے جانے کے بعد ایک صاحب سُنّی بھی ہوئے کہ وہ اتنی مسافت طے کر کے آیا اور آپ نے قطعی التفات نہ فرمایا میں نے یہی روایت (امیرالمؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کہ جس وقت آپکو معلوم ہوا کہ یہ بد مذہب ہے فوراً کھانا سامنے سے اُٹھوا لیا اور اُسے نکلوا دیا) بیان کی کہ ہمارے ائمہ نے ان لوگوں کے ساتھ ہمیں یہ تہذیب بتائی ہے اب بھلا وہ کیا کہہ سکتے تھے خاموش ہوگئے مسلمانو ذرا اودھر خدا ورسول کی طرف متوجہ ہو کر ایمان کے دل پر ہاتھ رکھکر دیکھو اگر کچھ لوگ تمھارے ماں باپ کو رات دن بلاوجہ محض فحش مغلظہ گالیاں دینا اپنا شیوا کر لیں بلکہ اپنا دین ٹھہرالیں کیا تم اُن سے بکشادہ پیشانی ملوگے حاشا ہرگز نہیں اگر تم میں نام کو غیرت باقی ہے اگر تم میں انسانیت ہی اگر تم اپنی ماں کو ماں سمجھتے ہو اگر تم اپنے باپ سے پیدا ہو تو اُنھیں دیکھکر تمھارے دل بھر جائیں گے تمھاری آنکھوں میں خون اُترے گا تم اُن کی طرف نگاہ اُٹھانا

مسلمانوں کو نصیحت

گوارا نہ کروگے لِلّٰہ انصاف صدیق اکبر و فاروق اعظم زائد یا تمھارے ماں باپ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ زائد یا تمھاری ماں۔ ہم صدیق و فاروق کے ادنےٰ غلام ہیں اور الحمد للّٰہ کہ ام المؤمنین کے بیٹے کہلاتے ہیں اُن کو گالیاں دینے والوں سے اگر یہ برتاؤ نہ برتیں جو ہم اپنی ماں بلکہ اپنے آپکو گالیاں دینے والوں سے برتتے ہیں تو ہم نہایت نمک حرام غلام اور حد بھر کے بڑے ناخلف بیٹے ہیں ایمان کا تقاضا یہ ہے آگے تم جانو اور تمھارا کام نیچری تہذیب کے مدعیوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ذرا کوئی کلمہ اُن کی شان کے خلاف کہا اُن کا بھوک اُڑنے لگتا ہے آنکھیں لال ہو جاتی ہیں گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اُس وقت وہ مجنون تہذیب بکھری پھرتی ہے وجہ کیا ہے کہ اللہ و رسول و معظمان دین سے اپنی وقعت دلمیں زیادہ ہے ایسی ناپاک تہذیب اُنھیں کو مبارک فرزندانِ اسلام اُس پر لعنت بھیجتے ہیں خود حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی سے بدمذہبوں کو نام لے لے کر اٹھا دیا ایک مرتبہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز جمعہ میں دیر ہو گئی راستے میں دیکھا کہ چند لوگ مسجد سے لوٹتے ہوئے آرہے تھے آپ اس ندامت کی وجہ سے کہ ابھی میں نے نماز نہیں پڑھی ہے چھپ گئے اور وہ اس ذلّت کی وجہ سے جو مسجد شریف سے نکال دینے میں ہوئی تھی الگ چھپکر نکل گئے رب العزت تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ اے نبی جہاد فرما اور سختی فرما کافروں اور منافقوں پر اور فرماتا ہے عزوجل مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ محمد اللہ کے رسول ہیں (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور جو اُن کے ساتھی ہیں کفار پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل اور فرماتا ہے جل و علا وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً لازم کہ کفار تم میں سختی

نیچری تہذیب کی مخبوطگی

پائیں تو ثابت ہوا کہ کافروں پر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سختی فرماتے تھے۔

عرض۔ اگر کسی شخص کا ستر کھل جائے تو جس نے دیکھا یا جس کا ستر کھلا وضو رہے گا یا نہیں۔

ارشاد۔ وضو کسی چیز کے دیکھنے یا چھونے سے نہیں جاتا (پھر فرمایا) تیس عضو عورت کے عورت ہیں اور نو مرد کے ان میں سے کسی عضو کا چہارم بقدر رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے تک بلا قصد کھلا رہنا مفسد نماز ہے اور بالقصد تو اگر ایک آن کے لیے کھولے جب بھی نماز جاتی رہے گی۔

عرض۔ حضور وحدۃ الوجود کسے کہتے ہیں۔

ارشاد۔ وجود ایک اور موجود ایک ہے باقی سب اُس کے ظل ہیں۔

عرض۔ اسمعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیے۔

ارشاد۔ میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں البتہ غلام احمد، سید احمد، رشید احمد، اشرف علی کے کفر میں

؎ یہاں وہابیہ سخت دھوکا دیتے ہیں کہ جب تنقیص و توہین شان رسالت کفر ہے تو اسمعیل نے بھی کی ہے وجہ کیا ہے کہ اشرف علی وغیرہ تو ایسے کافر ہوں کہ اُن کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو اور اسمعیل ایسا نہ ہو مگر مسلمان ہوشیار رہیں یہاں خبثا کا سخت دھوکا ہے اصل یہ ہے کہ اسمعیل اور حال کے خبثا کے اقوال میں فرق ہے۔ ہم اہلسنت متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ جب تک کسی قول میں تاویل کی گنجایش ہو گی تکفیر سے زبان روکی جائے گی ممکن ہے کہ اُس نے اس قول سے یہی معنے مراد لیے ہوں شرح فقہ اکبر میں فرمایا ہاں جب قول ایسا ہو کہ اس میں اصلا تاویل کی گنجایش نہ ہو تو تکفیر کی جائے گی تو اس قول کے قائل کو جس میں تاویل کی گنجایش ہو اگر کوئی کافر کہے تو ہم منع نہیں کرتے کہ وہ معنے ظاہر کے اعتبار سے (بقیہ حاشیہ صفحہ آیندہ)

جو شک کرے وہ خود کافر من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

عرض - ہر کافر ملعون ہے۔

ارشاد - ہاں عند اللہ جو کافر ہے قطعاً ملعون ہے کسی خاص کا نام لیکر پوچھا جائیگا ہم اُسے ملعون نہ کہیں گے ممکن ہے کہ توبہ کرلے اور اگر عام کفار کی بابت سوال ہوا تو ملعون کہیں گے۔

عرض - خدا و رسول عزجلالہ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت کس طرح دلمیں پیدا ہو۔

ارشاد - تلاوت قرآن مجید اور درود شریف کی کثرت اور نعت شریف کے صحیح اشعار خوش الحانوں سے بکثرت سُننے اور اللہ و رسول کی نعمتوں اور رحمتوں میں جو اس پر ہیں غور کرے۔

ایک روز برادرم مولنا حسنین رضا خاں صاحب برائے جواب کچھ استفتے سُنا رہے تھے اور جواب لکھ رہے تھے ایک کارڈ پر اسم جلالت لکھ گیا اُس پر ارشاد فرمایا اور کھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا اسم جلالت اللہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۱) ٹھیک کہہ رہا ہی اور اس کی خود تکفیر نہیں کرتے کہ احتیاط اس میں ہے اور اس دوسری صورت کے قائل کی تکفیر ضرور ہے کہ اُسمیں جب اصلاً تاویل نہیں تو تکفیر سے زبان روکنے کا حاصل خود کفر و طغیان ہی اُس کے اس بیہودہ اعتراض اور ذلیل دھوکے کا جواب اتنا کافی ہے کہ ایک قول پر فقہا تکفیر فرماتے اور متکلمین نہیں کرتے اب کہیں کیا کہتے ہیں کیا فقہا کے نزدیک متکلمین اُس کی تکفیر نہ کرکے جس کی فقہانے کی ہے معاذ اللہ فقہا کے نزدیک کافر ٹھہریں گے یا متکلمین فقہا کو کافر کہیں گے اس لیے کہ انھوں نے متکلمین کے نزدیک جو کافر نہ تھا اُس کی تکفیر کی ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ان خبثا کے اقوال بدتر از ابوال ایسے ہیں جن میں نام کو بھی تاویل کی گنجایش نہیں لہذا اُن کے لیے یہ حکم ہی کہ جو اُنکے کفر میں شک کرے خود کافر تو تفصیل چاہے وہ رسالہ المبین الاجمر مطالعہ کرے ۱۲ مؤلف غفرلہ

ف۔ ہر کافر ملعون ہے مگر کسی خاص کو ملعون نہ کہنا چاہیے سوا اُن کے جن کا کفر بنص قطعی ثابت ہو لیا

ف۔ محبت خدا و رسول کی زیادہ ہونے کا عمل

ف۔ اسم جلالت یا نام مبارک حضرت رسالت پناہ یا کوئی آیت کارڈ پر نہ لکھیں

اور محمد اور احمد اور نہ کوئی آیہ کریمہ مثلاً اگر رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھنا ہو تو یوں لکھتا ہوں حضور اقدس علیہ افضل الصلاۃ والسلام یا اسم جلالت کی جگہ مولےٰ تعالیٰ۔

عرض۔ لفظ شہر ہر مہینے کے ساتھ بولا جاتا ہے یا نہیں یہ کہہ سکتے ہیں شہر رجب المرجب۔

ارشاد۔ نہیں۔ یہ لفظ ان تین مہینوں کے لیے ہے شہر ربیع الاول۔ شہر ربیع الآخر۔ شہر رمضان المبارک۔

ف لفظ شہر تین مہینوں کے ساتھ بولا جائیگا

عرض۔ حضور اللہ میاں کہنا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ زبان اردو میں لفظ میاں کے تین معنے ہیں اُن میں سے دو ایسے ہیں جن سے شان الوہیت پاک و منزہ ہے اور ایک کا صدق ہو سکتا ہے تو جب لفظ ذو وجہین محتمل اور ایک اچھے معنے میں مشترک ٹھہرا اور شرع میں وارد نہیں تو ذات باری پر اُس کا اطلاق ممنوع ہوگا اُس کے ایک معنے مولیٰ اللہ تعالیٰ بے شک مولےٰ ہے دوسرے معنے شوہر تیسرے معنے زنا کا دلال کہ زانی اور زانیہ میں متوسط ہو۔

ف اللہ میاں کہنے کا حکم اور میاں کے تین معنے

عرض۔ میلاد شریف میں جھاڑ و فانوس فروش وغیرہ سے زیب و زینت اسراف ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ علما فرماتے ہیں لاخیر فی الاسراف ولا اسراف فی الخیر جس شے سے تعظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی۔ امام غزالی نے احیاء العلوم شریف میں سید ابو علی رودباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلس ذکر شریف ترتیب دی اور اُس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں ایک شخص ظاہر بیں پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے بانی مجلس نے

ف میلاد شریف کی زیب و زینت میں جو صرف ہو اسراف نہیں

تحیۃ الوضو کی فضیلت

ہاتھ پکڑا اور اندر لیجا کر فرمایا کہ جو شمعیں میں نے غیر خدا کے لیے روشن کی ہوں وہ بجھا دیجیے۔ کوششیں کی جاتی تھیں اور کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوئی۔

عرض۔ تحیۃ الوضو کی کیا فضیلت ہے۔

ارشاد۔ ایک بار حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے بلال کیا سبب ہے کہ میں جنت میں تشریف لے گیا تم کو آگے آگے جاتے دیکھا۔ عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں جب وضو کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا یہی سبب ہے۔

عرض۔ حضور بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ رکوع کے بعد پائنچے اوپر کو چڑھا لیتے ہیں یہ کیسا ہے۔

ارشاد۔ مکروہ ہے اور اگر دونوں ہاتھ سے ہو تو بعض علما کے نزدیک مفسد صلوٰۃ ہے۔

خواب۔ ایک مسجد معمولی وسعت کی ہے اور نماز تیار ہے ایک شخص جس کو میں جانتا ہوں عقائد وہابیہ کا پیرو اذان کہتا ہے لیکن نام اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پھر تکبیر کہتا ہے وہ بھی تام ناحی تاب میں نے کہا یہ عجب وہابیوں نے دستور نکالا ہیں اندر مسجد کے اُس وقت پہنچا جبکہ امام اپنی جگہ پہنچ گیا تھا اور چاہتا تھا کہ تکبیر تحریمہ کہے میں نے آواز بلند السلام علیکم کہا جس سے امام نے چونک کر میری طرف رخ کیا اور پیچھے ہٹ آیا اور میں فوراً اُس کی جگہ کھڑے ہو کر امامت کرنے لگا جب سلام پھیرا فوراً آنکھ کھل گئی دیکھا تو فجر کا وقت تھا۔

تعبیر۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہابیہ کی دعوت بند ہو گی اور اہلسنت کی ترقی ہو گی۔

عرض۔ نوافل میں رکوع کس طرح کرنا چاہیے اگر بیٹھکر پڑھ رہا ہے۔

ارشاد۔ اتنا جھکے کہ سر گھٹنے کے محاذی آجائے اور اگر کھڑے ہوکر پڑھے تو پنڈلیاں مقوس نہ ہوں اور کف دست گھٹنوں پر قائم کرکے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں ایک صاحب کو میں نے دیکھا کہ حالت رکوع میں پشت بالکل سیدھی اور مونھ اٹھائے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا گیا یہ آپ نے کیسا رکوع کیا حکم تو یہ ہے کہ گردن نہ اتنی جھکاؤ جیسے بھیڑ اور نہ اتنی اٹھاؤ جیسے اونٹ وہ صاحب کہنے لگے کہ مونھ اس وجہ سے اٹھالیا تھا کہ سمت قبلہ سے نہ پھر جائے میں نے کہا تو آپ سجدہ بھی ٹھوڑی پر کرتے ہونگے اُن کی سمجھ میں بات آگئی اور آبندہ کے لیے اصلاح ہوگئی۔

عرض۔ حضور ایک بی بی تنہا حج کرنا چاہتی ہیں اور سفر خرچ قلیل اور رہنا قلیل اس صورت میں کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ عورت کو بغیر محرم حج کو جانا جائز نہیں۔

عرض۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو اے خداوند عرب کہکر ندا کرسکتے ہیں۔

ارشاد۔ کرسکتے ہیں خداوند عرب کے معنے مالک عرب۔

عرض۔ حضور والا عجم کے معنے بے پڑھی ولائتیں۔

ارشاد۔ گونگی زبان اور عرب کے معنے تیز زبان۔

عرض۔ حضور اولیا ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں۔

ارشاد۔ اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کرسکتے ہیں۔

عرض مؤلف۔ حضور اس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ عالم مثال سے اجسام مثالیہ

اولیا کے تابع ہو جاتے ہیں اس لیے ایک وقت میں متعدد جگہ ایک ہی صاحب نظر آتے ہیں اگر یہ ہے تو اس پر شبہہ ہوتا ہے کہ مثل تو شے کا غیر ہوتا ہے امثال کا وجود شے کا وجود نہیں تو اُن اجسام کا وجود اس جسم کا وجود نہ ٹھہریگا۔

ارشاد۔ امثال اگر ہونگے تو جسم کے اُن کی روح پاک ان تمام اجسام سے متعلق ہو کر تصرف فرمائے گی تو از روئے روح وحقیقت وہی ایک ذات ہر جگہ موجود ہے۔

یہ بھی فہم ظاہر ہیں ورنہ سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لیجانا تحریر فرمایا اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی حضرت نے وقت واحد میں دس جگہ تشریف لیجانے کا وعدہ فرمالیا ہے یہ کیونکر ہو سکے گا شیخ نے فرمایا کرشن کنھیا کافر تھا اور ایک وقت کئی سو جگہ موجود ہو گیا فتح محمد اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو گیا تعجب ہے یہ ذکر کر کے فرمایا کیا یہ گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی جگہ مثالیں تھا بلکہ شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے اسرار باطن فہم ظاہر سے وراہیں خوض وفکر بیجا ہے۔

عرض۔ حضور ہندوستان میں اسلام حضرت خواجہ غریب نواز کے وقت سے پھیلا۔

ارشاد۔ حضرت سے کئی سو برس پہلے اسلام آگیا تھا مشہور ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے سترہ حملے ہندوستان پر ہوئے۔

عرض۔ اس شعر کا کیا مطلب ہے؟

اہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا * کعبہ جھکا ہوا تھا مدینے کے سامنے

ارشاد۔ شب میلاد کعبہ نے سجدہ کیا اور جھکا مقام ابراہیم کی طرف اور کہا حمد ہے اس کے وجہ کریم کو جس نے مجھے بتوں سے پاک کیا۔

عرض۔ غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے۔

ارشاد۔ بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

عرض - غوث کو مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں۔

ارشاد - نہیں بلکہ اُنھیں ہر حال یوہیں مثل آئینہ پیش نظر ہے (اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں غوث کا لقب عبد اللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست عبد الرب اور وزیر دست چپ عبد الملک اس سلطنت میں وزیر دست چپ وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنت دنیا اس لیے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ۔ غوث اکبر و غوث ہر غوث حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں صدیق اکبر حضور کے وزیر دست چپ تھے اور فاروق اعظم وزیر دست راست پھر امت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المومنین فاروق اعظم و عثمن غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو عطا ہوئی اس کے بعد امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وزیر ہوئے پھر امیر المومنین حضرت عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے پھر مولی علی کو اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے پھر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے امام حسن عسکری کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب اُنکے نائب ہوئے ان کے بعد سیدنا غوث اعظم مستقل غوث حضور تنہا غوثیت کبریٰ کے درجے پر فائز ہوئے حضور غوث اعظم بھی ہیں اور سید الافراد بھی۔ حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہونگے حضرت امام مہدی تک سب نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے پھر امام مہدی رضی اللہ عنہ کو غوثیت کبریٰ

عطا ہوگی۔

عرض۔ حضور افراد کون اصحاب ہیں۔

ارشاد۔ اجلۂ اولیائے کرام سے ہوتے ہیں ولایت کے درجات ہیں غوثیت کے بعد فردیت۔ ایک صاحب اجلہ اولیائے کرام سے کسی نے پوچھا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں فرمایا ابھی ابھی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی فرماتے تھے میں نے جنگل میں ٹیلے پر ایک نور دیکھا جب میں قریب گیا تو معلوم ہوا کہ وہ کمبل کا نور ہے ایک صاحب اسے اوڑھے سو رہے ہیں میں نے پاؤں پکڑ کر ہلا دیا اور جگا کر کہا اٹھو مشغول بخدا ہو کہا آپ اپنے کام میں مشغول رہیں مجھے میری حالت پر رہنے دیجیے میں نے کہا کہ میں مشہور کیے دیتا ہوں یہ ولی اللہ ہے کہا میں مشہور کر دوں گا کہ یہ حضرت خضر ہیں میں نے کہا میرے لیے دعا کرو کہا دعا تو آپ ہی کا حق ہے میں نے کہا تمھیں دعا کرنی ہوگی کہا وفر اللہ حظک منہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے اور کہا میں اگر غائب ہو جاؤں تو ملامت نہ فرمائیے گا۔ اور فوراً نظر سے غائب ہوگئے حالانکہ کسی ولی کی طاقت نہ تھی کہ میری نگاہ سے غائب ہو سکے وہاں سے آگے بڑھا ایک اور نور اسی طرح کا دیکھا کہ نگاہ کو خیرہ کرتا ہے قریب گیا تو دیکھا ٹیلے پر ایک عورت کمبل اوڑھے سو رہی ہے وہ اس کے کمبل کا نور ہے میں نے پاؤں ہلا کر ہشیار کرنا چاہا غیب سے ندا آئی "اے خضر احتیاط کیجیے" اس بی بی نے آنکھ کھولی اور کہا حضرت نہ رکے یہاں تک کہ رو کے گئے میں نے کہا اٹھ مشغول بخدا ہو کہا حضرت اپنے کام میں مشغول رہیں مجھے اپنی حالت میں رہنے دیں میں نے کہا تو میں مشہور کیے دیتا ہوں یہ ولی اللہ ہے کہا میں مشہور کر دوں گی کہ یہ حضرت خضر ہیں میں نے کہا میرے لیے دعا کرو کہا دعا تو آپ کا حق ہے میں نے کہا تمھیں دعا کرنی ہوگی کہا وفر اللہ حظک منہ۔ اللہ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد

افراد کون ہیں

افراد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع لاتے ہیں

کرے پھر کہا اگر میں غائب ہو جاؤں تو ملامت نہ فرمایئے گا میں نے دیکھا یہ بھی جاتی ہے کہا یہ تو بتائے جا کیا تو اُسی مرد کی بی بی ہے کہا ہاں یہاں ایک ولیہ کا انتقال ہو گیا تھا اُس کی تجہیز و تکفین کا ہمیں حکم تھا یہ کہا اور میری نگاہ سے غائب ہو گئی حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں فرمایا یہ لوگ افراد ہیں میں نے کہا وہ بھی کوئی ہے جس کی طرف یہ رجوع لاتے ہیں فرمایا ہاں شیخ عبد القادر جیلانی۔

عرض۔ غوث کے انتقال کے بعد درجہ غوثیت پر کون مامور ہوتا ہے۔

ارشاد۔ غوث کی جگہ امامین سے غوث کر دیا جاتا ہے اور امامین کی جگہ اوتاد اربعہ سے اور اوتاد کی جگہ بدلا سے بدلا کی جگہ پر ابدال سبعین سے اور اُن کی جگہ تین سو نقبا سے پھر اولیا سے اور اولیا کی جگہ عامۂ مومنین سے کر دیا جاتا ہے۔ کبھی بلا لحاظ ترتیب کافر کو مسلمان کر کے بدل کر دیتے ہیں ان کا مرتبہ ابدال سے زیادہ ہے۔

عرض۔ پانی میں مسام ہیں یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں۔ کہ پانی میں بالطبع خلا بھرنے کی قوت رکھی گئی ہے ضرور ہے کہ جو مسام فرض کیے جائیں وہ پانی کہ ان سے اوپر ہے ان کی طرف اُترے گا اور انھیں بھر دیگا اور مسام ہونے پر فلسفہ جدیدہ کی یہ دلیل کہ شکر ڈالنے سے پانی میں حل ہو جاتی ہے اور اُس کا حجم نہیں بڑھتا مقبول نہیں جب زیادت قدر احساس کو پہنچے گی ضرور حجم بڑھنا محسوس ہو گا مگر ایک استدلال اُس پر یہ خیال میں آتا ہے کہ حوض کے کنارے ایک شخص کھڑا ہے دوسرا غوطہ لگائے اور باہر والا شخص آواز پکارے اگر مسام ہیں تو ضرور سُنے گا اور سُنتا ہے تو معلوم ہوا کہ مسام ہیں بخلاف اس کے ایک کمرہ صرف آئینوں سے فرض کیجیے جس میں کہیں روزن نہ ہو اُس کے اندر کی آواز باہر نہ آئے گی اور باہر کی اندر نہ جائے گی اگرچہ اندر باہر دو شخص

متصل کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو بآواز بلند پکارے مگر یہ استدلال بھی کافی نہیں آواز پہنچنے کے لیے ملار فاصل میں تموج چاہیے مسام کی کیا حاجت ہاں جہاں تموّج نہو بذریعہ مسام پہنچے گی آئینے میں نہ تموّج نہ مسام لہذا نہ پہنچے گی پختہ وخام عمارات میں تموّج نہیں منافذ ومسام ہیں اُن سے پہنچتی ہے آب وہوا خود اپنے تموّج سے پہنچاتے ہیں اور یہی اصل ذریعۂ صوت ہے ہوا میں تموّج زائد ہے کہ پانی سے الطف ہے وہ زیادہ پہنچاتی ہے اور پانی میں کم تالاب میں دو شخص دونوں کنارو پر غوطہ لگائیں اور اُن میں سے ایک اینٹ پر اینٹ مارے دوسرے کو آواز پہنچے گی مگر نہ اتنی کہ ہوا میں۔

قطعۂ تاریخ عطیہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مدظلہ الاقدس

مجموعہ ملفوظ سب محفوظ
مصطفیٰ مصطفیٰ کا ہو محفوظ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ

نام تاریخی اس کا رکھتا ہوں
بہ یقین سنیں الملفوظ
۱۳۳۸ ھ

بیش قیمت تحفہ مسائل ونکات کا عجیب وغریب مجموعہ

یعنی

حصہ دوم ملفوظات حضور پرنور اعلیٰحضرت مجدد دین وملت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمےٰ بنام تاریخی

الملفوظ

۱۳۳۸ھ

مؤلفہ ومرتبہ

فاضل نوجوان عالیجناب مولٰنا مولوی محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب قادری نوری سلمہ

جو باہتمام

مولوی محمد حسنین رضا خاں صاحب

حسنی پریس بریلی محلہ سوداگران میں چھپا

بار اول ۱۰۰۰ جلد

قیمت فی جلد

حسنی پریس

کے

قیام کا اصلی مقصد اعلیحضرت قدس سرہ کے رسائل کی اشاعت ہے جس میں ایک حد تک اُسے کامیابی حاصل ہو چکی ہے وہ اس پانچ برس کے مختصر زمانے میں اعلیحضرت قدس سرہ کے کم و بیش چالیس رسالے چھاپ چکا ہے اور برابر چھاپ رہا ہے۔ حضور پُر نور کی تصانیف کی کثرت کے مقابلے میں یہ تعداد بہت کم ہے اس کی ضرورت ہے کہ معزز شائقین جلد سے جلد رسائل حسنی پریس کے دفتر سے طلب فرمائیں کہ اُسی کے سرمایہ سے بہت جلد دیگر رسائل چھاپے جائیں۔ یہاں تک کہ خیر و خوبی کے ساتھ امام اہلسنت کی ساری تصنیفات ملک میں شائع ہو جائیں اور اُن کا نفع عام ہو جائے جس قدر آپکی خریداری میں عجلت ہوگی اُسی قدر جلد جلد نئے نئے رسائل کی اشاعت ہوگی۔

نوٹ۔ تاجروں کے واسطے خاص رعایتیں رکھی گئی ہیں جو خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہیں۔

خاکسار حسنین رضا خاں منیجر
حسنی پریس بریلی

مسلمانانِ عالم کیلیے ایک اعلیٰ ترین اسلامی دستور العمل

یعنی

حصہ دوم ملفوظات حضور پُر نور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

الملفوظ

۱۳۳۸ھ

مؤلفہ ومرتبہ

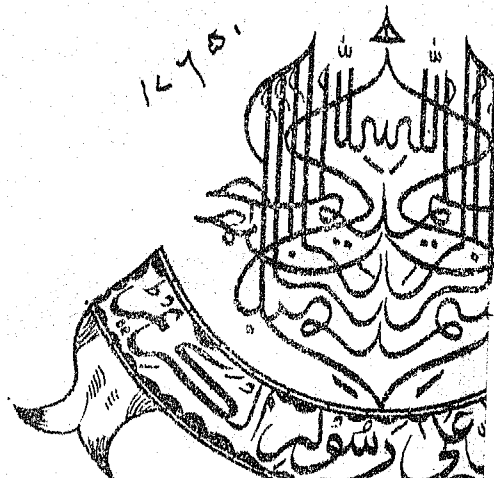
فاضل نوجوان عالی جناب مولٰنا مولوی محمد مصطفٰے رضا خانصاحب قادری

نوری سلمہ

جو باہتمام

مولوی محمد حسنین رضا خانصاحب

حسنی پریس بریلی محلہ سوداگران میں طبع ہوا



مؤلف۔ حضور بعد نماز عصر صحن میں تشریف فرما ہیں مریدین و معتقدین حاضر خدمت کہ مولوی رحیم الٰہی صاحب مدرس دوم مدرسہ منظر الاسلام اور طالب علم مولوی نجیب الرحمٰن ایک کتاب ہمراہ لائے حضور نے دریافت فرمایا کیا کتاب ہے عرض کیا حضور اعمال تسخیر ہے ایک عبارت کا مطلب دریافت کرنا تھا۔

ارشاد۔ میرے پاس ان عملیات کے ذخائر بھرے ہیں لیکن بحمد اللہ تعالیٰ آج تک کبھی اس طرف خیال بھی نہیں کیا ہمیشہ اُن دعاؤں پر جو احادیث میں ارشاد ہوئیں عمل کیا میری تو تمام مشکلات انھیں سے حل ہوتی رہتی ہیں دوسری بار جب کعبہ معظمہ حاضر ہوا یکایک جانا ہوگیا اپنا پہلے سے کوئی ارادہ نہ تھا۔ پہلی بار کی حاضری حضرات والدین ماجدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے ہمراہ رکاب تھی اُس وقت مجھے تیئیسواں سال تھا واپسی میں تین دن طوفان شدید رہا تھا اُس کی تفصیل میں بہت طول ہے لوگوں نے کفن پہن لیے تھے حضرت والدہ ماجدہ کا اضطراب دیکھ کر اُن کی تسکین کے لیے بے ساختہ میری زبان سے نکلا کہ آپ اطمینان رکھیں خدا کی قسم یہ جہاز نہ ڈوبے گا یہ قسم میں نے حدیث ہی

کے اطمینان پر کھائی تھی جس میں کشتی پر سوار ہوتے وقت غرق سے حفاظت کی دعا ارشاد ہوئی ہے میں نے وہ دعا پڑھ لی تھی لہذا احادیث کے وعدۂ صادقہ پر مطمئن تھا پھر بھی قسم کے نکلجانے سے خود مجھے اندیشہ ہوا اور معاً حدیث یاد آئی مَنْ یَّتَاَلّٰ عَلَی اللّٰہِ یُکَذِّبْہُ حضرت عزت کی طرف رجوع کی اور سرکار رسالت سے مدد مانگی الحمد للہ کہ وہ مخالف ہوا کہ تین دن سے بشدت چل رہی تھی دو گھڑی میں بالکل موقوف ہوگئی اور جہاز نے نجات پائی ماں کی محبت وہ تین شبانہ روز کی سخت تکلیف یاد تھی مکان میں قدم رکھتے ہی پہلا لفظ مجھ سے یہ فرمایا کہ حج فرض اللہ تعالیٰ نے ادا فرما دیا اب میری زندگی بھر دوبارہ ارادہ نہ کرنا اُن کا یہ فرمانا مجھے یاد تھا اور ماں باپ کی ممانعت کے ساتھ حج نفل جائز نہیں یوں خود ادا کرنے سے مجبور تھا۔ یہاں سے ننھے میاں (برادر خورد) اور حامد رضا خاں (خلف اکبر) مع متعلقین بارادۂ حج روانہ ہوئے لکھنؤ تک اُن لوگوں کو پہنچا کر میں واپس آگیا لیکن طبیعت میں ایک قسم کا انتشار رہا ایک ہفتہ یہاں رہا طبیعت سخت پریشان رہی ایک روز عصر کے وقت زیادہ اضطراب ہوا اور دل وہاں کی حاضری کے لیے زیادہ بےچین ہوا بعد مغرب مولوی نذیر احمد صاحب کو اسٹیشن بھیجا کہ جا کر بمبئی تک سکنڈ کلاس ریزرو کرالیں کہ نمازوں کا آرام رہے اُنھوں نے اسٹیشن ماسٹر سے گاڑی مانگی اُس نے پوچھا کس ٹرین سے ارادہ ہے اُنھوں نے کہا اسی شب کے دس بجے والی سے وہ بولا یہ گاڑی نہیں مل سکتی اگر آپ کو اس سے جانا تھا تو چوبیس گھنٹے پیشتر اطلاع دینے بیچارے مایوس ہو کر لوٹنا چاہتے تھے کہ ایک (ٹکٹ کلکٹر) جو قریب رہتا تھا مل گیا اُس نے کہا تم گھبراؤ مت میں چلتا ہوں اور اسٹیشن ماسٹر سے جا کر کہا کہ یہ تو مجھ سے کل کہہ گئے تھے میں آپ سے کہنا بھول گیا اُس نے ایک سو تریسٹھ روپے پانچ آنے لیکر سکنڈ کلاس کا کمرہ ریزرو کر دیا عشا کی نماز سے اول وقت فارغ ہو لیا شکرم بھی آگئی صرف والدہ ماجدہ سے اجازت لینا باقی رہ گئی جو نہایت اہم مسئلہ تھا اور گویا اس کا یقین تھا کہ وہ اجازت

بے اجازت والدین حج نفل جائز نہیں

ندیں گی کس طرح عرض کروں اور بغیر اجازت والدہ حج نفل کو جانا حرام آخر کار اندر مکان میں گیا دیکھا کہ حضرت والدہ ماجدہ چادر اوڑھے آرام فرما رہی ہیں میں نے آنکھیں بند کرکے قدموں پر سر رکھدیا وہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھیں اور فرمایا کیا ہے میں نے عرض کیا حضور مجھے حج کی اجازت دیدیجیے پہلا لفظ جو فرمایا یہ تھا کہ خدا حافظ یہ انہیں دعاؤں کا اثر تھا میں اُلٹے پیروں باہر آیا اور فوراً سوار ہوکر اسٹیشن پہنچا بعد واپسی کے معلوم ہوا کہ میں اسٹیشن تک بھی نہ پہنچا ہونگا انھوں نے فرمایا میں اجازت نہیں دیتی آسے بلا لو مگر میں جاچکا تھا کون بلاتا چلتے وقت جس لگن میں میں نے وضو کیا تھا اُس کا پانی میری واپسی تک نہ پھینکنے دیا کہ اُس کے وضو کا پانی ہے - بریلی کے اسٹیشن سے میں نے ایک تار اپنی روانگی کا بمبئی روانہ کیا وہاں سب نے یہ خیال کیا کہ شاید حسن میاں (اعلیٰ حضرت مدظلہ کے منجھلے بھائی) تشریف لا رہے ہیں اس واسطے کہ اُن کا سال آئندہ میں ارادہ تھا میرا کسی کو گمان بھی نہ تھا غرض دن کے دن تک سب کو تذبذب رہا ادھر مجھے راستہ میں ایک دن کی دیر ہوگئی کہ آگرہ پہ میل نکل گیا اور ہماری گاڑی نے پسنجر کا انتظار کیا مولوی نذیر احمد صاحب نے اسٹیشن ماسٹر سے پوچھا کہ ہماری گاڑی کاٹ کر کیوں جدا کرلی کہا میل رزرو نہ تھا آپ کو پسنجر میں جانا ہوگا یہاں تک کہ وہ دن آگیا جس روز حجاج بمبئی کے قرنطینہ میں داخل ہونے والے تھے اور میں اُس وقت تک نہ پہنچ سکا اب سخت مشکل کا سامنا تھا کہ ہمارے لوگ قرنطینہ میں داخل ہوجائیں گے اور میں رہگیا اب جو ہوگا ہوگا یہ دن پنجشنبہ کا ہے تار آچکا تھا کہ پنجشنبہ کو بھیارا ہوکر لوگ قرنطینہ میں داخل ہوجائیں - گاڑی کٹ جانے نے یہ تاخیر کی کہ میں جمعہ کے دن صبح آٹھ بجے پہنچا اسٹیشن پر دیکھا بمبئی کے احباب کا ہجوم ہے حاجی قاسم وغیرہ گاڑیاں لیے موجود ہیں سلام ومصافحہ کے بعد پہلا لفظ جو انھوں نے کہا یہ تھا شہر کو نہ چلیے سیدھے قرنطینہ چلیے ابھی آپ کے

لوگ داخل نہیں ہوئے ہیں میں شکر الٰہی بجالایا اور اپنے لوگوں کے ساتھ داخل قسطنطنیہ
ہوا یہ حدیث کی اُنھیں دعاؤں کی برکت تھی کہ گئی ہوئی مراد عطا فرمائی میں نے
واقعہ پوچھا وہاں کے لوگوں نے کہا عجب ہے اور سخت تعجب ایسا کبھی نہ ہوا تھا
پنجشنبہ کو روز موعود پر ڈاکٹر آیا اور آدھے لوگوں کو بھیج دیا کہ دفعۃً اُسے سخت گھبراہٹ
پیدا ہوئی اور کہا کہ باقی کا بھیجنا کل ہوگا یوں تمھارے لوگ باقی رہ گئے اب ایک
اور دقت پیش آئی کہ اس جہاز کا ٹکٹ بالکل تقسیم ہو چکا تھا جس میں ہمارے
لوگ جانے والے تھے بمجبوری دوسرے جہاز کا ٹکٹ خریدا اور وہ بھی تیسرے درجے کا
ملا جس کی حکمت آگے ظاہر ہوگی اور حدیث کی دعائیں پڑھیں کہ سرکار مجھے اپنوں کا ساتھ
عطا فرمائیں ان سے چھوٹ کر میں تنہا کیونکر حاضر ہوتا تلاش کی گئی کہ اس جہاز میں
کوئی صاحب ایسے ہیں جو اکیلے جانے والے ہوں جنھیں یہ اور وہ دونوں جہاز
برابر ہوں مولیٰ تعالیٰ کی رحمت کہ ایک بڑے میاں ہمارے ہی ضلع بریلی مقام
بہیڑی کے ساکن مل گئے جنھوں نے بخوشی ٹکٹ بدل لیا وہ اس جہاز میں گئے اور میں
بفضلہ تعالیٰ اپنے ساتھیوں کے جہاز میں رہا سرکار نے پہلا ٹکٹ تیسرے درجے کا اسی
لیے دلوایا تھا کہ وہ بڑے میاں ملنے والے تھے جن کا ٹکٹ تیسرے ہی درجے کا تھا
اُن سے تبدیل میں مالی نقصان نہ ہو بعد قسطنطنیہ اس جہاز پر سوار ہو کر سوا سو روپے داخل کرکے
اول درجے کا ٹکٹ تبدیل کرالیا جب عدن کے قریب جہاز پہنچا میں نماز عصر پڑھ
رہا تھا نماز میں ایک عربی صاحب کی آواز میرے کان میں پہنچی کہ سمت قبلہ یہ نہیں
ہے میں نے کچھ خیال نہ کیا اس لیے کہ میں قواعد ہندسیہ سے عدن و کامران کی سمت
قبلہ نکال چکا تھا وہ اتنی دیر کہ میں نے نماز پڑھی وظیفہ پڑھا بیٹھے رہے جب میں
فارغ ہوا تو اُن سے پوچھا اس وقت بتائیے سمت قبلہ کس طرف ہے اور پانچ منٹ
پہلے کس طرف تھی اور حساب لگا کر سمجھایا کہ اس وقت سمت قبلہ ہی پر نماز ہوئی

جس کو انھوں نے بھی تسلیم کر لیا جب کامراں آیا قرنطینے میں داخل ہوئے وہاں دس
روز ٹھہرنا ہوا اللہ تعالےٰ اُن ترکی کارکنوں کو جزائے خیر دے حجّاج کو ایسا آرام دیا کہ
لوگوں کو میں نے یہ کہتے سُنا کہ حج کا وقت قریب ہے ورنہ کچھ دنوں بیمار رہتے
اور یہاں کے آرام کا لطف اُٹھاتے بمبئی میں کیا مجال تھی کہ کوئی اُس احاطہ سے
باہر قدم رکھتا احاطہ کے اندر ہر بات کی روک ٹوک تھی ہندوستانی سپاہی قصداً حجّاج
کو تنگ کرتے تھے یہاں میں نے سُنا کہ کامراں سے کوئی ایک میل فاصلہ پر
کسی بزرگ کا مزار ہے میں نے اور میرے ساتھیوں نے حاضری کا ارادہ کیا ترکی
ڈاکٹر سے پوچھا بکشادہ پیشانی اجازت دی اور کہا آپ کے ساتھ کتنے آدمی ہونگے
میں نے کہا دس بارہ اُن سب کو بھی اجازت دی اور ہم زیارت سے فارغ
ہو کر آئے جہاز اور کامراں میں تقریباً روزانہ میرے بیانات ہوتے جن میں اکثر
مناسک حج کی تعلیم ہوتی اور وہ جو ہمیشہ میرے بیان کا مقصود اعظم رہتا ہے یعنی
تعظیم شان حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ ایک بہت بڑا رئیس بھی جہاز
میں تھا شریک وعظ ہوتا مسائل سُنا کرتا مگر تعظیم شان اقدس کے ذکر کے وقت
اُس کے چہرہ پر بشاشت کی جگہ کدورت ہوتی میں سمجھا کہ وہابی ہے دریافت کیے سے
معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کا مرید ہے اُس روز میں نے روئے سخن ردِ وہابیہ و
گنگوہی کی طرف پھیرا جبراً قہراً سنتا رہا مگر دوسرے دن سے بیان میں نہ آیا میں نے
حمد کی کہ جلسہ پاک ہوا اب یہاں کامراں میں نو دن ہو چکے کل جہاز پر جانا ہے
دفعۃً رات کو میرے سب ساتھیوں کو درد شکم و اسہال عارض ہوا میرے درد
تو نہ تھا مگر پانچ بار اجابت کو مجھے جانا ہوا دن چڑھ گیا اور ڈاکٹر کے آنے کا وقت
ہوا باہر ترکی مرد اور اندر عورتوں کو ترکیہ عورت روزانہ آکر دیکھا کرتے میرے بھائی
نھنے میاں سلمہ کو اندیشہ ہوا اور عزم کر لیا کہ اپنی حالتوں کو ڈاکٹر سے کہہ دو مجھ سے دریافت

کیا میں نے کہا اگر بیمار سمجھکر روک لیے گئے اور حج کا وقت قریب ہے معاذ اللہ وقت پر نہ پہنچ سکے تو کیسا خسارہ ہوگا کہا اب ڈاکٹر اور ڈاکٹرنی آتے ہونگے اگر انھیں اطلاع ہوئی تو ہمارا نہ کہنا اخفا میں ٹھہریگا میں نے کہا ذرا ٹھہرو میں اپنے حکیم سے کہہ لوں۔ مکان سے باہر جنگل میں آیا اور حدیث کی دعائیں پڑھیں اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استمداد کی کہ دفعۃً سامنے سے حضرت سید شاہ غلام جیلانی صاحب سجادہ نشین سرکار بانسہ شریف کہ اولاد امجاد حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھے اور بمبئی سے ہمارا اُن کا ساتھ ہوگیا تھا سامنے سے تشریف لائے اُنکی تشریف آوری فال حسن تھی میں نے اُن سے بھی دعا کو کہا اُنھوں نے بھی دعا فرمائی مجھے مکان سے باہر آئے شاید دس منٹ ہوئے ہونگے اب جو مکان میں جاکر دیکھا بحمد اللہ سب کو ایسا تندرست پایا کہ گویا مرض ہی نہ تھا درد وغیرہ کیسا اُسکا ضعف بھی نہ رہا سب ڈھائی تین میل پیادہ چلکر سمندر کے کنارے پہنچے جدّہ شریف میں جب جہاز پہنچا حجّاج کی بیحد کثرت اور جانے کا صرف ایک راستہ جو دو طرفہ ٹٹیوں سے بہت دور تک محدود بھلا ایسی حالت میں کس طرح گذر ہو زنانی سواریاں ساتھ پانچ گھنٹے اسی انتظار میں گزر گئے کہ ذرا ہجوم کم ہو تو سواریوں کو لے چلیں لیکن اُس وقت سلسلہ منقطع نہ ہوتا تھا ہوا یہاں تک کہ دوپہر قریب ہوگیا دھوپ اور بھوک اور پیاس سب باتیں جمع تھیں کہ ننھے میاں اور سب لوگ نہایت پریشان جب بہت دیر ہوگئی تو ننھے میاں اور حامد رضا خاں نے مجھ سے آکر کہا یہاں آخر کب تک بھوکے پیاسے دھوپ میں کھڑے رہیں گے میں نے کہا تمہیں جلدی ہے تو جاؤ میں تاوقتیکہ بھیڑ کم نہ ہو زنانی سواریوں کو نہیں لیجاؤنگا اب کس کی مجال تھی جو کچھ کہتا مجبوراً خاموش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد ایک عربی صاحب جنکو اُس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا میرے پاس تشریف لائے اور بعد سلام علیک کہا

لفظ یہ فرمایا یا شیخ مالی اراک حزینا کیا سبب ہے کہ میں آپ کو پریشان دیکھ رہا ہوں
میں نے عرض کیا پریشانی ظاہر ہے ہمارے ساتھ میں مستورات ہیں اور مردوں کا یہ کثیر
ہجوم ہمیں پانچ گھنٹے یہیں کھڑے ہو گئے فرمایا اپنے مردوں کا حلقہ بنا کر عورتوں کو
درمیان میں لے لو اور میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ غرض حلقہ میں عورتوں کو لے کر اُن
عربی صاحب کے پیچھے ہو لیے ہم نے دیکھا کہ راستہ بھر ہمارے شانے سے بھی کسی
غیر شخص کا شانہ نہیں لگا جب راستہ طے ہوا فوراً وہ عربی صاحب نظروں سے
غائب ہو گئے جدّہ پہنچتے ہی مجھے بخار آگیا اور میری عادت ہے کہ بخار میں سردی
بہت معلوم ہوتی ہے محاذات یلملم سے بحمد اللہ تعالیٰ احرام بندھ چکا تھا اُس
سردی میں رزائی گردن تک اوپر سے ڈال لینا کہ احرام میں چہرہ چھپانا منع ہے
سو جاتا آنکھ کھلتی تو بحمد اللہ تعالیٰ رزائی گردن سے اصلاً نہ بڑھی ہوتی تین روز جدّہ
میں رہنا ہوا اور بخار ترقی پر ہے آج چلکر جدّہ کے کھلے میدان میں رات بسر کرنی ہوگی
بخار میں کیا حالت ہوگی سرکار اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی بحمد اللہ
تعالیٰ بخار معًا جاتا رہا اور تیرھویں تک عود نہ کیا جب بفضلہ تعالیٰ تمام مناسک حج
سے فارغ ہو لیے تیرھویں تاریخ بخار نے عود کیا میں نے کہا اب آیا کیجیے ہمارا
کام رب العزۃ نے پورا کر دیا۔ بعد فراغ مناسک کتب خانہ حرم محترم کی حاضری
کا شغل رہا پہلے روز جو حاضر ہوا مدرضا خاں ساتھ تھے محافظ کتب حرم ایک وجیہ
وجمیل عالم نبیل مولٰنا سید اسمٰعیل تھے یہ پہلا دن اُن کی زیارت کا تھا یہ حضرت
مثل دیگر اکابر مکّہ مکرمہ اس فقیر سے غائبانہ خلوص تام رکھتے تھے جس کا سبب میرا
فتوٰی مسمّٰی بہ فتاوی الحرمین لرجف ندوۃ المین تھا کہ سات برس پہلے ۱۳۱۶ھ میں
رد ندوہ کے لیے اٹھائیس[۲۸] سوال وجواب پر مشتمل جسے میں نے بیس[۲۰] گھنٹے سے کم میں
لکھا تھا اور بذریعہ بعض حجاج خادمانِ دین ان حضرات کے حضور پیش ہوا اور انھوں نے

اپنی گراں بہا تقریظات سے اسے مزین فرمایا اور فقیر کو بے شمار اعلیٰ اعلیٰ درجے کے کلمات دعا و ثنا کا شرف دیا اور وہ مع ترجمہ ایک مبسوط کتاب ہو کر بمبئی ۱۳۱۲ھ میں طبع ہو کر شائع ہو چکا تھا اُس وقت سے مولیٰ عزوجل نے اس ذرہ بے مقدار کی کمال محبت و وقعت اُن جلیل قلوب میں ڈالدی تھی مگر ملاقات ظاہری نہ ہوئی تھی حضرت مولانا موصوف سے کچھ کتابیں مطالعہ کے لیے نکلوائیں حاضرین میں سے کسی نے اس مسئلہ کا ذکر کیا کہ قبل زوال رمی کیسی مولانا نے فرمایا یہاں کے علما نے جواز پر فتوے دیا ہے حامد رضا خاں سے اس بارے میں گفتگو ہو رہی تھی مجھ سے استفسار ہوا میں نے کہا خلاف مذہب ہے مولانا سید صاحب نے ایک متداول کتاب کا نام لیا کہ اُس میں جواز کو علیہ الفتویٰ لکھا ہے میں نے کہا ممکن کہ روایت جواز ہو مگر علیہ الفتویٰ ہرگز نہ ہوگا وہ کتاب لے آئے مسئلہ نکلا اور اُسی صورت سے نکلا جو فقیر نے گزارش کی تھی یعنی اُس میں علیہ الفتوے کا لفظ نہ تھا۔ حضرت مولانا نے حامد رضا خاں سے کان میں جھک کر مجھے پوچھا کہ یہ کون ہے اور حامد رضا خاں کو بھی نہ جانتے تھے مگر اُس وقت گفتگو اُنھیں سے ہو رہی تھی لہذا اُن سے پوچھا اُنھوں نے میرا نام لیا نام سنتے ہی حضرت مولانا وہاں سے اُٹھکر بیتابانہ دوڑتے ہوئے آکر فقیر سے لپٹ گئے پھر تو بحمد اللہ تعالیٰ روا دینے کا ال ترقی کی اس بار سرکار حرم محترم میں میری حاضری بے اپنے ارادے کے جس غیر متوقع طور اور غیر معمولی طریقوں پر ہوئی اُس کا کچھ بیان اوپر ہو چکا ہے وہ حکمت الٰہیہ یہاں آکر کھلی سننے میں آیا کہ وہابیہ پہلے سے آئے ہوئے ہیں جن میں خلیل احمد انبیٹھی اور بعض وزرار ریاست دیگر اہل ثروت بھی ہیں حضرت شریف تک رسائی پیدا کی ہے اور مسئلہ علم غیب چھیڑا ہے اور اُس کے متعلق کچھ سوال اعلم علمار مکہ حضرت مولانا شیخ صالح کمال سابق قاضی مکہ و مفتی حنفیہ کی خدمت میں پیش ہوا ہے میں حضرت موصوف کی خدمت میں گیا حضرت مولانا مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالےٰ

علیہ کے صاحبزادے عزیزی مولوی عبد الاحد صاحب بھی ہمراہ تھے میں نے بعد سلام و مصافحہ مسئلہ علم غیب کی تقریر شروع کی اور ۲ دو گھنٹے تک اُسے آیات و احادیث و اقوال ائمہ سے ثابت کیا اور مخالفین جو شبہات کیا کرتے ہیں اُن کا رد کیا اس ۲ دو گھنٹے تک حضرت موصوف محض سکوت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر میرا مونھ دیکھتے رہے جب میں نے تقریر ختم کی چپکے اُٹھے ہوئے قریب الماری رکھی تھی وہاں تشریف لے گئے اور ایک کاغذ نکال لائے جس پر مولوی سلامت اللہ صاحب رامپوری کے رسالہ اعلام الاذکیا کے اس قول کے متعلق کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیٔ علیم لکھا چند سوال تھے اور جواب کی چار سطریں نا تمام اُٹھا لائے مجھے دکھایا اور فرمایا تیرا آنا اللہ کی رحمت تھا ورنہ مولوی سلامت اللہ کے کفر کا فتویٰ یہاں سے جا چکتا میں حمد الٰہی بجالایا اور فرودگاہ پر واپس آیا مولانا سے مقام قیام کا کوئی تذکرہ نہ آیا تھا اب وہ فقیر کے پاس تشریف لانا چاہتے ہیں اور حج کا ہنگامہ اور جابر قیام نا معلوم آخر خیال فرمایا کہ ضرور کتب خانہ میں آیا کرتا ہوگا ۲۵- ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کی تاریخ ہے بعد نماز عصر میں کتب خانے کے زینے پر چڑھ رہا ہوں پیچھے سے ایک آہٹ معلوم ہوئی دیکھا تو حضرت مولنا شیخ صالح کمال ہیں بعد سلام و مصافحہ دفتر کتب خانہ میں جا کر بیٹھے وہاں حضرت مولنا سید اسمٰعیل اور اُن کے نوجوان سعید رشید بھائی سید مصطفےٰ اور اُن کے والد ماجد مولنا سید خلیل اور بعض حضرات بھی کہ اس وقت یاد نہیں تشریف فرما ہیں حضرت مولنا شیخ صالح کمال نے جیب سے ایک پرچہ نکالا جس پر علم غیب کے متعلق پانچ سوال تھے (یہ وہی سوال ہیں جن کا جواب مولنا نے شروع کیا تھا اور تقریر فقیر کے بعد چاک فرما دیا) مجھ سے فرمایا یہ سوال وہابیہ نے حضرت سیدنا کے ذریعہ سے پیش کیے ہیں اور آپ سے جواب مقصود ہے (سیدنا وہاں شریف مکہ کو کہتے ہیں کہ اُس وقت شریف علی پاشا تھے) میں نے مولنا سید مصطفےٰ سے گزارش

کہ قلم دوات دیجیے حضرت مولنا شیخ کمال و مولنا سید اسمٰعیل و مولنا سید خلیل سب اکابر لے کہ تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے بلکہ ایسا جواب ہو کہ خبیثوں کے دانت کھٹے ہوں میں نے عرض کی کہ اس کے لیے قدرے مہلت چاہیے دو گھڑی دن باقی ہے اس میں کیا ہو سکتا ہے حضرت مولنا شیخ صالح کمال نے فرمایا کل سہ شنبہ پرسوں چہارشنبہ ہے ان دو روز میں ہو کر پنجشنبہ کو مجھے مل جائے کہ میں شریف کے سامنے پیش کردوں میں نے اپنے رب عزوجل کی عنایت اور اپنے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اعانت پر بھروسہ کرکے وعدہ کر لیا اور شان الٰہی کہ دوسرے ہی دن سے بخار نے پھر عود کیا اسی حالت تپ میں رسالہ تصنیف کرتا اور حامد رضا خاں تبییض کرتے اس کا شہرہ مکہ معظمہ میں ہوا کہ وہابیہ نے فلاں کی طرف سوال متوجہ کیا ہے اور وہ جواب لکھ رہا ہے میں نے اس رسالہ میں غیوب خمسہ کی بحث نہ چھیڑی تھی کہ سائلوں کے سوال میں نہ تھی اور مجھے بخار کی حالت میں بکمال تعجیل قصد تکمیل آج ہی کہ میں لکھ رہا ہوں حضرت شیخ الخطبا کبیر العلما مولنا شیخ احمد ابوالخیر مرداد کا پیام آیا کہ میں پاؤں سے معذور ہوں اور بزار رسالہ سننا چاہتا ہوں میں اُسی حالت میں جتنے اوراق لکھے گئے تھے لیکر حاضر ہوا رسالہ کی قسم اول ختم ہو چکی تھی جس میں اپنے مسلک کا ثبوت ہے قسم دوم لکھی جا رہی تھی جس میں وہابیہ کا رد اور اُن کے سوالوں کا جواب ہے حضرت شیخ الخطبا نے اول تا آخر سُن کر فرمایا اس میں علم خمس کی بحث نہ آئی میں نے عرض کی کہ سوال میں نہ تھی فرمایا میری خواہش ہے کہ ضرور زیادہ ہو میں نے قبول کیا رخصت ہوتے وقت اُن کے زانوئے مبارک کو ہاتھ لگایا حضرت موصوف نے باآں فضل و کمال و باآں کبر سال کہ عمر شریف ستر برس سے متجاوز تھی یہ لفظ فرمائے کہ انا اقبل ارجلکم انا اقبل نعالکم میں تمہارے قدموں کو بوسہ دوں میں تمہارے جوتوں کو بوسہ دوں یہ میرے حبیب کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی رحمت کہ ایسے اکابر کے قلوب میں اس بے وقعت کی یہ وقعت ہیں واپس آیا اور

شب ہی میں بحث خمس کو بڑھایا اب دوسرا دن چہارشنبہ کا ہے صبح کی نماز پڑھکر حرم شریف سے آتا ہوں کہ مولنا سید عبدالحی ابن مولنا سید عبدالکبیر محدث ملک مغرب (کہ اس وقت تک اُن کی چالیس کتابیں علوم حدیثیہ و دینیہ میں مصر میں چھپ چکی ہیں) اُن کا خادم پیام لایا کہ مولنا تجھ سے ملنا چاہتے ہیں میں نے خیال کیا کہ وعدے میں آج ہی کا دن باقی ہے اور ابھی بہت کچھ لکھنا ہے عذر کر بھیجا کہ آج کی معافی دیں کل میں خود حاضر ہونگا فوراً خادم واپس آیا کہ میں آج ہی مدینہ طیبہ جاتا ہوں تیرہ ہو چکی ہے یعنے قافلے کے اونٹ بیرون شہر جمع ہو لیے ہیں ظہر پڑھکر سوار ہو جاؤنگا اب میں مجبور ہوا اور مولنا کو تشریف آوری کی اجازت دی وہ تشریف لائے اور علوم حدیث کی اجازتیں فقیر سے طلب فرمائیں اور لکھوائیں اور علمی مذاکرات ہوتے رہے یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہوئی وہاں زوال ہوتے ہی معاً اذان ہو جاتی ہے میں اور وہ نماز میں حاضر ہوئے بعد نماز وہ عازم مدینہ طیبہ ہوئے اور میں فرودگاہ پر آیا آج کے دن کا بڑا حصہ یوں بالکل خالی گیا اور بخار ساتھ ہے بقیہ دن میں اور بعد عشا فضل الٰہی اور عنایت رسالت پناہی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب کی تکمیل و تبییض سب پوری کرا دی الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ

اس کا تاریخی نام ہوا اور پنجشنبہ کی صبح ہی کو حضرت مولنا شیخ صالح کمال کی خدمت میں پہنچا دی گئی مولنا نے دن میں اُسے کامل طور پر مطالعہ فرمایا اور شام کو شریف صاحب کے یہاں لیکر تشریف لے گئے عشا کی نماز وہاں شروع وقت پر ہو جاتی ہے اُس کے بعد سے نصف شب تک کہ عربی گھڑیوں میں چھ بجتے ہیں شریف علی پاشا کا دربار ہوتا تھا حضرت مولنا نے دربار میں کتاب پیش کی اور علی الاعلان فرمایا اس شخص نے وہ علم ظاہر کیا جس کے انوار چمک اٹھے اور جو ہماری خواب میں بھی نہ تھا حضرت شریف نے کتاب پڑھنے کا حکم دیا دربار میں دو وہابی بھی بیٹھے تھے ایک

احمد فگیہ کہلاتا دوسرا عبدالرحمن اسکوبی انہوں نے مقدمہ کتاب کی آمد ہی سن کر سمجھ لیا کہ یہ کتاب رنگ بدل دے گی شریف ذی علم ہیں مسئلہ ان پر منکشف ہو جائیگا لہذا چاہا کہ سننے نہ دیں بحث میں الجھا کر وقت گزار دیں کتاب پر کچھ اعتراض کیا حضرت مولنا شیخ صالح کمال نے جواب دیا آگے بڑھے انہوں نے پھر ایک مہمل اعتراض کیا حضرت مولنا نے جواب دیا اور فرمایا کتاب سن لیجیے پوری کتاب سننے سے پہلے اعتراض بیجا عادہ ہے ممکن ہے کہ آپ کے شکوک کا جواب کتاب ہی میں آئے اور نہ تو میں جواب کا ذمہ دار ہوں اور مجھ سے نہ ہوسکا تو مصنف موجود ہے یہ فرما کر آگے پڑھنا شروع کیا کچھ دور پہنچے تھے انہیں الجھانا مقصود تھا پھر معترض ہوئے اب حضرت مولنا نے حضرت شریف سے کہا کہ یا سیدنا حضرت کا حکم ہے کہ میں کتاب پڑھکر سناؤں اور یہ جا بیجا الجھتے ہیں حکم ہو تو ان کے اعتراضوں کا جواب دوں یا حکم ہو تو کتاب سناؤں شریف نے فرمایا اقرأ آپ پڑھیے اب ان کی ہاں کو کون نا کرسکتا تھا معترضوں کا مونھ مارا گیا اور مولنا کتاب سناتے رہے اس کے دلائل قاہرہ سن کر مولنا شریف نے بآواز بلند فرمایا اللّٰہ یعطی وھولاء یمنعون یعنی اللہ تو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرماتا ہے اور یہ وہابیہ منع کرتے ہیں یہاں تک کہ نصف شب تک نصف کتاب سنائی اب دربار برخاست ہونے کا وقت آگیا شریف صاحب نے حضرت مولنا سے فرمایا یہاں نشانی رکھدو کتاب بغل میں لیکر بالاخانہ پر آرام کے لیے تشریف لے گئے وہ کتاب آج تک انہیں کے پاس ہے اصل سے متعدد نقلیں مکہ معظمہ کے علماء کرام نے لیں اور تمام مکہ معظمہ میں کتاب کا شہرہ ہوا وہابیہ پر اوس پڑگئی بفضلہ تعالیٰ سب لوہے ٹھنڈے ہوگئے گلی کوچہ میں مکہ معظمہ کے لڑکے ان سے تمسخر کرتے کہ اب کچھ نہیں کہتے اب وہ جوش کیا ہوئے اب وہ مصطفے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علوم غیب ماننے والوں کو کافر کہنا کدھر گیا تمہارا کفر و شرک تمہیں پر پلٹا وہابیو

[illegible]

کہتے ہیں شخص نے کتاب میں منطقی تقریریں بھر کر شریف پر جادو کر دیا مولےٰ عزوجل کا فضل حبیب اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم کہ علمائے کرام نے کتاب پر دھوم دھامی تقریظیں لکھنی شروع کیں وہابیہ کا دل جلتا اور بس نہ چلتا آخر اس فکر میں ہوئے کہ کسی طرح فریب کر کے تقریظات تلف کر دی جائیں ایک جگہ جمع ہوئے اور حضرت مولنا شیخ ابوالخیر مرداد سے عرض کی کہ ہم بھی کتاب پر تقریظیں لکھا چاہتے ہیں کتاب ہمیں منگوا دیجئے وہ سیدھے مقدس بزرگ اُن کے فریبوں کو کیا جانیں اپنے صاحبزادے مولنا عبد اللہ مرداد کو میرے پاس بھیجا یہ صاحب مسجد حرام کے امام ہیں اور اسی زمانے میں فقیر کے ہاتھ پر بیعت فرما چکے تھے حضرت مولنا ابوالخیر کا منگانا اور مولنا عبداللہ مرداد کا لینے کو آنا مجھے شبہہ کی کوئی وجہ نہ ہوتی مگر مولےٰ عزوجل کی رحمت ہیں اُس وقت کتب خانہ حرم شریف میں تھا حضرت مولنا اسمٰعیل کو اللہ عزوجل جنات عالیہ میں حضور رحمت عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت عطا فرمائے قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں نہایت ترشی اور جلال سیادت سے فرمایا کتاب ہرگز نہ دی جائے گی جو تقریظیں لکھنی ہوں لکھکر بھیجدو میں نے گزارش بھی کی کہ حضرت مولنا ابوالخیر منگاتے ہیں اور اُن کے صاحبزادے لینے آئے ہیں اور ان کا جو تعلق فقیر سے ہے آپ کو معلوم ہی فرمایا جو لوگ وہاں جمع ہیں اُن کو میں جانتا ہوں وہ منافقین ہیں مولنا ابوالخیر کو انھوں نے دھوکا دیا ہے یوں اس عالم نبیل سید جلیل کی برکت نے کتاب بحمد اللہ تعالیٰ محفوظ رکھی وللہ الحمد جب وہابیہ کا یہ مکر بھی نہ چلا اور مولنا شریف کے یہاں سے بحمدہ تعالیٰ اُن کا مونھ کالا ہوا ایک ناخواندہ جاہل کہ نائب الحرم کہلاتا (اُسے کسی طرح اپنے) موافق کیا احمد راتب پاشا اُس زمانہ میں گورنر مکہ معظمہ تھے آدمی ناخواندہ مگر دیندار ہر روز بعد عصر طواف کرتے خیال کیا کہ شریف ذی علم تھے کتاب سُن کر معتقد ہو گئے یہ بے پڑھا فوجی آدمی ہمارے بھڑکائے سے بھڑک جائیگا ایک روز

ف۔ وہابیہ کیادوں کا کید عظیم
اور اعلم علمائے مکہ کو فریب دہی

یہ طواف سے فارغ ہوئے ہیں کہ نائب الحرم نے ان سے گزارش کی ایک ہندی عالم نے ہندوستان میں بہت لوگوں کے عقیدے بگاڑ دیے ہیں اور اب اہل مکہ کے عقیدے خراب کرنے آیا ہے اور ساتھ ہی دل میں سوچا کہ یہ کیونکر جمے گی کہ ایک ہندی مکیوں کے عقیدے بگاڑ دے لہذا مجبورانہ اُس کے ساتھ یہ کہنا پڑا کہ اور اکابر علماء مکہ مثل شیخ العلماء سید محمد سعید بابصیل و مولنا شیخ صالح کمال و مولنا ابوالخیر مرداد اُس کے ساتھ ہو گئے ہیں مولی تعالی کی شان کہ یہ واقعی بات جو اُس نے مجبورانہ کہی اُس پر اُلٹی پڑی پاشا نے بکمال غضب ایک چپت اُس کی گردن پر جمائی اور کہا یا خبیث ابن الخبیث یا کلب ابن الکلب اذا کان ہؤلاء معہ فھو یفسد ام یصلح اے خبیث ابن خبیث اے کلب ابن کلب جب یہ اکابر اُس کے ساتھ ہیں تو وہ خرابی ڈالیگا یا اصلاح کریگا اُس روز سے مولنا سید اسمٰعیل وغیرہ اُسے ذاہب الحرم کہتے اور احمد فکیہ کو احمق سفیہ اور ایک اور مخالف کو معصوم مولنا شریف کا دربار مہذب دربار تھا وہاں وہابیہ کو مہذب ذلت پہنچی یہ ایک جنگی فوجی ترک کا سامنا تھا اُسی طریقے کی ذلت پائی دولت مکیہ کے ساتھ ساتھ بلکہ اُس سے کچھ پہلے سے بفضلہ تعالے حسام الحرمین کی کارروائی جاری کی اکابر نے جو عالیشان تقریظات اُس پر لکھیں آپ حضرات کے پیش نظر ہیں ابتدا ہی میں یہ فتوے حضرت مولنا شیخ صالح کمال کے پاس تقریظ کو گیا تھا اُدھر حضرت مولنا شیخ صالح کمال نے کتاب سُنانے کے ضمن میں حضرت شریف سے خلیل احمد کے عقائد ضالہ اور اُس کی کتاب براہین قاطعہ کا بھی ذکر کر دیا تھا انبیٹھی صاحب کو خبر ہوئی مولنا کے پاس کچھ اشرفیاں نذرانہ لیکر پہنچے اور عرض کی کہ حضرت مجھ سے کیوں ناراض ہیں فرمایا کیا تم خلیل احمد ہو کہا ہاں مولنا نے فرمایا مجھے افسوس تو نے براہین قاطعہ میں وہ شنیع باتیں کیسے لکھیں ہیں تو تجھے زندیق لکھ چکا ہوں اس سے پہلے مولنا غلام دستگیر قصوری

وہابیوں کا دوسرا مکر

وہابیوں کی ہرزگی سلطان کے یہاں ذلت

مرحوم کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل لکھکر علمائے مکہ سے تقریظیں لے چکے تھے اس پر مولنا شیخ صالح کمال کی بھی تقریظ ہے اور اُس میں انبیٹھی صاحب اور اُن کے اُستاد گنگوہی صاحب کو زندیق لکھا ہے) انبیٹھی صاحب نے کہا حضرت جو باتیں میری طرف نسبت کی گئی ہیں افترا ہیں میری کتاب میں نہیں ہیں فرمایا تمھاری کتاب براہین قاطعہ چھپکر شائع ہو چکی ہے اور میرے پاس موجود ہے۔ انبیٹھی نے کہا حضرت کیا کفر سے توبہ قبول نہیں ہوتی فرمایا ہوتی ہے مولنا نے چاہا کسی مترجم کو بلائیں اور براہین قاطعہ انبیٹھی صاحب کو دکھا کر اُن کلمات کا اقرار کرا کر توبہ لیں مگر انبیٹھی صاحب رات ہی میں جدہ کو فرار ہو گئے حضرت مولنا شیخ صالح کمال نے حضرت مولنا سید اسمعیل کو اس واقعہ کی اطلاع کا خط بھیجا اور اُنھوں نے بعینہ اپنے خط میں رکھکر مجھے بھیجدیا وہ اب تک میرے پاس محفوظ ہے صبح کو حضرت مولنا شیخ صالح کمال فقیر کے پاس تشریف لائے اور خود یہ واقعہ بیان کیا اور فرمایا

ف: انبیٹھی کا ایک اور مکر قبیح و کذب صریح

لہ صاحب الفضیلۃ والاخلاق والمحبۃ الجمیلۃ حضرۃ السید اسمعیل افندی حافظ الکتب حضر عندنا قبل تاریخہ رجل من اہل الہند یقال لہ خلیل احمد مع بعض علماء الہند المجاورین بمکۃ یستعطف خاطرنا علیہ لانہ قد بلغہ الی شدید الغیظ علیہ وانا لا اعرفہ شخصًا فقال یا سیدی بلغنی انکم واجدون علی وذلک بسبب انی ذکرت ما وقع منہ فی البراہین القاطعۃ لدی

(ترجمہ خط) بزرگی اور اخلاق اور محبت جمیلہ والے حضرت سید اسمعیل آفندی حافظ الکتب آیا ہمارے پاس آج سے پہلے ایک شخص ہندی جس کو خلیل احمد کہا جاتا ہے ہمراہی میں بعض علماء ہند کی جو مکہ میں مجاور ہیں مہربان کرنا چاہتا تھا ہمارے دل کو اپنے اوپر اس لیے کہ اُسے خبر پہنچی کہ میں سخت ناراض ہوں اُس پر پس کہا اے میرے سردار مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ مجھپر ناراض ہیں یہ آنا اُس کا اس سبب تھا کہ جو کچھ اُس سے براہین قاطعہ میں واقع ہوا تھا اُسکو میں نے حضرت اجہزرفا الشد ذکر کر دیا

ف: انبیٹھی جی کے بارے میں مولنا صالح کمال کا ایک نامی نامہ

میں نے سنا کہ وہ رات ہی میں بھاگ گیا میں نے کہا مولنا آپ نے بھگا دیا فرمایا میں نے - میں نے کہا ہاں آپ نے - فرمایا یہ کیونکر - میں نے عرض کیا جب اس نے آپ سے پوچھا کہ کیا کافر کی توبہ قبول نہیں ہوتی آپ نے کیا فرمایا - فرمایا میں نے کہا ہوتی ہے - میں نے کہا اسی نے اسے بھگایا آپ کو یہ فرمانا تھا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ ۱۶) حضرۃ الامیر حفظہ اللہ فقلت له أملك خليل احمد الانبيٹھی فقال نعم فقلت له ويحك كيف تقول في البراهين القاطعة تلك المقالات الشنيعة وتجوز الكذب على الله جل جلاله كيف لا اغتاظ عليك ولقد كتبت عليها بانك رجل زنديق وكيف تعتذر وتنكر وهي قد طبعت وشاعت عنك فقال يا سيدي هي لي ولكن ليس فيها تجويز الكذب على الله ولان كان فيها فانا تائب وراجع عما فيها مما يخالف اهل السنة والجماعة فقلت له ان الله يحب التائبين والبراهين موجودة وسأخرج لك منها هذا الذي انكرته وتحاشيته على الله جل شانه فصار يتملق ويعتذر ويقول انكان فهو كذب علي وانا رجل مسلم موحد من اهل السنة والجماعة ما قلت فيها هذا الا نبرء مما يخالف مذهب

(ترجمہ) تھا پس میں نے اس سے کہا شاید تو خلیل احمد انبیٹھی ہے کہا ہاں میں نے کہا تجھ پر افسوس ہے تو کیونکر کہتا ہے براہین قاطعہ میں یہ گندی باتیں اور جائز رکھتا ہے تو کذب اللہ جل جلالہ پر کیونکر نہ ناراض ہوں میں تجھ پر اور البتہ تحقیق لکھ چکا ہوں میں تجھ کو ان کی بابت زندیق اور کس طرح تو عذر کرتا ہے اور انکار کرتا ہے حالانکہ طبع ہو چکی ہیں تیری جانب سے شائع ہو چکی ہیں پس کہا اے سردار وہ کتاب تو میری ہی ہے مگر اس میں امکان کذب کا مسئلہ نہیں ہے اور اگر ہے انہیں تو میں توبہ کرتا ہوں اور اس سے جو کچھ مخالف مذہب اہل سنت والجماعت ہو اس سے رجوع کرتا ہوں پس میں نے کہا بیشک اللہ توبہ کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے اور براہین میرے پاس موجود ہے ابھی نکالتا ہوں وہ کہ جس کا تو نے انکار کیا ہے اور جسارت کی تو نے اللہ جل شانہ پر تو عذر و خوشامد کرنے لگا اور بولا اگر وہ براہین قاطعہ میں ہے تو مجھ پر افترا ہے اور میں مسلمان موحد سنی ہوں میں نے نہ انہیں یہ کہا نہ کچھ اور جو مخالف مذہب

کی توہین کرے اُس کی توبہ قبول نہیں۔ فرمایا واللہ یہ مجھ سے رہ گئی ہیں نے کہا تو آپ ہی نے بھگا یا زمانہ قیام میں علما ء عظام مکہ معظمہ نے بکثرت فقیر کی دعوتیں بڑے اہتمام سے کیں ہر دعوت میں علما کا مجمع ہوتا مذاکرات علمیہ رہتے شیخ عبد القادر کردی مولنا شیخ صالح کمال کے شاگرد تھے مسجد الحرام شریف کے احاطے ہی میں اُن کا مکان تھا اُنھوں نے تقرر دعوت سے پہلے باصرار تام پوچھا کہ تجھے کیا چیز مرغوب ہے ہر چند عذر کیا نہ مانا آخر گزارش کی کہ الحلو البارد شیریں سرد اُن کے یہاں دعوت میں انواع اطعمہ جیسے اور جگہ ہوتے تھے اُن کے علاوہ ایک عجیب نفیس چیز پائی کہ اُس الحلو البارد کی پوری مصداق تھی نہایت شیریں و سرد اور خوش ذائقہ اُن سے پوچھا کہ اس کا کیا نام ہے کہا رضی الوالدین اور وجہ تسمیہ یہ بتائی کہ جس کے ماں باپ ناراض ہوں یہ پکا کر کھلائے راضی ہو جائیں گے فقیر دعوتوں کے علاوہ صرف چار جگہ ملنے کو جاتا مولنا شیخ صالح کمال اور شیخ العلما مولنا محمد سعید بابصیل اور مولنا عبد الحق مہاجر الہ آبادی اور کتب خانے میں مولنا سید

(بقیہ صفحہ ۱۷) اہل السنۃ والجماعۃ فتعجبت منہ کیف ینکر ما ہو مطبوع فی رسالتہ البراہین القاطعۃ المطبوعۃ بلسان الہند وظہر لی انہ انما قال ذلک تقیۃ کانہم مثل الرافضۃ یرون التقیۃ واجبۃ واردت ان احضرہا واحضر من یفہم ذلک اللسان لاقررہ وما فیہا واستتیبہ لکنہ فی ثانی یوم من مجیئہ عندنا ہرب الی جدۃ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ احببنا اعلامکم بذلک ودمتم۔ محمد صالح کمال ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ

(ترجمہ) اہل سنت سے ہے مجھے تعجب ہوا کیونکر انکار کرتا ہے اُس بات کا جو چھاپی جا چکی اُس کے رسالہ براہین قاطعہ میں کہ زبان ہندی میں طبع ہوئی اور مجھ پر کھل گیا کہ وہ یہ باتیں تقیہ سے کہتا ہے گویا وہ مثل روافض کے ہیں جو تقیہ کو واجب جانتے ہیں اور میں نے ارادہ کیا کہ براہین قاطعہ لاؤں اور اُس شخص کو بلاؤں جو اس زبان کو سمجھتا ہے تاکہ اس سے اقرار لوں جو کچھ کہ براہین قاطعہ میں ہے اور توبہ لوں لیکن وہ ہمارے پاس آنے کے دوسرے دن جدہ کو بھاگ گیا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہم نے دوست رکھا خبردار کرنا اس واقعہ پر اور آپ ہمیشہ رہیں۔ محمد صالح کمال ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ

اسمٰعیل کے پاس رحمۃ اللہ علیہم اجمعین یہ حضرات اور باقی تمام حضرات فرودگاہ فقیر پر تشریف لایا کرتے صبح سے نصف شب کے قریب تک ملاقاتوں ہی میں وقت صرف ہوتا مولٰنا شیخ صالح کمال کی تشریف آوری کی تو گنتی نہیں اور مولٰنا سید اسمٰعیل التزاماً روزانہ تشریف لاتے خصوصاً ایام علالت میں کہ یکم محرم ۱۳۲۴ھ سے سلخ محرم تک مسلسل رہی دن میں دو بار بھی تشریف لاتے اور ایک بار کا آنا تو ناغہ ہی نہ ہوتا آخر محرم میں کہ طبیعت بہت روبصحت ہوگئی تھی ایک ضرورت کے سبب دو روز تشریف لانا نہ ہوا اُن ۲ دو روز میں میرا اُن کی طرف اشتیاق میں ہی جانتا ہوں میں نے اُن سید جلیل کو ایک پرچہ پر یہ تین شعر لکھ کر بھیجے ؎

هذان يومان ما فزنا بطلعتكم		ولو قدرنا جعلنا رأسنا قدما

قالوا لقاء خليل للعليل شفا		الا تحبون ان تبروا لنا سقما

عودتمونا طلوع الشمس كل ضحى		وهل سمعتم كريما يقطع الكرما

اس رقعہ کو دیکھکر سید موصوف کی جو کیفیت ہوئی حال رقعہ نے دیکھی فوراً اُس کے ساتھ ہی تشریف لے آئے اور پھر روز رخصت تک کوئی دن خالی جانا مجھے یاد نہیں۔
حضرت مولٰنا عبدالحق الہ آبادی کو چالیس سال سے زائد مکہ معظمہ میں گزرے تھے کبھی شریف کے یہاں بھی تشریف نہ لے گئے قیام گاہ فقیر پر دو بار تشریف لائے مولٰنا سید اسمٰعیل وغیرہ اُن کے تلامذہ فرماتے تھے کہ یہ محض خرق عادت ہے مولٰنا کا دم بسا غنیمت تھا ہندی تھے مگر اُن کے انوار مکہ میں چمک رہے تھے التزاماً ہر سال حج کرتے مولٰنا

(ترجمہ اشعار) ۱؎ یہ دو دن ہیں کہ ہمیں دیدار نہ ملا اور ہم میں طاقت ہوتی تو سر سے آتے ۲؎ لوگ کہتے ہیں لقاء خلیل شفاء علیل ہے یعنی دوست کا آنا مرض کا جانا ہے کیا آپ ہمارے مرض کی شفا نہیں چاہتے ۳؎ آپ نے ہمیں عادی کر دیا کہ ہر چاشت کو سورج طلوع کرے اور آپ نے کسی کریم کو سنا ہے کہ کرم قطع کرے ۱۲

سید اسمٰعیل فرماتے تھے کہ ایک سال زمانہ حج میں حضرت مولٰنا عبدالحیٔ صاحب بہت علیل
اور صاحب فراش تھے نویں تاریخ اپنے تلامذہ سے کہا مجھے حرم شریف میں لیچلو کئی آدمی
اٹھا کر لائے کعبہ معظمہ کے سامنے بٹھایا زمزم شریف منگا کر پیا اور دعا کی کہ الٰہی حج سے
محروم نہ رکھ اُسی وقت مولی تعالیٰ نے ایسی قوت عطا فرمائی کہ اٹھکر اپنے پاؤں سے
عرفات شریف گئے اور حج ادا کیا مکہ معظمہ میں بنام علم کوئی صاحب ایسے نہ تھے جو
فقیر سے ملنے نہ آئے ہوں سوا شیخ عبداللہ بن صدیق بن عباس کے کہ اُس وقت مفتی
حنفیہ تھے اور وہاں مفتی حنفیہ کا منصب شریف سے دوسرے درجے میں سمجھا جاتا ہے
اپنے منصب کی جلالت قدر نے انھیں فقیر غریب الوطن کے پاس آنے سے روکا اپنے
ایک شاگرد خاص کو فقیر کے پاس بھیجا کہ حضرت مفتی حنفیہ نے بعد سلام فرمایا ہے کہ میں
آپ کی زیارت کا بہت مشتاق ہوں مولٰنا سید اسمٰعیل اُس وقت میرے پاس بیٹھے
تھے میں چاہا کہ حاضری کا وعدہ کروں مگر اللہ اعلم حبیب اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے کرم نے ان اکابر کے دلمیں اس ذرّہ بے مقدار کی کیسی وقعت ڈالی تھی فوراً روکا اور
فرمایا واللہ یہ نہو گا تمام علما ملنے آئے ہیں وہ کیوں نہیں آتے ہیں اُن کی قسم کے سبب
مجبور ہا مگر تقدیر الٰہی میں اُن سے ملنا تھا اور نئی شان سے تھا اُس کا ذریعہ یہ ہوا کہ انھیں دنوں
میں مولٰنا عبداللہ مرداد و مولٰنا حامد احمد محمد جدّاوی نے نوٹ کے بارے میں فقیر سے
استفتا کیا تھا جس میں بارہ ۱۲ سوال تھے اور میں نے بکمال استعجال اُس کے جواب میں
رسالہ کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم تصنیف کیا تھا وہ
پیش کیے لیے حرم شریف کے کتب خانے میں سید مصطفٰے برادر خورد مولٰنا سید
اسمٰعیل کے پاس تھا کہ نہایت جمیل الخط ہیں زمانہ سابق میں جب میرے استاذ الاستاذ
حضرت مولٰنا جمال ابن عبداللہ بن عمر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی حنفیہ تھے اُن سے
نوٹ کے بارے میں سوال ہوا تھا اور جواب تحریر فرمایا تھا کہ علم گردن علماء میں امانت ہے

مجھے اس کے جزئیہ کا کوئی پتہ نہیں چلتا کہ کیا حکم دوں ایک دن میں کتب خانہ میں جاتا اور ایک شاندار صاحب کو بیٹھے دیکھتا ہوں کہ میرا رسالہ کفل الفقیہ مطالعہ کر رہے ہیں جب اس مقام پر پہنچے جہاں میں نے فتح القدیر سے یہ عبارت نقل کی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ایک کاغذ کا ٹکڑا ہزار روپیہ کو بیچے تو جائز ہے مکروہ نہیں پھڑک اٹھے اور اپنی ران پر ہاتھ مار کر بولے این جمال بن عبد اللہ من ھذا النص الصریح حضرت جمال بن عبد اللہ اس نص صریح سے کہاں غافل رہے پھر کوئی مسئلہ پوچھنا تھا اُس کے لیے کتابیں نکلوائیں ان کی عبارتیں نکال کر نقل کرنا چاہتے تھے اور میں رسالہ کی نقل کی تصحیح کر رہا تھا اس وقت تک نہ انھوں نے مجھے جانا ہے نہ میں نے اُن کو اتنے میں انھوں نے دوات ایک ایسی کتاب پر رکھدی جسے نہ دیکھ رہے تھے نہ اُس سے کچھ نقل کر رہے تھے میں نے اُن پر نہ اعتراض بلکہ کتاب کی تعظیم کے لیے اُتار کر نیچے رکھدی انھوں نے پھر اُٹھا کر کتاب پر رکھدی اور کہا بحر الرائق کتاب الکراھیۃ میں اس کے جواز کی تصریح ہے میں نے اُن سے یہ تو نہ کہا کہ بحر الرائق کتاب الکراھیۃ تک کب پہنچی وہ کتاب القضا ہی میں ختم ہوگئی ہے ہاں یہ کہا کہ ایسا نہیں بلکہ ممانعت کی تصریح فرمائی ہے مگر لکھتے وقت بضرورت مثلاً ورق ہوا سے اُڑیں نہیں - کہا کہ میں لکھنا ہی تو چاہتا ہوں میں نے کہا ابھی لکھتے تو نہیں ہو وہ خاموش ہو رہے اور حضرت سید اسمٰعیل سے مجھے پوچھا انھوں نے فرمایا کہ یہ ہی اس رسالہ کا مصنف ہے اب ملے مگر خجلت کے ساتھ اور عجلت کے ساتھ اُٹھ گئے حضرت سید اسمٰعیل نے فرمایا سبحان اللہ یہ کیسا واقعہ ہوا یہ چہارم صفر ۱۳۲۴ھ تھی اس سے پہلے محرم شریف میں شدید وشدید دورہ بخار کا رہ چکا تھا دو۲ بار مسہل ہوئے ایک بار ایک ہندی کی رائے سے اور نفع نہ ہوا دوبارہ ایک ترکی ڈاکٹر رمضان آفندی نے بہت قلیل مقدار میں ایک نمک دیا کہ آب زمزم شریف میں ملا کر پی لو اور پیاس بے پیاس زمزم شریف کی کثرت کرو اُس سے بحمد اللہ تعالےٰ بہت نفع ہوا

اور اُنھوں نے دوا وہ بتائی جو مجھے بالطبع محبوب و مرغوب تھی یعنی زمزم شریف کہ مجھے ہر مشروب سے زیادہ عزیز ہے میری عادت ہے کہ باسی پانی کبھی نہیں پیتا اور اگر پیوں تو باآنکہ مزاج گرم ہے فوراً زکام ہو جاتا ہے میری پیدائش سے پہلے حکیم سید وزیر علی مرحوم نے میرے یہاں باسی کو منع کر دیا تھا جب سے معمول ہے کہ رات کے گھڑے بالکل خالی کر کے پینے کا پانی بھرا جاتا ہے تو میں نے دودھ بھی باسی پانی کا نہ پیا نہ کبھی نہار موبنھ پانی پیتا ہوں نہ کبھی کھانے کے سوا اور وقت میں گرمیوں کی سہ پہر میں جو پیاس ہوتی ہے اُس میں کلّیاں کرتا ہوں اُس سے تسکین ہوتی ہے مگر زمزم شریف کی برکت کہ صحت میں مرض میں دن میں رات میں تازہ باسی بکثرت پیا اور نفع ہی کیا زورقیں ہر وقت بھری رکھی رہتی تھیں بخار کی شدت میں رات کو جب آنکھ کھلی کلی کر کے زمزم شریف پی لی صبح وضو سے پہلے پیتا وضو کے بعد پیتا بارہ بارہ زورقیں ایک دن رات میں صرف میرے صرف میں آئیں پونے تین مہینے کے قیام مکہ معظمہ میں میں نے حساب کیا تو تقریباً چار من زمزم شریف میرے پینے میں آیا ہوگا حضرت مولٰنا سید اسمٰعیل کو اللہ تعالےٰ جنات عالیہ نصیب فرمائے میری واپسی حج کے چند سال بعد جب ۱۳۲۸ھ میں مجھ سے ملنے آئے ہیں اور میرے شوق زمزم کا ذکر ہوا فرمایا تھا کہ ہر مہینے اتنے ٹلناک یعنی پیپے بھیجا کرونگا کہ تمھارے ایک مہینے کے صرف کو کافی ہوں مگر یہاں سے جاتے ہی انھیں سفر باب عالی کی ضرورت ہوئی اور مشیت الٰہی کہ وہیں انتقال فرمایا۔

رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔

محرم شریف مجھے تقریباً بخار ہی میں گزرا اُسی حالت میں علمائے کرام کو اجازات لکھی جائیں اور اُسی حالت میں کفل الفقیہ تصنیف ہوا وہاں پلنگ کا بھی رواج نہیں بالاخانوں میں زمین پر فرش ہیں اُس پر سوتے ہیں مگر حضرت سید اسمٰعیل و حضرت مولٰنا شیخ صالح کمال رحمہما اللہ تعالےٰ نے میرے لیے ایک عمدہ پلنگ منگوا دیا تھا ایام

مرض میں میں اسی پہ ہوتا اور علما عظام عیادت کو آتے اور فرش پر تشریف رکھتے میں
اس سے نادم ہوتا ہر چند چاہتا کہ نیچے اتروں مگر قسموں سے مجبور فرماتے اشتداد مرض
میں مجھے زیادہ فکر حاضری سرکار اعظم کی تھی جب بخار کو اشتداد دیکھا میں نے اسی حالت میں
قصد حاضری کیا یہ علما مانع ہوئے اول تو یہ فرمایا کہ حالت تمہاری یہ ہے اور سفر طویل میں نے
عرض کی اگر سچ پوچھیے تو حاضری کا اصل مقصود زیارت طیبہ ہے دونوں بار اسی نیت
سے گھر سے چلا معاذ اللہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لطف نہیں انھوں نے پھر اصرار اور میری
حالت کا اشتعار کیا میں نے حدیث من حج ولم یزرنی فقد جفانی پڑھی فرمایا تم ایک بار
تو زیارت شریف کر چکے ہو میں نے کہا میرے نزدیک حدیث کا مطلب نہیں کہ عمر میں کتنے
ہی حج کرے زیارت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زیارت ضرور ہے اب آپ
دعا فرمائیے کہ میں سرکار تک پہنچ لوں روضۂ اقدس پر ایک نگاہ پڑ جائے اگرچہ اسی وقت
دم نکل جائے حضرت مولانا شیخ صالح کمال کو اللہ تعالیٰ جنات عالیہ عطا فرمائے با آں
فضل و کمال کہ میرے نزدیک مکہ معظمہ میں ان کے پائے کا دوسرا عالم نہ تھا اس فقیر
حقیر کے ساتھ غایت اعزاز بلکہ ادب کا برتاؤ رکھتے بار بار کے اصرار کے ساتھ مجھ سے
اجازت نامہ لکھوایا جسے میں نے ادباً کئی روز ٹالا جب مجبور فرمایا لکھ دیا تین تین پہر
میری ان کی مجالست ہوتی اور اس میں سوا مذاکرات علمیہ کے کچھ نہ ہوتا جس زمانہ میں
قاضی مکہ معظمہ رہے تھے اس وقت کے اپنے فیصلوں کے مسئلے دریافت فرماتے
حقیر جو بیان کرتا اگر ان کے فیصلہ کے موافق ہوتا بشاشت و خوشی کا اثر چہرہ مبارک پر
ظاہر ہوتا اور مخالف ہوتا تو ملال و کبیدگی اور یہ سمجھتے کہ مجھ سے حکم میں لغزش ہوئی مجھے
بھی ان دونوں صاحبوں کے کرم کے سبب ان سے کمال بے تکلفی ہر قسم کی بات گزارش
کر دیتا ایک بار کہا مؤذنوں نے یہ جو اذان و اقامت و تکبیرات انتقال میں تغنیات ایجاد
کیے ہیں آپ حضرات ان سے منع نہیں فرماتے فتح القدیر میں مبلغ (یعنی مکبر) کے لحون

کو مفسد نماز لکھا ہے اور یہ کہ اس کی تکبیرات پر جو مقتدی رکوع و سجود وغیرہ افعال نماز
کریگا اس کی نماز نہ ہوگی فرمایا حکم یہی ہے مگر ان پر علما کا بس نہیں یہ جانب سلطنت
سے ہیں ایک جمعہ میں میں خطیب کے قریب تھا اس نے خطبہ میں پڑھا وارض
عن اعمام نبیک الاطائب حمزۃ والعباس وابی طالب یہ بدعت تازہ ایجاد ہوئی
پہلی بار کی حاضری میں نہ تھی اور یہ بداہۃً جانب حکومت سے تھی اسے سنتے ہی فوراً
میری زبان سے بآواز بلند نکلا اللھم ھذا منکر کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم
یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان فقیر بتوفیق رب کریم یہ حکم احکم بروجہ اوسط بجالایا
اور مولیٰ تعالیٰ کی رحمت کہ کسی کو تعرض کی جرأت نہ ہوئی فرضوں کے بعد ایک اعرابی نے
میری طرف متوجہ ہو کر کہا رأیت تم نے دیکھا میں نے کہا رأیت ہاں دیکھا کہا لاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور تشریف لے گئے ان دونوں اکابر علما نے ہماری مجلس
خلوت میں اس کی مبارکباد دی کہ اس رد منکر پر کوئی معترض نہ ہوا اور ساتھ ہی فرمایا کہ
ایسے امور میں کہ جانب حکومت سے ہیں سکوت شایاں ہے

انہی واقعہ مفتی حنفیہ کے وقت میں نے جناب سید مصطفےٰ خلیل پر اور حضرت مولانا
سید اسمعیل سے کہا ھل عندکم شیٔ من ھزمۃ جبریل آپ کے پاس سیدنا جبریل
علیہ الصلاۃ والسلام کی ٹھوکر کا کچھ بقیہ ہے سید نادے نے فرمایا نعم اور کٹورے زمزم
زمزم شریف لائے میں اسی ضعف کے سبب بیٹھا ہی ہوا پی رہا تھا آنکھیں نیچی تھیں
جب نظر اٹھائی دیکھا تو وہ سید جلیل مؤدب ہاتھ باندھے کھڑے ہیں یہاں تک
کہ کٹورا میں نے انہیں دیا یہ حال ان معظم و معزز بندگان خدا کے ادب و اجلال کا
تھا یا یں ہمہ شدت مرض و شوق مدینہ طیبہ میں جب وہ جملہ میں نے کہا کہ دفعۃً الوند
پر ایک نگاہ پڑ جائے پھر دم نکل جائے دونوں علماء کرام کا غصہ سے رنگ متغیر ہو گیا

اور حضرت مولنا شیخ صالح کمال نے فرمایا ہرگز نہیں بلکہ نعود ثم نعود ثم نعود ثم یکون تو روضۂ
انور پر اب حاضر ہو پھر حاضر ہو پھر حاضر ہو پھر مدینہ طیبہ میں وفات نصیب ہو مولی تعالی
اُن کی دعا قبول فرمائے اُن کی اس غایت محبت کے غصہ نے مجھے وہ حالت یاد دلائی
جو اس حج سے تیرہ چودہ برس پہلے میں نے خواب میں اپنے حضرت والد ماجد قدس اللہ
سرہ العزیز سے دیکھی تھی میں اُس زمانہ میں بشدت درد کمر اور سینہ میں مبتلا تھا اُسے
بہت امتداد و اشتداد ہوا تھا ایک روز دیکھا کہ حضرت تشریف لائے اور حضرت
کے شاگرد مولوی برکات احمد صاحب مرحوم کہ میرے پیر بھائی اور حضرت پیر مرشد
برحق رضی اللہ تعالی عنہ کے فدائی تھے کم ایسا ہوا ہوگا کہ حضرت پیر مرشد کا نام پاک لیتے
اور اُن کے آنسو رواں نہ ہوتے جب اُن کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت اُن کی قبر
میں اُترا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضۂ انور کے قریب پائی تھی اُن کے
انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید
عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں
عرض کی یا رسول اللہ حضور کہاں تشریف لیے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کے جنازے
کی نماز پڑھنے الحمد للہ یہ جنازۂ مبارکہ میں نے پڑھایا اور یہ وہی برکات احمد صلے اللہ
تعالے علیہ وسلم تھیں کہ محبت پیر و مرشد کے سبب انھیں حاصل ہوئیں ذلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم - ہاں تو اُس خواب میں
دیکھا کہ مولوی برکات احمد صاحب بھی حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز کے ہمراہ میری
عیادت کو تشریف لائے ہیں دونوں حضرات نے مزاج پرسی فرمائی میں شدت مرض
سے تنگ آچکا تھا زبان سے نکلا کہ حضرت دعا فرمائیں کہ اب خاتمہ ایمان پر ہو جائے یہ سنتے
ہی حضرت والد ماجد قدس سرہ الشریف کا رنگ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا ابھی تو باون
برس مدینہ شریف میں واللہ اعلم اس ارشاد کے کیا معنے تھے مگر اُس کے بعد چودہ بارہ

حاضری مدینہ طیبہ ہوئی ہے اُس وقت مجھے باونواں ہی سال تھا یعنی اکاونواں برس پانچ مہینے کی عمر تھی یہ چودہ برس کی پیش گوئی حضرت نے فرمائی اللہ تعالےٰ اپنے مقبول بندوں کو کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے غلامان غلام کے کفش بردار ہیں علوم غیب بتاتا ہے اور وہابیہ کو جناب سرکار سے انکار ہے ابھی چند سال ہوئے ماہ رجب میں حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ الشریف خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا ابکی رمضان میں مرض شدید ہوگا روزہ نہ چھوڑنا ویسا ہی ہوا اور ہر چند طبیب وغیرہ نے کہا میں نے بحمد اللہ تعالےٰ روزہ نہ چھوڑا اور اُسی کی برکت نے بفضلہ تعالےٰ شفا دی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے وہ حضرات علما بہت اس کے متمنی رہتے کہ کسی طرح میرا وہاں قیام زائد ہو حضرت مولنا سید اسمٰعیل نے فرمایا یہاں کی شدت گرمی تمہارے لیے باعث تپ ہے طائف شریف میں موسم نہایت معتدل اور وہاں میرا مکان بہت پُر فضا ہے چلیے گرمی کا موسم وہاں گزاریں میں نے گزارش کی کہ اس حالت مرض میں قابلیت سفر ہو تو سرکار اعظم ہی کی حاضری ہو ہنسکر فرمایا میرا مقصود یہ تھا کہ چند مہینے وہاں تنہائی میں رہکر تم سے کچھ پڑھتے کہ یہاں تو آدمیوں کے ہجوم سے تمھیں فرصت نہیں مولنا شیخ صالح کمال نے فرمایا اجازت ہو تو ہم یہاں تمھاری شادی کی تجویز کریں میں نے کہا وہ کنیز بارگاہ الٰہی جسے میں اُس کے دربار میں لایا اور اُس نے منا سک حج ادا کیے کیا اُس کا بدلہ یہی ہے کہ میں اُسے یوں مغموم کروں فرمایا ہمارا خیال یہ تھا کہ یوں یہاں تمھارے قیام کا سامان ہو جاتا اس طول مرض میں کئی ہفتہ حاضری مسجد اقدس سے محروم رہا کہ میں جس بالاخانے پر تھا چالیس زینے کا تھا اُس سے اُترنا اور چڑھنا نا مقدور تھا مسجد الحرام شریف میں کوئی ناآشنا سا بزرگ میرے بھائی مولوی محمد رضا خاں کو ملے تو فرمایا کئی دن سے تمھارے بھائی کو نہ دیکھا انھوں نے عرض کیا علیل ہیں پانی دم فرماکر دیا کہ یہ پلاؤ اور اگر بخار باقی رہے تو میں دس بجے دن کے تمکو یہیں ملونگا دس بجے

دن کے نہ بخار رہا نہ وہ ملے اور یا بیں مسجد شریف اور کتب خانۂ حرم شریف میں حاضر ہونے لگا جس میں چوتھی صفر کا وہ واقعہ تھا جو مفتی حنفیہ کے ساتھ پیش آیا نماز صبح کے سوا کہ ہمارے نزدیک اُس میں اسفار یعنی وقت خوب روشن کر کے پڑھنا افضل ہے اور شافعیہ کے نزدیک تغلیس یعنی خوب اندھیرے سے پڑھنا تینوں مصلّوں پہ نماز پہلے ہو جاتی ہے اور مصلائے حنفی پر سب کے بعد باقی چاروں نمازیں سب سے پہلے مصلائے حنفی پر ہوتی ہیں ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نزدیک وقت عصر دو مثل سایہ گزر کر ہے اُس کے بعد نماز حنفی ہوتی اس کے بعد باقی تینوں مصلوں پہ وہ لوگ اپنے لیے اسے بہت تاخیر سمجھتے آخر کوشش کر کے حنفیہ سے یہ کرالیا کہ تمام عصر مطابق قول صاحبین رضی اللہ تعالیٰ عنہما مثل دوم کے شروع میں پڑھ لیں اس بار کی حاضری میں یہ جدید بات دیکھی اگرچہ کتب حنفیہ میں یہاں قول صاحبین پر بھی بعض نے فتوے دیا مگر اصح واحوط واقدم قول سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور فقیر کا معمول ہے کہ کسی مسئلہ میں بے خاص مجبوری کے قول امام سے عدول گوارا نہیں کرتا جس کی تفصیل جلیل میرے رسالہ اجلی الاعلام بان الفتوی مطلقاً علی قول الامام میں ہے ؎

اذا قالت الامام فصدقوہ ۔۔۔ فان القول ما قال الامام

ہم حنفی ہیں نہ کہ یوسفی یا شیبانی میں اس بار جماعت عصر میں بہ نیت نفل شریک ہو جاتا اور فرض عصر مثل دوم کے بعد میں اور حضرت مولانا شیخ صالح کمال حضرت مولانا سید اسمٰعیل و دیگر بعض تخاطبین حنفیہ اپنی جماعت سے پڑھتے جس میں وہ حضرات انتہا پراس فقیر کو مجبور فرماتے پہلے شیخ عمر حمصی کا مکان کرایہ پر لیا تھا پھر سید عمر رشیدی ابن سید ابوبکر رشیدی اپنے مکان پر لے گئے بالاخانے کے درو سطانی پر میری نشست تھی دروازوں پر جو طاق تھے بائیں جانب کے طاق میں وحشی کبوتروں کا ایک جوڑا

رہتا وہ تنکے لاتے اور گرایا کرتے اُس طرف کے بیٹھنے والوں پہ گرتے جب علالت میں میرے لیے پلنگ لایا گیا وہ اُس در کے سامنے بچھایا گیا کہ تشریف لانے والوں کے لیے جگہ وسیع رہے اُس وقت سے کبوتروں نے وہ طاق چھوڑ کر دروازہ وسطانی کے طاق میں بیٹھنا شروع کیا کہ اب جو وہاں بیٹھتے اُن پہ تنکے گرتے حضرت مولنا سید اسمعیل نے فرمایا وحشی کبوتر بھی تیرا لحاظ کرتے ہیں میں نے عرض کی صالحنا ھم فصالحونا ہم نے اُن سے صلح کی تو انھوں نے بھی ہم سے صلح کی اس پہ بعض علما رحاضرین نے فرمایا کہ ہم پر کیوں تنکے پھینکتے ہیں ہم نے اُن سے کونسی جنگ کی ہے میں نے کہا میں یہاں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ یہ جہاں آکر بیٹھتے ہیں انھیں اُڑاتے ہیں کنکریاں مارتے ہیں سلاخوں کی ٹوپیں جب چھوٹتی ہیں یہ خوف سے تھرتھرا تھرتھرا کر رہ جاتے ہیں یہ سب میرا مشاہدہ ہے حالانکہ یہ حرم محترم کے وحشی ہیں انھیں اُڑانا یا ڈرانا منع ہے پیڑ کے سایہ میں حرم کا ہرن بیٹھا ہو آدمی کو اجازت نہیں کہ اُسے اُٹھا کر خود بیٹھے ان عالم نے فرمایا یہ کبوتر ایذا دیتے ہیں اوپر سے کنکریاں پھینکتے ہیں لیمپ کی چمنی توڑ دیتے ہیں میں نے کہا کیا یہ ابتداءً ایذا کرتے ہیں کہا ہاں میں نے کہا تو فاسق ہوئے اور کبوتر بالاجماع فاسق نہیں چیل کوّے فاسق ہیں وہ ساکت ہو گئے شریعت میں وہ جانور فاسق ہی جو بغیر اپنے نفع کے بالقصد ابتداءً ایذا پہنچائے ایسے جانور کا قتل حرم شریف میں بھی جائز ہے جیسے چیل کوّا بندر چوہا چیل کوّے زیور اُٹھا کر لیجاتے ہیں بندر کپڑے پھاڑ ڈالتے ہیں چوہے کتابیں کترتے ہیں جس میں اُن کا کوئی نفع نہیں محض براہ شرارت ایذا دیتے ہیں لہذا فاسق ہیں بخلاف بلّی کے کہ اگرچہ مرغی پکڑتی کبوتر توڑتی ہے مگر اپنی غذا کے لیے نہ تمہاری ایذا کے لیے کنکریاں اگر طاق میں ہوں کبوتر کے چلنے پھرنے سے گر پڑینگی نہ یہ کہ تمہیں پر کنکری مارنا انھیں مقصود ہو اس قسم کے وقائع بہت تھے کہ یاد نہیں اگر اُسی وقت منضبط کر لیے جاتے محفوظ رہتے مگر اس کا ہمارے ساتھیوں

میں سے کسی کو احساس بھی نہ تھا جب اواخر محرم میں بفضلہ تعالےٰ صحت ہوئی وہاں ایک سلطانی حمام ہے میں اُس میں نہایا باہر نکلا ہوں کہ ابر دیکھا حرم شریف پہنچتے پہنچتے برسنا شروع ہوا مجھے حدیث یاد آئی کہ جو مینہ برستے میں طواف کرے وہ رحمت الٰہی میں تیرتا ہے فوراً سنگ اسود شریف کا بوسہ لیکر بارش ہی میں سات پھیرے طواف کیا بخار پھر عود کر آیا مولٰنا سید اسمٰعیل نے فرمایا ایک ضعیف حدیث کے لیے تم نے اپنے بدن کی بے احتیاطی کی میں نے کہا حدیث ضعیف ہے مگر امید بحمد اللہ تعالےٰ قوی ہے یہ طواف بحمدہ تعالےٰ بہت مزے کا تھا بارش کے سبب طائفین کی وہ کثرت نہ تھی اور اس سے بھی زیادہ لطف کا طواف بفضلہ عزوجل گیارہویں ذی الحجہ کو نصیب ہوا تھا طواف زیارت کے لیے کہ بعد وقوف عرفہ فرض ہے عام حجاج دسویں ہی کو منا سے مکہ معظمہ جاتے ہیں میرے ساتھ مستورات تھیں اور خود بھی بخار اُٹھائے ہوئے تھا گیارہویں کو بعد زوال رمی جمار کرکے اونٹوں پر مع مستورات روانہ ہوا حرم شریف میں نماز عصر ادا کی آج تمام حجاج منا میں تھے حرم شریف میں صرف پچیس تیس آدمی یہ طواف نہایت اطمینان سے ہوا ہر بار جی بھر کر سنگ اسود شریف پر منھ ملنا اور بوسہ لینا نصیب ہوتا ایک عربی صاحب کو جنھیں پہچانتا نہیں مولےٰ تعالےٰ نے بے کہے مہربان فرما دیا کہ ہر پھیرے کے ختم پر چند آدمی جو طواف کر رہے تھے انھیں روک کر کھڑے ہو جاتے کہ ہم لوگوں کو سنگ اسود شریف کا بوسہ لینے دو یوں ہر پھیرے پر میرے ساتھ کی مستورات بھی مشرف بہ بوسۂ سنگ اقدس ہوئیں والحمد للہ وتقبل اللہ بعد ختم طواف میں دیوار کعبہ معظمہ سے لپٹا اور ملاصق مبارک ہاتھ میں لیکر یہ دعا عرض کرنی شروع کی یا واجد یا ماجد لا تزل عنی نعمۃً انعمتہا علیَّ اور بہت ہی کیف رقت طاری ہوئی کہ آزادی اور یکسوئی تھی مگر تھوڑی دیر کے بعد ایک عربی صاحب میرے برابر آکر کھڑے ہوئے اور باواز چلا کر

رونا شروع کیا اُن کے چلّانے سے کچھ طبیعت ہٹی پھر خیال آیا ممکن کہ یہ مقبولان بارگاہ
سے ہوں اور ان کے قرب کا فیض مجھ پر تجلّی ڈالے اس تصور سے پھر اطمینان ہوگیا مغرب
پڑھکر منا کو واپس آئے اس تقریباً تین مہینے کے قیام میں میں نے خیال کیا کہ حدیث
میں کسی کی سند میری سند سے عالی ہو تو میں اُن سے سند لیکر علو حاصل کروں مگر بفضلہ
تعالیٰ تمام علما سے میری ہی سند عالی تھی یہ بھی خیال کیا کہ یہ شہر کریم تمام جہان کا مرجع
و ملجا ہے اہل مغرب بھی یہاں آتے ہیں ممکن کہ کوئی صاحب جفر دان ملجائیں کہ
کہ اُن سے اس فن کی تکمیل کی جائے ایک صاحب معلوم ہوئے کہ جفر میں مشہور ہیں
نام پوچھا معلوم ہوا مولنا عبد الرحمٰن دہّان حضرت مولنا احمد دہّان مکّی کے چھوٹے
صاحبزادے ہیں نام سُن کر اس لیے خوش ہوا کہ یہ اور اُن کے بڑے بھائی صاحب
مولنا اسعد دہّان کہ اب قاضی مکہ معظمہ ہیں مجھ سے سند حدیث لے چکے تھے میں نے
مولنا عبد الرحمٰن کو بُلایا وہ تشریف لائے کئی گھنٹے خلوت رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قاعدہ
جو اُن کے پاس ناقص تھا قدرے اُس کی تکمیل ہوگئی اسی کے قریب سرکار مدینہ طیبہ
میں واقع ہوا وہاں بھی ایک صاحب عبد الرحمٰن نام ہی کے ملے یہ عبد الرحمٰن دہّان
عربی مکّی ہیں اور وہ عبد الرحمٰن آفندی ترکی شامی کئی روز متصل تشریف لاتے اور یہ
ایک بیٹھک چلے جاتے ہجوم حضرات اہلِ علم و معززین کے سبب اُنھیں بات کا موقع
نہ ملتا ایک دن میں نے اُن سے عرض کی پوچھی کہا تنہائی میں کہونگا دوسرے دن اُن
کے لیے وقت نکالا کہا میں جفر میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں
نے فرمایا یہاں نہ میرا اب زیادہ قیام ہے نہ یہ جا میں خاص اس کی تحصیل کو تیرے پاس
ہندوستان میں آؤنگا وہ تو نہ آئے مگر مولنا سید حسین مدنی صاحبزادہ حضرت مولنا
سید عبد القادر شامی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے اور چودہ[14] مہینے
فقیر خانے پر قیام فرمایا اور یہ علم اور علم اوفاق و تکسیر سیکھے اُنھیں کے لیے میں نے

اپنا رسالہ لطائف الاکسیر فی علم التکسیر زبان عربی میں املا کیا یعنی میں عبارت زبانی
بولتا اور وہ لکھتے جاتے اور اسی لکھنے میں اُسے سمجھتے جاتے علم جفر میں اتنی دستگاہ ہو گئی تھی کہ
پانچ سوالوں میں دو کا جواب صحیح نکال لیتے کہ ان کے لیے میں نے اس علم سے اجازت تعلیم کا
سوال پہلے کر لیا تھا اور جواب ملا کہ ضرور بتاؤ کہ یہ اسی کے واسطے اتنی دور سے سفر کر کے آئے ہیں
اگر چند مہینے اور رہتے تو امید تھی کہ سب جواب صحیح نکالنے لگتے میں نے جو جداول کثیرہ اس
فن کی تکمیل جلیل کے لیے اپنی طبعزاد ایجاد کی تھیں رخصت کے وقت انھیں نذر کر دیں کہ خود
اس فن کے ترک کا قصد کر لیا تھا جس کی وجہ سوالوں کی کثرت سے لوگوں کا پریشان کرنا تھا
اور بالخصوص یہ عجیب واقعہ کہ ایک امیر کبیر کی بیگم بیمار ہوئی جن کا مذہب سنی نہ تھا انھوں نے
میرے آقا زادے حضرت سیدنا سید شاہ مہدی حسن میاں صاحب دامت برکاتہم کے
ذریعے سے سوال کرایا جواب نکلا سنیت اختیار کریں ورنہ شفا نہیں اور اس فن کا حکم ہے کہ
جو جواب نکلے بلا رو رعایت صاف کہدیا جائے میں نے یہی لکھ بھیجا یہ منظور نہ ہوا اور
مرض بڑھتا گیا اب حضرت ہی کے ذریعہ سے یہ سوال آیا کہ موت کب اور کہاں ہو گی اپنے
شہر میں یا نینی تال پر کہ اس وقت تبدیل آب و ہوا کے لیے مریضہ کا وہیں قیام تھا یہ
سوال ۸ شوال مکرم ۱۳۳۸ھ کو ہوا جواب نکلا محرم محرم یعنی ماہ محرم میں موت ہو گی اور کہاں
ہو گی اس کے جواب میں میں نے اُن کے شہر کے نام کا پہلا حرف اور اس کے بعد ق
اور اس کے بعد دو کا ہندسہ اور آگے لفظ خویش لکھدیا وہاں کے جفار بلائے گئے کہ اس
معمے کو حل کریں انھوں نے حرف نام شہر سے تو شہر مراد لیا اور قاف سے قلعہ اور آگے
نہیں چلتا حالانکہ اس حرف سے شہر مراد تھا اور قاف سے قریب اور دو سے حرف ب
کہ اول لفظ بیت ہے یعنی موت نینی تال میں نہ ہو گی بلکہ اپنے شہر میں مگر نہ اپنے محل میں
بلکہ قریب بیت خویش دوسری جگہ میں ایسا ہی واقع ہوا ۱۷ محرم کو اپنے شہر کے ایک باغ
میں موت واقع ہوئی جب اس جواب کا شہرہ ہوا اطراف سے جلد بازوں کے خطوط آنے ہی

سے آنے لگے کہ تم نے تو ساعت کی خبر دی تھی اور ابھی نہ ہوئی میں نے کہا بھا ئیو اگر مجرم سے پہلے ساعت واقع ہو تو جواب غلط ہو جائے گا نہ کہ اس کی صحت کے لیے تم ابھی ساعت تلاش کرتے ہو اور اس قسم کے طوفان بے تمیزی کے سبب میں نے یہ قصد کر لیا کہ اگر یہ جواب غلط گیا تو اس فن پر اتنی محنت کرونگا کہ باذنہٖ تعالیٰ پھر غلطی نہ ہو یہ علم تمام علوم سے مشکل تر اور سکھانے والے مفقود اور اکابر مصنفین کو کمال اخفا مقصود جو علوم ظاہر ہیں اور مصنفین و معلمین اُن کا اعلان چاہتے ہیں اُن کی تو یہ حالت ہے کہ کتاب کچھ کہتی ہے اور ناظر کچھ سمجھتا ہے تو اس علم میں ناظر کی غلط فہمی کیا تعجب ہے اور وہ بھی مجھ جیسے کے لیے جس نے نہ کسی سے سیکھا نہ کوئی مشورہ و مذاکرہ کرنے والا صرف ایک قاعدہ بد وح بلن کہ مرزدو جات سے ہے والا حضرت عظیم البرکۃ حضرت سیدنا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہ العزیز نے سنہ ۱۲۹۶ھ میں تذکرۃً تعلیم فرمایا تھا اس کے بعد جو کتابیں اس فن کے نام سے مشہور و رائج ہیں اُن کی نسبت اسی فن سے سوال کیا اس نے ان پر نہایت تشنیع کی اور کہا کہ یہ سب مہمل و باطل اور جلانے کے قابل ہیں صرف دو کتابوں کی مدح کی جو اُن سب رائج کتابوں سے جدا ہیں جن میں ایک حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہے وہ دونوں کتابیں مولیٰ عزوجل نے مجھے بہم کرا دیں انھیں مطالعہ کیا جہاں تک بزور مطالعہ انکشاف ہوا ہوا اور جہاں مطلب حضرات مصنفین نے ذہن میں رکھا تھا اس کی نسبت جتنا قاعدہ معلوم ہو لیا تھا اس سے سوال کیے اس نے مطلب بتایا ایک قاعدہ اور حل ہوا اب جو آگے الجھا اس سے پوچھا اس نے بتایا اور حل ہوا اس طور پر اس فن کی قدرے ابجد معلوم ہوئی میری کتاب سفر السفر عن الجفر بالجفر انھیں مباحث میں ہے جس میں ساٹھ سوال جواب ہیں یعنی جفر سے جفر کو واضح کرنے کی کتاب اس نے ایک دوسرے علم زائرجہ کے ایک عظیم سر مکتوم کو بھی واضح کیا جس کی نسبت حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسالہ زائرجہ میں ہے کہ زمانہ

سیدنا شیث علیہ الصلاۃ والسلام سے اس راز کے اخفا کا حلفی عہد ہے رسائل فن میں نہایت غامض چیستان کی طرح اس کے بارہ[12] پتے دیے گئے ہیں ازاں جملہ یہ کہ خاتم آدم میں سے ہیں۔ میں نے اس کی نسبت بھی اسی پہلے قاعدہ جفر سے سوال کیا اس نے روشن طور پر بتادیا اب جو ان بارہ[12] پہیلیوں کو دیکھوں تو سب خود بخود منکشف ہو گئیں میرے جی میں آیا کہ کچھ اس فن کی طرف بھی توجہ کروں کہ اس کا راز پنہاں تو کھل ہی گیا ہے اس پر اقدام کا ائمہ فن نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ چند روز کچھ اسمار آلہیہ تلاوت کیے جاتے ہیں مدت موعود میں خوش نصیب بندہ بکرم اللہ تعالے زیارت جمال جہاں آرائے حضور انور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوتا ہے اگر سرکار اقدس سے اس فن میں اشتغال کا اذن ملے مشغول ہو ورنہ چھوڑ دے میں نے وہ اسمائے طیبہ تلاوت کیے پہلے ہی ہفتہ میں سرکار کا کرم ہوا جسے میں پہلے شاید ذکر بھی کر چکا ہوں اس سے اذن کا استنباط ہو سکتا تھا مگر میں نے ظاہر پر محمول کر کے ترک کر دیا غرض جفر سے جواب جو کچھ نکلے گا ضرور حق ہوگا کہ علم اولیاء کرام کا ہے اہلبیت عظام کا ہے امیر المومنین علی مرتضےٰ کا ہے رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین مگر اپنی غلط فہمی کچھ اچنبا نہیں تو اگر یہ جواب غلط گیا کافی محنت کرونگا اور صحیح اترا تو اس فن کا اشتغال چھوڑ دونگا کہ آئے دن سوالوں کی محنت اور الٹے اعتراضوں کی دقت کون سہے جواب بحمد اللہ تعالےٰ پورا صحیح اترا اور میں نے اشتغال چھوڑ دیا وہ طبعزاد جداول کہ تدقیق تام سے بنائی تھیں اور جنہوں نے اس فن کے بہت اعمال مشکلہ کو آسان کر دیا تھا چلتے وقت حضرت سید صاحب موصوف کے نذر کر دیں ان سے پہلے مولٰنا عبد الغفار صاحب بخاری اسی فن کے سیکھنے کو تشریف لائے تھے انھوں نے حیدر آباد سے حضرت میاں صاحب قبلہ قدس سرہ کی خدمت میں عریضہ لکھا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ کام خطوط سے نہیں ہو سکتا خود آیئے وہ مارہرہ شریف آئے اتنے میں حضرت بریلی تشریف لے آئے تھے میرے چھوٹے بھائی مولوی محمد رضا خاں سلمہ کے یہاں

رونق افروز ہیں کہ عصر کے وقت مولوی صاحب تشریف لائے ماشاء اللہ کمال متقی و صالح و عالم تھے وہ جہاں ہوں اللہ تعالے اُنھیں خیر و خوبی سے رکھے حضرت قدس سرہ نے فقیر سے ارشاد فرمایا کہ یہ جو کچھ سیکھیں ان کو بتاؤ میں ارشاد حضرت کے سبب حسب قاعدہ اس فن سے اجازت طلب نہ کرسکا کہ اگر مخالفت ہوئی تو حکم حضرت کا خلاف کیونکر کرونگا آٹھ مہینے تک اُنھیں سکھایا ایام سرما میں بعض دفعہ رات کے دو دو بج جاتے وہ عالم پورے تھے قواعد خوب منضبط کرلیے آٹھ پہر میں ایک سوال نہایت اُجلا باضابطہ مرتب فرما لیتے اور جواب تلاش کرنے نہ ملتا مجھے دکھاتے میں گزارش کرتا دیکھیے یہ جواب رکھا ہے اپنی ران پر ہاتھ مارتے کہ ہمیں کیوں نہیں نظر آتا میں گزارش کرتا کہ جتنی بات تعلیم کے متعلق تھی وہ آپ کو پوری آگئی رہا جواب وہ القاء ملک سے ہے اگر القاء نہو اپنا کیا اختیار یہ اُس کا نتیجہ تھا کہ اس علم سے بے اجازت لیے اُنھیں سکھایا آٹھ مہینے رہے اور چلتے وقت فرما گئے کہ میں جیسا آیا تھا ویسا ہی جاتا ہوں اُن کی محبت و صلاح و تقوے کے سبب اکثر اُن کی یاد آتی ہے جزیرہ سنگاپور سے ایک خط اُن کا آیا تھا اُس کے بعد سے کچھ پتہ معلوم نہیں سید حسین مدنی صاحب سا کوئی سیر چشم و بے طمع عربی میں نے ان عرب سے آنے والوں میں نہ دیکھا اُن کی خوبیاں دل پر نقش ہیں میں حضرت سید اسمعیل مکی کا تذکرہ اکثر اُن کے سامنے کرتا تو فرماتے زہے سعادت اُن کی کہ اُن کی ایسی یاد تمھارے قلب میں ہے اب اپنے چلے جانے کے بعد وہ کیونکر دیکھیں کہ اُن کی کتنی یاد ہے یہاں سے ملک چین کو تشریف لے گئے پھر اُن کا کوئی خط بھی نہ آیا نہ مدتوں تک مدینہ طیبہ اُن کا کوئی خط گیا اُن کے چھوٹے بھائی سید ابراہیم مدنی اُن سے پہلے یہاں تشریف لائے تھے وہ اس زمانے میں قازان کو گئے ہوئے تھے کہ ملک روس میں ہے اور یہ تبت کو اُنکے بڑے بھائی سید احمد خطیب مدنی کے خطوط آتے کہ والدہ بہت پریشان ہیں سید حسین کہاں

ہیں یہاں کسے پتہ معلوم تھا اب سُنا گیا ہے کہ شاید مدینہ طیبہ پہنچ گئے یہ سید صاحب
محمد مدنی کا بیان ہے جو پارسال تشریف لائے تھے واللہ تعالےٰ اعلم۔
خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا صفر کے پہلے عشرہ میں عزم حاضری سرکار اعظم مصمم ہو گیا اونٹ
کرایہ کر لیے سب اشرفیاں پیشگی دیدیں آج سب اکابر علما سے رخصت ہونے کو
ملا وہاں پان کی جگہ چائے کی تواضع ہے اور انکار سے بُرا مانتے ہیں ہر جگہ چائے
پینی ہوئی جس کا شمار نو۹ فنجان تک پہنچا اور وہاں بے دودھ کی چائے پیتے ہیں جسکا
میں عادی نہیں اور چائے گُردے کو مضر ہے اور میرے گُردے ضعیف رات کو
معاذ اللہ بشدت حوالی گردہ کا درد ہوا ساری شب جاگتے کٹی صبح ہی سفر کا قصد
تھا کہ مجبورانہ ملتوی رہا جمالوں سے کہدیا گیا کہ تا شفا نہیں جا سکتے وہ چلے گئے اور
اشرفیاں بھی انھیں کے ساتھ گئیں ترکی ڈاکٹر رمضان آفندی نے پلاستر لگائے
دو۲ ہفتہ سے زائد تک معالجے کیے بحمد اللہ تعالےٰ شفا ہوئی مگر اب بھی دن میں
پانچ چھہ بار چپک ہو جاتی تھی اسی حالت میں دوبارہ اونٹ کرایہ کیے سب نے کہا کہ
اونٹ کی سواری میں ہل بہت ہوگی اور حال یہ ہے مگر میں نے نہ مانا اور توکلاً علی اللہ
تعالیٰ چوبیس۲۴ صفر ۱۳۲۴ھ کو کعبۂ تن سے کعبۂ جان کی طرف روانہ ہوا براہ بشریت مجھے
بھی خیال آتا تھا کہ اونٹ کی ہل سے کیا حال ہوگا ولہذا اس بار سلطانی راستہ اختیار نہ کیا
کہ بارہ منزلیں اونٹ پر ہونگی بلکہ جدہ سے براہ کشتی رابغ جانے کا قصد کیا مگر اُن کے کرم کے
صدقے اُن سے استعانت عرض کی اور اُن کا نام پاک لیکر اونٹ پر سوار ہوا ہل کا ضرر
پہنچنا درکنار وہ چپک کہ روزانہ پانچ چھہ بار ہو جاتی تھی دفعۃً دفع ہو گئی وہ دن اور
آج کا دن ایک قرن سے زیادہ گزرا کہ بفضلہ تعالیٰ اب تک نہ ہوئی یہ ہے اُن کی
رحمت یہ ہے اُن سے استعانت کی برکت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حضرت مولٰنا
سید اسمٰعیل اور بعض دیگر حضرات شہر مبارک سے باہر دور تک برسم مشایعت تشریف

لائے مجھ میں بوجہ ضعف مرض پیادہ چلنے کی طاقت نہ تھی پھر بھی اُن کی تعظیم کے لیے ہر چند اُترنا چاہا مگر اُن حضرات نے مجبور کیا پہلی رات کہ جنگل میں آئی صبح کے مثل روشن معلوم ہوتی تھی جس کا اشارہ میں نے اپنے قصیدہ حضور جان نور میں کیا جو حاضری دربار معلّٰے میں لکھا گیا تھا ؎

وہ دیکھ جگمگاتی ہے شب اور قمر ابھی   پہروں نہیں کہ بست و چہارم صفر کی ہے

اہلِ عرب کا اولیاء کرام کو ندا کرنا

جدّہ سے کشتی میں سوار ہوئے کوئی تیس چالیس آدمی اور ہونگے کشتی بہت بڑی تھی جسے ساعیہ کہتے ہیں اُس میں جہاز کا سا مستول تھا ہوا کے لیے پردے حسب حاجت مختلف جہات پر بدلے جاتے حبشی ملّاح کہ اس کام پر مقرر تھے اُن کے کھولنے باندھنے کے وقت اکابر اولیاء کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو عجیب اچھے لہجے سے ندا کرتے جاتے ایک حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو دوسرا حضرت سیدی احمد کبیر تیسرا حضرت سیدی احمد رفاعی کو چوتھا حضرت سیدی احمد ل کو علیٰ ہذالقیاس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر کشش پر اُن کی یہ آوازیں عجیب دلکش لہجے سے ہوتیں اور بہت خوش آتیں ایک بصری صاحب نے اپنی حاجت سے بہت زیادہ جگہ پر قبضہ کر رکھا تھا اُن سے کہا گیا نہ مانے معلوم ہوا کہ ان پہاشراُن دوسرے بصری شیخ عثمان کا ہے میں نے اُن سے کہا یا شیخ اُنھوں نے کہا الشیخ عبد القادر الجیلانی شیخ تو حضرت عبد القادر جیلانی ہیں ان کے اس کہنے کی لذت آج تک میرے قلب میں ہے انھوں نے اُن پہلے بزرگ کو سمجھا دیا اس کے بعد جب اُن کو کچھ حالات معلوم ہوئے پھر تو وہ نہایت مخلص بلکہ کمال مطیع تھے تین روز میں کشتی رابغ پہنچی یہاں کے سردار شیخ حسین تھے بدوؤں کے مکان قیام کے لیے تھے جب اُن میں اُترنا ہوا اللہ اعلم لوگوں کو کس نے اطلاع دی اُن کے بھائی ابراہیم معہ اپنے اعزا کی ایک جماعت کے تشریف لائے اور اپنے یہاں کا ایک نزاعی مقدمہ کہ مدت سے

نا فیصل پڑا تھا پیش کیا میں نے حکم شرعی عرض کیا بحمدہ تعالٰی باتوں ہی باتوں میں
باہم فیصلہ ہو گیا ربیع الاول شریف کا ہلال ہمکو یہیں ہوا یہاں سے اونٹ کرایہ کیے
گئے نماز عصر پڑھکر سوار ہونا ہوا تمام اسباب قلعہ کے سامنے سڑک پر نکال کر رکھا تھا گنتی
کے اونٹوں کا قافلہ تھا ہم لوگ سوار ہو گئے اور یہ خیال کیا کہ حاجی صاحب اسباب بار
کرا دیں گے حاجی صاحب بھی سوار ہو گئے اور اسباب وہیں سڑک پر پڑا رہ گیا جب
منزل پر پہنچے اب نہ کپڑے ہیں نہ برتن ہیں نہ گھی ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
یہ پانچ منزلیں ساتھیوں کے برتنوں اور منازل پر وقتاً فوقتاً خرید حوائج سے گزریں چھٹے
دن بحمد اللہ تعالٰی خاک بوس آستان جنت نشان ہوئے الحمد للہ رب العالمین راہ
میں جب بیر شیخ پر پہنچے ہیں منزل چند میل باقی تھی اور وقت فجر تھوڑا جمالوں نے
منزل ہی پر رکنا چاہا اور جب تک وقت نماز نہ رہتا میں اور میرے رفقا اتر پڑے قافلہ
چلا گیا کر بیچ کا ڈول پاس تھا رسّی نہیں اور کنواں گہرا عمامے باندھکر پانی بھرا وضو کیا
بحمد اللہ تعالٰی نماز ہو گئی اب یہ فکر لاحق ہوئی کہ طول مرض سے ضعف شدید ہے اتنے
میل پیادہ کیونکر چلنا ہو گا سو منھ پھیر کر دیکھا تو ایک جمّال محض اجنبی اپنا اونٹ لیے
میرے انتظار میں کھڑا ہے حمد الٰہی بجا لایا اُس پر سوار ہوا اُس سے لوگوں نے پوچھا
کہ تم یہ اونٹ کیسا لائے کہا ہمیں شیخ حسین نے تاکید کر دی تھی کہ شیخ کی خدمت میں
کمی نہ کرنا کچھ دور آگے چلے تھے کہ میرا اپنا جمّال اپنا اونٹ لیے کھڑا ہے اُس سے پوچھا
کہا جب قافلے کے جمّال نہ ٹھہرے میں نے کہا شیخ کو تکلیف ہو گی قافلہ میں سے
اونٹ کھولکر واپس لایا یہ سب میری سرکار کرم کی رحمتیں تھیں صلے اللہ تعالٰی وبارک
وسلم علیہ وعلی عترتہ قدر رأفتہ ورحمتہ ورنہ کہاں یہ فقیر اور کہاں سردار
رابغ شیخ حسین جن سے جان نہ پہچان اور کہاں وحشی مزاج جمّال اور اُن کی یہ خارق العادات
روشیں سرکار اعظم میں حاضری کے دن بدن کے کپڑے میلے ہو گئے تھے اور کپڑے

رابغ میں چھوٹ گئے تھے اور ایک یا دو منزل پہلے شب کو ایک جوتا کہیں راستہ میں نکل گیا یہاں عربی وضع کا لباس اور جوتا خرید کر پہنا اور یوں مواجہ اقدس کی حاضری نصیب ہوئی یہ بھی سرکار ہی کی طرف سے تھا کہ اس لباس میں بُلانا چاہا دوسرے دن رابغ سے ایک بدوی پہنچا اونٹ پر سوار اور ہمارا تمام اسباب کہ چلتے وقت قلعہ کے سامنے چھوٹ گیا تھا اُس پر بار اُس نے شیخ حسین کا رقعہ لاکر دیا کہ آپ کا یہ اسباب رہ گیا تھا روانہ کرتا ہوں ہرچند اُن بدوی صاحب کو آتے جاتے دس منزلوں کی محنت کا نذرانہ دیتا رہا مگر اُنھوں نے نہ لیا اور کہا ہمیں شیخ حسین نے تاکید فرمادی ہے کہ شیخ سے کچھ نہ لینا یہاں کے حضرات کرام کو حضرات مکہ معظمہ سے زیادہ اپنے اوپر مہربان پایا بحمدہ تعالیٰ اکتیس [۳۱] روز حاضری نصیب ہوئی بارھویں شریف کی مجلس مبارک یہیں ہوئی صبح سے عشا تک اُسی طرح علماء عظما کا ہجوم رہتا بیرون باب مجیدی مولٰنا کریم اللہ علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ حضرت مولٰنا عبدالحق مہاجر الہ آبادی رہتے تھے اُن کے خلوص کی تو کوئی حد ہی نہیں حسام الحرمین و دولۃ المکیہ پر تقریظات میں اُنھوں نے بڑی سعی جمیل فرمائی جزاہ اللہ خیراً کثیرا یہاں بھی اہل علم نے دولۃ المکیہ کی نقلیں لیں ایک نقل بالخصوص مولٰنا کریم اللہ نے مزید تقریظات کے لیے اپنے پاس رکھی میرے چلے آنے کے بعد بھی مصر وشام و بغداد مقدس وغیرہا کے علما جو موسم میں خاک بوس آستانہ اقدس ہوتے جن کا ذرا بھی زیادہ قیام دیکھتے اور موقع پاتے اُن کے سامنے کتاب پیش کرتے اور تقریظیں لیتے اور بصیغہ رجسٹری مجھے بھیجتے رہتے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ علماء کرام نے یہاں بھی فقیر سے سندیں اور اجازتیں لیں خصوصاً شیخ الدلائل حضرت مولٰنا سید محمد سعید مغربی کے الطاف کی تو حد ہی نہ تھی اس فقیر سے خطاب میں یاسیدی فرماتے میں شرمندہ ہوتا ایک بار میں نے عرض کی حضرت سید تو آپ ہیں فرمایا واللہ تم سید ہو میں نے عرض

ف: ایک دلچسپ لطیفہ

کی میں سیدوں کا غلام ہوں فرمایا تو یوں بھی سید ہوئے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مولی القوم منھم قوم کا غلام آزاد شدہ انہیں میں سے ہے اللہ تعالیٰ سادات کرام کی سچی غلامی اور اُن کے صدقے میں آفات دنیا و عذاب قبر و عذاب حشر سے کامل آزادی عطا فرمائے آمین یوں ہی مولٰنا حضرت سید عباس رضوان و مولٰنا سید مامون بری و مولٰنا سید احمد جزائری و مولٰنا شیخ ابراہیم خربوطی و مفتی حنفیہ مولٰنا تاج الدین الیاس و مفتی حنفیہ سابقًا مولٰنا عثمان بن عبد السلام داغستانی وغیرہم حضرات کے کرم بھولنے کے نہیں ان مولٰنا داغستانی سے قبا شریف میں ملاقات ہوئی تھی کہ وہیں اُٹھ گئے تھے مکہ معظمہ کی طرح زیادہ اہم حسام الحرمین کی تصدیقات تھیں جو بحمد اللہ تعالیٰ بہت خیر و خوبی کے ساتھ ہوئیں زیادہ زمانہ قیام انھیں میں گزر گیا کہ ہر صاحب پوری کتاب مع تقریظات مکہ معظمہ دیکھتے اور کئی کئی روز میں تقریظ لکھکر دیتے مفتی شافعیہ حضرت سید احمد برزنجی نے حسام الحرمین پر چند ورق کی تقریظ لکھی اور فرمایا اس کتاب کی تائید میں اسے ہمارا مستقل رسالہ کر کے شائع کرنا ایسا ہی کیا گیا حسام الحرمین کا کام پورا ہونے کے بعد دولۃ المکیہ پر تقریظات کا خیال ہوا دونوں حضرات مفتی حنفیہ نے مدینہ طیبہ اور قبا شریف میں تقریظیں تحریر فرمائیں تیسری باری مفتی شافعیہ کی آئی یہ آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے یہ ٹھہری کہ اُن کے داماد سید عبد اللہ صاحب کے مکان پر اس کتاب کے سننے کی مجلس ہو عشا کہ وہاں اول وقت ہوتی ہے پڑھکر بیٹھے میں نے کتاب سنانی شروع کی بعض جگہ مفتی صاحب کو شکوک ہوئے میری غلطی کہ میں نے حسب عادت جرأت کے ساتھ مسکت جواب دیے جو مفتی صاحب کو اپنی عظمت شان کے سبب ناگوار ہوئے جابجا اُن کا ذکر میں نے الفیوض الملکیہ حاشیہ دولۃ المکیہ میں کر دیا ہے بارہ بجے جلسہ ختم ہوا اور مفتی صاحب کے قلب میں اُن جوابوں کا غبار رہا مجھے بعد کو معلوم ہوا اُس وقت اگر اطلاع ہوتی میں معذرت کر لیتا ایک رات اُن کے شاگرد شیخ عبد القادر طرابلسی شلبی کہ مدرس ہیں فقیر کے

پاس آئے اور بعض مسائل میں کچھ الجھنے لگے حامد رضا خاں نے انھیں جواب دیے جن کا جواب وہ نہ دے سکے اور وہ بھی سینہ میں غبار لیکر اٹھے ان کا غبار مجھے معلوم ہو گیا تھا جس کی میں نے پرواہ نہ کی انصاف پسند تو اس کے ممنون ہوتے ہیں جو انھیں صواب کی طرف راہ بتائے نہ یہ کہ بات سمجھ لیں جواب نہ دے سکیں اور بتانے سے رنجیدہ ہوں اور فقیر کو متواتر ناسازیوں کے بعد مکہ معظمہ میں جو کئی مہینے گزرے واللہ اعلم وہ کیا بات تھی جس نے حضرات کرام مدینہ طیبہ کو اس ذرہ بے مقدار کا مشتاق کر رکھا تھا یہاں تک کہ مولانا کریم اللہ صاحب فرماتے تھے کہ علما تو علما اہل بازار تک کو بڑا اشتیاق تھا اور یہ جملہ فرمایا کہ ہم سالہا سال سے سرکار میں مقیم ہیں اطراف و آفاق سے علما آتے ہیں واللہ یہ لفظ تھا کہ جوتیاں چٹخاتے چلے جاتے ہیں کوئی بات نہیں پوچھتا اور تمہارے پاس علما کا یہ ہجوم ہے میں نے عرض کی میرے سرکار کا کرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎

کریماں کہ در فضل بالا ترند سگاں پرورند و چناں پرورند

اپنے کرم کا جب وہ صدقہ نکالتے ہیں ہم سوں کو پالتے ہیں اور ایسا پالتے ہیں

ایام اقامت سرکار اعظم میں صرف ایک بار مسجد قبا شریف کو گیا اور ایک بار زیارت حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاضر ہوا باقی سرکار اقدس ہی کی حاضری رکھی سرکار کریم ہیں اپنے کرم سے قبول فرمائیں اور خیریت ظاہر و باطن کے ساتھ پھر بلائیں ع

ہمکو مشکل ہی انھیں آسان ہی

رخصت کے وقت قافلے کے اونٹ آ لیے ہیں پا بہ رکاب ہوں اس وقت تک علما کو اجازت نامے لکھکر دیے وہ سب تو الاجازات المتینہ میں طبع ہو گئے اور یہاں آنے کے بعد دونوں حرم محترم سے درخواستیں آئیں اور اجازت نامے لکھکر گئے یہ درج رسالہ نہیں چلتے وقت حضرات مدینہ کریمہ نے بیرون شہر دور تک مشایعت فرمائی اب مجھ میں طاقت تھی ان کی معاودت تک میں بھی پیادہ ہی رہا اونٹ جدہ کے

لیے کیسے تھے اب موسم سخت گرمی کا آگیا تھا اور بارہ منزلیں منزل پر ظہر کی نماز کہ ٹھیک زوال ہوتے ہی پڑھنا تھا اور معاً قافلہ روانہ ہوتا تھا سر پر آفتاب اور پاؤں نیچے گرم ریت یا پتھر اللہ تعالےٰ مولوی نذیر احمد صاحب کا بھلا کرے فرضوں میں تو مجبور تھے کہ خود بھی شریک جماعت ہوتے مگر جب میں سنتوں کی نیت باندھتا چھتری لیکر سایہ کرتے جب پہلی رکعت کے سجدے میں جاتا پاؤں کے نیچے اپنا عمامہ رکھدیتے کہ باقی رکعتوں میں پاؤں نہ جلیں ابتداً سے یوں نہ کرسکتے تھے کہ میں عمامہ رکھنا درکنار نماز میں چھتری لگانے پر بھی ہرگز راضی نہ ہوتا انھوں نے اور حاجی کفایت اللہ صاحب نے اس سفر مبارک میں بلا طمع بلا معاوضہ محض اللہ و رسول کے لیے جیسے آرام دیے اللہ تعالیٰ اُن کا اجر عظیم دنیا و آخرت میں ان صاحبوں کو عطا فرمائے۔ آمین۔ جدہ پہنچکر جہاز تیار ملا بمبئی کے ٹکٹ بٹ رہے تھے خریدے اور روانہ ہوئے جب عدن پہنچے معلوم ہوا کہ جہاز والے نے کہ رافضی تھا دھوکا دیا عدن پہنچکر اعلان کیا کہ جہاز کراچی جائیگا ہم لوگوں نے قصد کیا کہ اُتر لیں اور بمبئی جانے والے جہاز میں سوار ہوں اتنے میں انگریز ڈاکٹر آیا اور اُس نے کہا بمبئی جانے والوں کو قرنطینہ میں رہنا ہوگا ہم نے کہا اس مصیبت کو کون جھیلے اس سے کراچی ہی بھلی راستہ میں طوفان آیا اور ایسا سخت کہ جہاز کا لنگر ٹوٹ گیا سخت ہولناک آواز پیدا ہوئی مگر دعاؤں کی برکت کہ مولےٰ تعالیٰ نے ہر طرح اماں رکھی جب کراچی پہنچے ہیں ہمارے پاس صرف دو روپے باقی تھے اور اُس زمانے تک وہاں کسی سے تعارف نہ تھا جہاز کنارے کے قریب ہی لگا اور عین ساحل پر چنگی کی چوکی جس پر انگریز یا کوئی گورا نوکر اسباب کثیر یہاں محصول تک دینے کو نہیں ہر چیز کی تعلیم و ارشاد فرمانے والے پر بیشمار درود و سلام اُن کی ارشاد فرمائی ہوئی دعا پڑھی وہ گورا آیا اور اسباب دیکھکر بارہ آنے محصول کہا ہم نے شکر الٰہی کیا اور بارہ آنے دیدیے چند منٹ بعد وہ پھر واپس آیا اور کہا نہیں نہیں اسباب دکھاؤ سب صندوق وغیرہ دیکھے اور پھر

بارہ آنے کہکر چلا گیا پھر واپس آیا اور سب صندوق کھلوا کر اندر سے دیکھے اور پھر بارہ ہی آنے کہے اور رسید دیکر چلا گیا اب سوا روپیہ باقی رہا اُس میں سے منجھلے بھائی مرحوم مولوی حسن رضا خاں کو تار دیا کہ دو سو روپیہ بھیجو یہاں وہ تار مشتبہ ٹھہرا کہ بمبئی سے آنا کراچی سے کیسا آیا بارے روپے پہنچ گئے بمبئی کے احباب وہاں لیجانے پر مصر ہوئے وہاں جانا پڑا مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب وغیرہ احباب احمد آباد کو اطلاع ہوئی آدمی بھیجے باصرار احمد آباد لے گئے سواریوں کو بمبئی سے محمد رضا خاں و حامد رضا خاں کے ساتھ روانہ کر دیا تھا میں ہندوستان میں اُترنے سے ایک مہینے بعد مکان پر پہنچا وہابیہ خذلہم اللہ تعالے کو بفضلہ تعالیٰ جب شدید ذلتیں اور ناکامیاں ہوئیں المرجفون فی المدینۃ کی وراثت سے یہاں یہ اُڑا رکھی تھی کہ معاذ اللہ فلاں قید ہو گیا بمبئی آکر یہ خبر سُنی احباب نے مجلس بیان منعقد کی اور چاہا کہ اس کی نسبت کچھ کہدیا جائے واحد قہار نے اُن کا کذب خود ہی سب پر روشن فرما دیا تھا مجھے کہنے کی کیا ضرورت تھی ہاں اتنا ہوا کہ آیہ کریمہ انا فتحنا لک فتحا مبینا کا بیان کیا اور اُس میں فتح مکہ مکرمہ اور اُس سے پہلے صلح حدیبیہ کی حدیث ذکر کی اُس میں کہا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حدیبیہ میں قیام فرما کر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ معظمہ بھیجا یہاں اُنھیں دیر لگی کافروں نے اُڑا دیا کہ وہ مکہ میں قید کر لیے گئے میرے آنے سے پہلے ہی اطراف سے لوگوں نے مولٰنا عبدالحیٔ رحمۃ اللہ تعالے علیہ کو استفسار و افغانات کے خطوط لکھے جن کے جواب اُنھوں نے وہ دیے کہ سُنیوں کا دل باغ باغ ہو گیا اور وہابیوں کا کلیجہ داغ داغ والحمد للہ رب العٰلمین اُن میں سے بعض جواب میرے دیکھنے میں آئے جن میں فرمایا ہے کہ یہ خبیث کذابوں کا کذب خبیث ہے اُس کو تو مکہ معظمہ میں وہ اعزاز ملا جو کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔ وہابیہ کی تو کیا شکایت کہ وہ پورے اعدا ہیں اور کیوں نہ میرے دشمن ہوں کہ میرے مالک و مولٰے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن ہیں اُن کے افتراؤں نے

بعض جاہل کچے سنیوں کو بھی میرا مخالف کر دیا تھا یہ بہتان لگا کر کہ یہ معاذ اللہ حضرت شیخ مجدد کو کافر کہتا ہے اور جب مکہ معظمہ میں علم غیب کا مسئلہ بفضلہ تعالیٰ باحسن وجوہ روشن ہوگیا علم الٰہی اور علم نبوی کا غیر تناہی فرق میں نے ظاہر کر دیا تو اب یہ جوڑی کہ عیاذاً باللہ یہ قدرت نبوی کو قدرت الٰہی کے برابر کہتا ہے کچے ناسمجھ لوگ کریمہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ پر عمل نہ کرنے والے ان کے داؤں میں آگئے مدینہ طیبہ میں ایک ہندی صاحب شیخ الحرم عثمان پاشا کے یہاں کچھ دخیل تھے ایک مدرسہ کے نام سے ہندوستان وغیرہ سے چندہ منگاتے یہ بھی انھیں کذابوں کی باتوں سے متاثر ہوئے ہیں ابھی مکہ معظمہ ہی میں تھا یہاں جو فتح وظفر مولیٰ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی اور پھر میرے عزم حاضری سرکار اعظم کی خبر مدینہ طیبہ پہنچی ان صاحب نے اپنے زعم پر کہ مجازی حاکم شہر کے یہاں رسائی ہے یہ لفظ فرمائے کہ وہاں تو اس نے اپنا سکہ جما لیا آنے تو دو یہاں آتے ہی قید کرا دونگا مولیٰ عزوجل کی شان میری سرکار سے ان کو یہ جواب ملا کہ میں ابھی مکہ معظمہ ہی میں ہوں ان کی نسبت دھوکے سے چندے منگانے کا دعویٰ ہوا اور جیل خانے بھیج دیے گئے جب میں حاضر ہوا ہوں وہ میعاد کاٹ کر آچکے تھے مسجد کریم میں مجھ سے ملے اور فرمایا میں تنہائی میں ملنا چاہتا ہوں میں نے کہا علماء و عظما کی تشریف آوری کا ہجوم آپ دیکھتے ہیں مجھے تنہائی نصف شب کو ملتی ہے کہا میں اسی وقت آؤنگا میں نے کہا اس وقت بندش ہوتی ہے کہا میری بندش نہ ہوگی تشریف لائے اور کلمات استمالت و استعفا کے فرمائے میں نے معاف کیا اور میرے دل میں بحمدہ تعالیٰ اس کا کچھ غبار بھی نہ تھا پھر ہندوستان تشریف لاکر بھی مجھ سے ملے اظہار نام کی ضرورت نہیں ؏

چو باز آمدی ماجرا در نوشت

یہ تمام وقائع ایسے نہ تھے کہ ان کو میں اپنی زبان سے کہتا پھرا ہوں کو توفیق ہوتی اور آنے اور جانے اور ایام قیام ہر دوسرکار کے واقعات روزانہ تاریخ وار قلمبند کرتے تو اللہ ورسول کی بیشمار نعمتوں کی عمدہ یادگار ہوتی اُن سے رہ گیا اور مجھے بہت کچھ سہو ہو گیا جو یاد آیا بیان کیا بنیت کو اللہ عزوجل جانتا ہے قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کر یہ برکات ہیں اُن دعاؤں کی کہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے تعلیم فرمائیں والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی الحبیب الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین۔

مؤلف - ایک صاحب شاہ نیاز احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے عرس میں بریلی تشریف لائے تھے اعلیٰ حضرت مدظلہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور کچھ اشعار نعت شریف سنانے کی درخواست کی استفسار فرمایا کس کا کلام ہے اُنھوں نے بتایا اس پر ارشاد فرمایا سوا دو کے کلام کے کسی کا کلام میں قصداً نہیں سنتا مولنا کافی اور حسن میاں مرحوم کا کلام اول سے آخر تک شریعت کے دائرہ میں ہے البتہ مولنا کافی کے یہاں لفظ رعنا کا اطلاق جا بجا ہے اور یہ شرعاً محض نارو اور بیجا ہے مولنا کو اس پر اطلاع نہ ہوئی ورنہ ضرور احتراز فرماتے حسن میاں مرحوم کے یہاں بفضلہ تعالےٰ یہ بھی نہیں اُن کو میں نے نعت گوئی کے اصول بتا دیے تھے اُن کی طبیعت میں اُن کا ایسا رنگ رچا کہ ہمیشہ کلام اسی معیار اعتدال پر صادر ہوتا جہاں شبہہ ہوتا مجھ سے دریافت کر لیتے ایک غزل میں یہ شعر خیال میں آیا ؎

خدا کرنا ہوتا جو تحت مشیت خدا ہو کے آتا یہ بندہ خدا کا

میں نے کہا ٹھیک ہے یہ شرطیہ ہے جس کے لیے مقدم اور تالی کا امکان ضرور نہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ اے محبوب تم فرما دو کہ اگر رحمن کے لیے کوئی بچہ ہوتا تو اُسے سب سے پہلے میں پوجتا ہاں شرط وجزا ایسا

لفظ رعنا کا نعت شریف میں اطلاق ناجائز ہے

علاقہ چاہیے وہ آیہ کریمہ کی طرح یہاں بھی بروجہ حسن حاصل ہے بلاشبہہ جتنے فضائل و کمالات خزانہ قدرت میں ہیں سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے اللہ عزوجل فرماتا ہے وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ اللہ اپنی تمام نعمتیں تم پہ پوری کریگا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں ع

ہر نعمتیکہ داشت خدا شد بہ او تمام

میرے ایک وعظ میں ایک نفیس نکتہ مجھپر القا ہوا تھا اُسے یاد رکھو کہ جملہ فضائل حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے معیار کامل ہے وہ یہ کہ کسی منعم کا دوسرے کو کوئی نعمت نہ دینا چار ہی طور پر ہوتا ہے یا تو دینے والے کو اُس نعمت پر دسترس نہیں یا دیسکتا ہے مگر بخل مانع ہے یا جسے نہ دی وہ اس کا اہل نہ تھا یا وہ اہل بھی ہے مگر اُس سے زائد اُسے کوئی اور محبوب ہے اُس کے لیے بچا رکھی الوہیت ہی وہ کمال ہے کہ زیر قدرت ربانی نہیں باقی تمام کمالات تحت قدرت الٰہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اکرم الاکرمین ہر جود سے بڑھکر جواد اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فضل و کمال کے اہل اور حضور سے زائد اللہ عزوجل کو کوئی محبوب نہیں لازم ہے کہ الوہیت کے نیچے جتنے فضائل جس قدر کمالات جتنی نعمتیں جس قدر برکات ہیں مولیٰ عزوجل نے سب اعلیٰ وجہ کمال پر حضور کو عطا فرمائیں اگر الوہیت عطا فرمانا بھی زیر قدرت ہوتا ضرور یہ بھی عطا فرماتا جیسے ارشاد ہوا لَوْ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَّخِذَ لَہْوًا لَّاتَّخَذْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ کُنَّا فٰعِلِیْنَ اگر ہم بیٹا چاہتے تو ضرور اپنے پاس سے اگر ہمیں کرنا ہوتا گویا ارشاد ہوتا ہے اے نصرانیو تم مسیح کو اور یہودیو تم عزیر کو اور عرب کے مشرکو تم ملائکہ کو ہماری اولاد ٹھہراتے ہو ہمیں اگر اپنے لیے بیٹا بنانا ہوتا تو اُنھیں کو نہ بناتے جو سب سے زیادہ ہمارے مقرب ہیں یعنی محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میری اجازت کے بعد حسن میاں مرحوم نے یہ شعر داخل غزل کیا اور مقطع میں اس کی طرف اشارہ کیا کہ ؎

بھلا ہے حسن کا جناب رضا سے ۔۔۔ بھلا ہو الٰہی جناب رضا کا

غرض ہندی نعت گویوں میں ان دو کا کلام ایسا ہے باقی اکثر دیکھا گیا کہ قدم ڈگمگا جاتا ہے اور حقیقتاً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں اسمیں تلوار کی دھار پر چلنا ہے اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچا جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے غرض حمد میں ایک جانب اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے (پھر فرمایا) مولانا کافی علیہ الرحمۃ کی زیارت آٹھ برس کی عمر میں مجھے خواب میں ہوئی میری پیدائش کے گیارہ مہینے بعد مولانا کو پھانسی ہوئی پچھلی غزل میں ایک مصرعہ یہ بھی لکھا تھا ع

بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہجائیگا

ف: اعلیٰحضرت قدس سرہ کا ایک خواب

میں نے اپنے منجھلے بھائی حسن میاں مرحوم کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ اپنی مسجد کی فصیل شمالی پر مسجد میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور یہ مسجد کی منتہا حد جنوبی سے میری طرف خوش خوش آرہے ہیں ہاتھ میں ایک بہت طویل کاغذ ہے وہ مجھے دکھانے لائے اور کہتے ہیں تو باتیں بہت ہی اعلیٰ درجہ پر قبول ہوئیں تفصیل نہ معلوم ہوئی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔

عرض۔ حضور طلب اور بیعت میں کیا فرق ہے۔

ف: طلب و بیعت کا فرق اور بیعت کی شرائط

ارشاد۔ طالب ہونے میں صرف طلب فیض ہے اور بیعت کے معنے پورے طور سے بکنا۔ بیعت اس شخص سے کرنا چاہیے جس میں یہ چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی۔ اولاً سُنی صحیح العقیدہ ہو ثانیاً کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی کی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے ثالثاً اس کا سلسلہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو کہیں منقطع نہو رابعاً فاسق معلن نہو اسی

ف بیعت کے معنی

سلسلۂ بیان میں ارشاد ہوا کہ لوگ بیعت بطور رسم ہوتے ہیں بیعت کے معنے نہیں جانتے بیعت اسے کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں ان مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دونگا حضرت خضر علیہ السلام غائب ہوگئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور اُن کو نکال لیا۔

ف زمانہ رسالت میں تجدید بیعت

عرض۔ حضور کے زمانہ میں بھی تجدید بیعت ہوتی تھی۔

ارشاد خود حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلمہ ابن اکوع سے ایک جلسہ میں تین بار بیعت لی جہاد کو جارہے تھے پہلی بار فرمایا سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کی تھوڑی دیر بعد حضور نے فرمایا سلمہ تم بیعت نہ کروگے عرض کی حضور ابھی کرچکا ہوں فرمایا وایضاً پھر بھی انھوں نے پھر بیعت کی اخیر میں جب سب حضرات بیعت سے فارغ ہوئے پھر ارشاد ہوا سلمہ تم بیعت نہ کروگے عرض کی یا رسول اللہ میں دوبار بیعت کرچکا فرمایا وایضاً پھر بھی غرض ایک جلسہ میں سلمہ سے تین بار بیعت لی اُن پر تاکید بیعت میں راز یہ تھا کہ وہ ہمیشہ پیادہ جہاد فرمایا کرتے تھے اور مجمع کفار کا تنہا مقابلہ کرنا اُن کے نزدیک کچھ نہ تھا ایک بار عبدالرحمٰن فاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں پر آپڑا چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا اسے قرآت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قبیلہ بنی فارہ سے تھا سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی پہاڑ پر جاکر ایک آواز تو دی کہ یا صباحاہ یعنی دشمن ہے مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ کسی نے سُنی یا نہیں کوئی آتا ہے یا نہیں تنہا اُن کافروں کا تعاقب کیا وہ چار سو تھے اور یہ اکیلے وہ سوار تھے اور یہ پیادہ مگر نبوی مردان کے ساتھ اس محمدی شیر کے سامنے سے اُنھیں بھاگتے ہی بنی اب یہ تعاقب میں ہیں اپنا رجز پڑھتے جاتے ہیں انا سلمۃ ابن

الاکوع والیوم یوم الرضع ۔ میں سلمہ بن اکوع ہوں اور تمھاری ذلت و خواری کا دن ہے
ایک ہاتھ گھوڑے کی کونچوں پر مارتے ہیں وہ گرتا ہے سوار زمین پر آتا ہے دوسرا
ہاتھ اُس پر پڑتا ہے وہ جہنم جاتا ہے یہاں تک کہ کافروں کو بھاگنا دشوار ہو گیا گھوڑوں
پر سے اپنے اسباب پھینکنے لگے کہ ہلکے ہو کر زیادہ بھاگیں یہ اسباب سب ایک جگہ جمع فرماتے
اور پھر وہی رجز پڑھتے ہوئے اُن کا تعاقب کرتے اور اُنھیں جہنم پہنچاتے یہاں تک کہ شام
ہو گئی کافر ایک پہاڑی پر ٹھہرے اُس کے قریب دوسری پہاڑی پر انھوں نے آرام فرمایا
دن ہونے پر وہ اُتر کر چلے وہ اُسی طرح اُن کے پیچھے اور وہی رجز وہی قتل یہاں تک کہ
گرد اُٹھی یہ قتل و تعاقب کرتے کرتے تھک گئے تھے اندیشہ ہوا کہ مبادا کفار کی مدد
آئی ہو جب دامن گرد پھٹا تکبیروں کی آوازیں آئیں اور دیکھا کہ حضرت ابو قتادہ مع
بعض دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم گھوڑوں پر تشریف لا رہے ہیں اب کیا تھا کفار کو گھیر لیا
ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فارس رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا جاتا تھا
یعنی لشکر حضور کے سوار جس طرح سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راجل رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یعنی لشکر اقدس کے پیادے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے خود بارگاہ رسالت میں اَسَد من اُسُدِ اللہ و رسولہ فرمایا اللہ و رسول کے
شیروں میں سے ایک شیر ان کو اس جہاد کی خبر ان کے گھوڑے نے دی تھا ان پر بندھا
ہوا چمکا انھوں نے چمکار پچکار فرمایا واللہ کہیں جہاد ہے گھوڑا کس کر سوار ہوئے اب یہ تو معلوم
نہیں کہ کدھر جائیں باگ چھوڑ دی اور کہا جدھر تو جانتا ہے چل گھوڑا اُڑا اور یہاں لے آیا اس
عبدالرحمٰن فزاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ ہو لیا تھا یہ وقت اُس کے
پورا ہونے کا آیا وہ پہلوان تھا اُس نے کشتی مانگی انھوں نے قبول فرمائی اس مجری شیر نے
خوک شیطان کو دے مارا خنجر لیکر اُس کے سینے پر سوار ہوئے اُس نے کہا میری بی بی کے لیے
کون ہوگا فرمایا نار اور اُس کا گلا کاٹ دیا سرکاری اونٹ اور تمام غنیمتیں اور وہ اسباب کہ جابجا

۹۰ صحابہ کرام کی جانفروشی

کفار پھینکتے اور سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ راستے میں جمع فرماتے گئے تھے سب لاکر حاضر بارگاہ انور کیا۔

عرض۔ مجلس سماع میں اگر مزامیر نہوں سماع جائز ہو تو وجد والوں کا رقص جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر وجد صادق ہے اور حال غالب اور عقل مستور اور اس عالم سے دور تو اس پر تو قلم ہی جاری نہیں ؏ کہ سلطاں نگیرد خراج از خراب۔ اور اگر بہ تکلف وجد کرتا ہے تو تثنی اور تکسّر یعنی لچکے توڑے کے ساتھ حرام ہے اور بغیر اس کے اگر ریا و اظہار کے لیے ہے تو جہنم کا مستحق ہے اور اگر صادقین کے ساتھ تشبہ بہ نیت خالصہ مقصود ہے کہ بنتے بنتے بھی حقیقت بنجاتی ہے تو حسن و محمود ہے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تشبہ بقوم فھو منھم جو کسی قوم کا مشابہ بنے وہ انھیں میں سے ؎

ان لم تکونوا منھم فتشبھوا　　ان التشبہ بالکرام فلاح

عرض۔ اگر کوئی تنہا خشوع کے لیے نماز پڑھے اور عادت ڈالے تاکہ سب کے سامنے بھی خشوع ہو تو یہ ریا ہے یا کیا

ارشاد۔ یہ بھی ریا ہے کہ دلمیں نیت غیر خدا ہے یہاں میں ایک حدیث وہابی کُش بیان کرتا ہوں کہ اس مسئلہ سے متعلق ہے عادت کریمہ تھی کہ کبھی شب میں اپنے اصحاب کرام کا تفقد احوال فرماتے مثلاً ایک شب نماز تہجد میں صدیق اکبر پر گزر فرمایا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھا کہ بہت آہستہ پڑھ رہے ہیں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ بہت بلند آواز سے پڑھتے ہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے انھیں دیکھا کہ جابجا سے متفرق آیتیں پڑھ رہے ہیں صبح ہر ایک سے اس کے طریقے کا سبب دریافت فرمایا صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ اسمعت من اناجیہ میں جس سے مناجات کرتا ہوں اُسے سنا لیتا ہوں یعنی اور وہ

کیا کام کہ آواز بلند کروں فاروق نے عرض کی یا رسول اللہ اطرد الشیطان واوقظ الوسنان
ہیں شیطان کو بھگاتا اور سوتوں کو جگاتا ہوں یعنی جہاں تک آواز پہنچے گی بھاگے گا اور تہجد
والوں ہیں جن کی آنکھ نہ کھلی ہو وہ جاگ کر پڑھیگا اس لیے اس قدر زور سے پڑھتا ہوں حضرت
بلال نے عرض کی یا رسول اللہ کلام طیب یجمع اللہ بعضہ مع بعض پاکیزہ کلام ہے
کہ اللہ اُس کے بعض کو بعض سے ملاتا ہے اس کا مطلب فقیر کی سمجھ میں یہ ہے گویا عرض
کرتے ہیں کہ قرآن عظیم ایک لہلہاتا باغ ہے جس میں رنگ رنگ کے پھول قسم قسم کے
میوے درِ منثور کی طرح متفرق پھیلے ہوئے کہیں حمد ہے کہیں ثنا کہیں ذکر کہیں دعا
کہیں خوف کہیں رجا کہیں نعت حبیب خدا وغیرہا مطالب جدا جدا جانب الٰہی سے
جس وقت جس طرح کی تجلی وارد ہوتی ہے اُسی کے مناسب آیات متفرق مقامات سے
جمع کرکے پڑھتا ہوں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کلکم قد اصاب
تم سب ٹھیک پر ہو مگر اے صدیق تم قدرے آواز بلند کرو اور اے فاروق تم قدرے
پست اور اے بلال تم سورت ختم کرکے دوسری سورۃ کی طرف چلو اسی طرح ایک شب
تہجد میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑھنا سُنا اُن کی آواز نہایت دلکش
اُن کا لہجہ کمال دلکشا تھا ارشاد ہوا انھیں داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کے المانوں سے ایک
الحان ملا ہے صبح ان کے پڑھنے کی تعریف فرمائی انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ
اگر مجھے معلوم ہوتا کہ سُن رہے ہیں تو اور زیادہ بنا کر پڑھتا میں کہتا ہوں یہ جگہ ہے کہ
وہابیت کا زہر اشق ہوجائے ریا حرام ہے بلکہ اُسے شرک فرمایا ؎

اگر روئے طاعت تراد رخدا است ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ اگر جبہ بیابست نہ بیند روا است

اور ریا نہیں مگر غیر خدا کے لیے تصنع یہاں یہ صحابی خود حضور میں عرض کر رہے ہیں
کہ میں حضور کے لیے اور زیادہ بنا کر پڑھتا اور حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکار
نہیں فرماتے تو ثابت ہوا کہ حضور کے لیے بنانا غیر خدا کے لیے بنانا نہیں خدا ہی کے لیے ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مزامیر داؤد علیہ الصلاۃ [illegible]
والسلام [illegible]

کہ حضور کا معاملہ اللہ ہی کا معاملہ ہے کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ان من تمام توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ ورسولہ یارسول اللہ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ اپنے مال سے باہر آؤں سب اللہ و رسول کے نام پر تصدق کردوں۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض کرتی ہیں یارسول اللہ تبت الی اللہ ورسولہ یارسول اللہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں اس قسم کی بہت احادیث میری کتاب الامن والعلی میں ملیں گی جن سے ثابت ہوگا کہ حبیب کا معاملہ غیر خدا کا معاملہ نہیں اللہ ہی کا معاملہ ہے مگر وہابیہ کو عقل و ایمان نہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مذکور سے پنج آیت کا بھی جواز ثابت ہوا کہ وہ متفرق مقام سے آیات پڑھتے تھے اور ارشاد ہوا تم سب ٹھیک پڑھ رہے ہو اور آگے جو انہیں تعلیم فرمائی اس سے اتنا ثابت ہوا کہ نماز میں اولیٰ یوں ہی۔

عرض - حضور فنافی الشیخ کا مرتبہ کس طرح حاصل ہوتا ہے۔

ارشاد - یہ خیال رکھے کہ میرا شیخ میرے سامنے ہے اور اپنے قلب کو اس کے قلب کے نیچے تصور کرکے اس طرح سمجھے کہ سرکار رسالت سے فیوض و انوار قلب شیخ پر فائض ہوتے اور اس سے چھلک کر میرے دل میں آرہے ہیں پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ حالت ہوجائے گی کہ شجر و حجر و در و دیوار پر شیخ کی صورت صاف نظر آئے گی یہاں تک کہ نماز میں بھی جدا نہ ہوگی اور پھر ہر حال اپنے ساتھ میں پاؤ گے حافظ الحدیث سیّدی احمد سجلماسی کہیں تشریف لیے جاتے تھے راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑ گئی یہ نظر اول تھی بلا قصد تھی دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبد العزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیر مرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہوکر انہیں سیدی احمد سجلماسی کے دو بیویاں تھیں سیدی عبد العزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے

ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہم بستری کی یہ نہیں چاہیے عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی فرمایا سوتی نہ تھی سو گئے ہیں جان ڈال لی تھی عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا فرمایا اس پر پیر تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔

بچوں کی بیعت

عرض۔ بچوں کی بیعت کس عمر میں ہو سکتی ہے۔

ارشاد۔ اگر ایک دن کا بچہ ہو ولی کی اجازت سے بیعت ہو سکتا ہے۔

رویت ہلال میں خط اور تار کا غیر معتبر ہونا

عرض۔ اثبات ہلال میں تار پر اعتماد ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ میرا رسالہ ازکی الاہلال ملاحظہ فرمایئے جس میں بدر کی طرح روشن کیا ہے کہ رویت ہلال میں تار اور خط کی خبر معتبر نہیں۔ لیکن گنگوہی صاحب نے معتبر مانی اور اپنے علم و فہم کی بانگی دکھانے کو اس پر یہ استدلال مضحکہ اطفال تراشا کہ تحریر معتبر ہے اور تحریر قلم سے ہو یا طویل بانس سے ہر طرح تحریر ہے تو گویا ان بزرگوار کے نزدیک تار بھیجنے والا اتنے لمبے بانس سے کچھ لکھ دیا کرتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ان کا یہ فتویٰ ہمارے پاس موجود ہے اور عقلاً و نقلاً باطل و مردود ہے اول تو یہاں تحریر ہی کہاں دوم خط خود کب معتبر تمام کتابوں میں تصریح ہے کہ الخط یشبہ الخط اور الخط لا یعمل بہ سوم آپ کے لکھے اس سیکڑوں میل کے طویل بانس سے وہ خبر بھیجنے والا نہیں لکھتا کہ اس کا خط آپ کے نزدیک معتبر ہو بلکہ یہ شیطان کی آنت بانس تار بابو کے ہاتھ میں ہے جو محض مجہول اور اکثر کفار۔ اس کا نام مفتی گری ہے۔ آدمیاں گم شدند۔

قطب کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت نہیں

عرض۔ حضور قطب کی طرف پاؤں کرنے کی کیا ممانعت فرمائی گئی ہے۔

ارشاد۔ یہ مسئلہ جہلا میں بہت مشہور ہے قطب عوام میں ایک تارے کا نام ہے کہ قطب شمالی کے قریب ہے تو تارے تو چاروں طرف ہیں کسی طرف پاؤں نہ کریں

(اسی تذکرہ میں فرمایا) حضرت سیدی ابراہیم ادہم مسجد میں پاؤں پھیلائے بیٹھے تھے غیب سے ندا آئی "ابراہیم کیا بادشاہوں کے حضور یوں ہی بیٹھتے ہیں" اس وقت سے جو پاؤں سمیٹے تو تختہ ہی پر پھیلے کبھی سوتے میں بھی نہ پھیلائے۔

عرض۔ دسترخوان پر اگر اشعار وغیرہ لکھے ہوں تو اس پر کھانا جائز ہے؟

ارشاد۔ ناجائز ہے۔

عرض۔ اگر برتن میں آیات وغیرہ لکھی ہوں تو اس میں کھانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ اگر بغرض استشفا ہے تو حرج نہیں لیکن باوضو ورنہ اجازت نہیں۔

عرض۔ اگر معتکف کسی معقول وجہ سے مسجد ہی میں وضو کرے تو اسے اجازت ہوگی۔

ارشاد۔ نہیں مگر جبکہ وہ باحتیاط اس طرح وضو کرے کہ اس کے وضو کی چھینٹ مسجد میں نہ گرے کہ اس کی سخت ممانعت ہے اکثر دیکھا گیا کہ فصیل پر وضو کیا اور ویسے ہی ہاتھ جھٹکتے فرش مسجد میں پہنچ گئے یہ ناجائز ہے میں نے ایک بار بغیر برتن کے خاص مسجد میں وضو جائز طور پر کیا وہ یوں کہ پانی موسلا دھار پڑ رہا تھا اور میں معتکف جاڑوں کے دن تھے میں نے توشک بچھا کر اور اس پر لحاف ڈال کر وضو کرلیا اس صورت میں ایک چھینٹ بھی مسجد کے فرش پر نہ پڑی پانی جتنا وضو کا تھا توشک و لحاف نے جذب کرلیا۔

عرض۔ حضور مدینہ طیبہ میں ایک نماز پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور مکہ معظمہ میں ایک لاکھ کا اس سے مکہ معظمہ کا افضل ہونا سمجھا جاتا ہے۔

ارشاد۔ جمہور حنفیہ کا یہ ہی مسلک ہے اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مدینہ طیبہ افضل ہے اور یہی مذہب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے ایک صحابی نے کہا مکہ معظمہ افضل ہے فرمایا کیا تم کہتے ہو کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے انہوں نے کہا واللہ بیت اللہ وحرم اللہ فرمایا میں بیت اللہ اور حرم اللہ میں کچھ نہیں کہتا کیا تم کہتے ہو کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے انھوں نے کہا بخدا! خانۂ خدا و حرم خدا! فرمایا

ہیں خانۂ خدا و حرم خدا میں کچھ نہیں کہتا کیا تم کہتے ہو کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے وہ وہی کہتے رہے اور امیر المومنین یہی فرماتے رہے اور یہی میرا مسلک ہے صحیح حدیث میں ہے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المدینۃ خیر لھم لوکانوا یعلمون مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں دوسری حدیث نص صریح ہے کہ فرمایا المدینۃ افضل من مکۃ مدینہ مکہ سے افضل ہے اور تفاوت ثواب کا جواب باصواب شیخ محقق عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب دیا کہ مکہ میں کمیت زیادہ ہے اور مدینہ میں کیفیت یعنی وہاں مقدار زیادہ ہے اور یہاں قدر افزوں جیسے یوں سمجھیے کہ لاکھ روپیہ زیادہ کہ پچاس ہزار اشرفیاں گنتی میں وہ دونے ہیں اور مالیت میں یہ دس گنی مکہ معظمہ میں جس طرح ایک نیکی لاکھ نیکیاں ہیں یوں ہی ایک گناہ لاکھ گناہ ہیں اور وہاں گناہ کے ارادے پر بھی گرفت ہے جس طرح نیکی کے ارادے پر ثواب مدینہ طیبہ میں نیکی کے ارادے پر ثواب اور گناہ کے ارادے پر کچھ نہیں اور گناہ کرے تو ایک ہی گناہ اور نیکی کرے تو پچاس ہزار نیکیاں عجب نہیں کہ حدیث میں خیر لھم کا اشارہ اسی طرف ہو کہ ان کے حق میں مدینہ ہی بہتر ہے۔

تفاوت ثواب کا افضل جواب

مؤلف۔ حضرت محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال شریف کا ذکر تھا اُن کے محاسن کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا قیامت قریب ہے اچھے لوگ اُٹھتے جاتے ہیں جو جاتا ہے اپنا نائب نہیں چھوڑتا (پھر فرمایا) امام بخاری نے انتقال فرمایا ۹۰ ہزار شاگرد محدث چھوڑے سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتقال فرمایا اور ایک ہزار مجتہدین اپنے شاگرد چھوڑے محدث ہونا علم کا پہلا زینہ ہے اور مجتہد ہونا آخری منزل اور اب ہزار مرتے ہیں اور ایک بھی نہیں چھوڑتے امام بخاری نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مگس رانی کر رہا ہوں خواب دیکھ کر پریشان ہوئے کہ مکھی تو جسم اقدس پر بیٹھتی نہ تھی علما نے تعبیر فرمایا بشارت ہے

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہزار شاگرد مجتہد چھوڑے

محدث و مجتہد کا فرق

نہیں کہ احادیث میں جو غلط ہو گیا ہے تم اُسے پاک وصاف کرو گے۔

عرض۔ حضور احادیث میں غلط کس نے کردیا اُس کی کیا وجہ ہوئی۔

ارشاد۔ خدا ناترسوں نے اکثر احادیث میں کچھ کا کچھ کردیا ہے ایک مرتبہ ایک شخص نے مجلس وعظ میں بڑی لمبی چوڑی حدیث پڑھی جس کی شروع سند میں تھا حدثنا احمد بن حنبل ویحییٰ بن معین احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین نے ہم سے حدیث بیان کی اتفاق کی بات کہ یہ دونوں حضرات اُس وقت وہاں تشریف فرما تھے باہم ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کے رہجاتے جب وہ ختم کر چکا یحییٰ بن المعین نے اشارہ سے اپنے پاس بلایا اور فرمایا احمد یہ ہیں اور یحییٰ میں ہم نے خواب میں بھی یہ حدیث جو تم نے پڑھی نہیں بیان کی بولا میں سنا کرتا تھا کہ ابن حنبل وابن معین کم عقل ہیں آج مجھے اُس کا یقین ہوا ساٹھ احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین ہیں جن سے میں حدیث روایت کرتا ہوں یہ تمسخر کرتا ہوا چلا گیا (اسی سلسلے میں فرمایا کہ) پہلی مرتبہ کی حاضری حرمین طیبین میں ایک کٹر وہابی نے خاص کعبہ معظمہ میں مجھ سے آکر کہا کہ آپ میلاد شریف میں قیام کرنے کے لیے بہت زور دیتے تھے اور کہتے تھے کہ عرب شریف میں عام طور سے قیام ہوتا ہے یہاں شیخ العلما احمد زین دحلان قیام کو منع کرتے ہیں میں نے کہا شیخ العلما کا دولتکدہ یہاں سے چند قدم ہے ابھی چلو ہم دریافت کرادیں ہرچند اصرار کیا زمین پکڑ گیا مفتریوں کی یہ جرائت ہوتی ہے میں نے کہا کاش مکہ معظمہ سے باہر جاکر بلکہ جہاز میں سوار ہوکر یہ افترا کیا ہوتا کہ تصدیق کے لیے واپس آنا دشوار ہوتا شیخ العلما کے زیر دیوار بیٹھکر ایسا جیتا افترا مگر اُس حیادار کو کچھ اثر نہ ہوا اُٹھکر چلا گیا مجھے معلوم تھا کہ حضرت شیخ العلما خود قیام فرماتے ہیں استحسان قیام میں اُن کے متعدد فتوے ہیں فتاوے کے علاوہ اُن کی کتاب مستطاب الدرد السنیہ فی الرد علے الوہابیہ میں اس کی جلیل تصریح ہے اور سیرۃ نبویہ

ہیں اس سے بھی روشن تر۔[1]

عرض۔ واقعی اگر موئنہ بند ہوا ہے تو حضور ہی کی ذات بابرکات سے دل میں نہ معلوم کیا کیا کہتے ہوں گے۔

ارشاد۔ اس کا کیا خوف۔ دل میں کیا برملا فحش گالیاں دیتے ہیں بعض خفتا تو مغلظات سے بھرے ہوئے بیرنگ خطوط بھیجتے ہیں پھر ایک نہیں اللہ اعلم کتنے آتے ہیں مجھے اس کی پرواہ نہیں اس سے زیادہ میری ذات پر حملے کریں میں تو شکر کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے مجھے دین حق کی سپر بنایا کہ جتنی دیر وہ مجھے کوستے گالیاں دیتے برا بھلا کہتے ہیں اتنی دیر اللہ ورسول جل جلالہ وصلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی توہین وتنقیص سے باز رہتے ہیں۔ ادھر سے کبھی اس کے جواب کا وہم بھی نہیں ہوتا اور نہ کچھ برا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری عزت اُن کی عزت پر نثار ہی ہونے کے لیے ہے بلکہ اُن پر نثار ہونا ہی عزت ہے قرآن عظیم میں ارشاد فرمایا وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَذًى كَثِيْرًا۔ البتہ تم مشرکوں اور اگلے کتابیوں سے بہت کچھ برا سنو گے۔ بڑے بڑے ائمہ ومجتہدین وصحابہ وتابعین تو مخالفین کے سب وشتم سے بچے نہیں یہ در کنار رب اللہ واحد قہار اور اس کے پیارے حبیب ومحبوب احمد مختار صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

بے ہودہ مجنونوں کی گالیوں پر صبر

[1] سیرۃ نبویہ میں ارشاد فرماتے ہیں جرت العادۃ ان الناس اذا سمعوا ذکر وضعہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقومون تعظیما لہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وقد فعل ذلک کثیر من علماء الامۃ الذین یقتدی بھم یعنی عادت جاری ہوگئی ہے کہ لوگ جب ذکر ولادت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سنتے ہیں تو حضور اکرم واعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم کیلیے کھڑے ہوجاتے ہیں اور قیام بہت بہتر اور مستحسن ہے کیونکہ اس میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور بیشک امت کے بڑے بڑے علما نے ایسا کیا جنکی پیروی کی جاتی ہے ۱۲

کی شان گھٹانا چاہی انھیں عیب لگائے تو اور کوئی کس گنتی میں ہیں۔

ایک صاحب ولایت نے حضرت محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں حاضری کا منزل دور دراز سے قصد فرمایا راہ میں جس سے حضرت محبوب الٰہی صاحب کا حال دریافت فرماتے لوگ تعریف ہی کرتے انھوں نے اپنے دل میں کہا میری محنت ضائع ہوئی کہ یہ اگر حق گو ہوتے لوگ ضرور ان کے بدگو ہوتے جب دہلی قریب رہی انھوں نے لوگوں سے پوچھا اب مدح نہیں سنی کوئی کہتا وہ دہلی کا مکار ہے کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ کہتا انھوں نے کہا الحمد للہ میری محنت وصول ہوئی۔

حضرت یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے بارگاہ رب العزۃ میں عرض کی الٰہی مجھے ایسا کر کہ مجھے کوئی برا نہ کہے ارشاد باری ہوا اے یحییٰ یہ میں نے اپنے لیے تو کیا نہیں کوئی میرا شریک بناتا ہے کوئی فرشتوں کو میری بیٹیاں بتاتا ہے کوئی میرے لیے بیٹے ٹھہراتا ہے لیکن نبی کی دعا خالی نہیں جاتی آج آپ دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کو اکثر برا کہنے والے موجود ہیں لیکن حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ایک بھی برا کہنے والا نہیں۔ قادیانی سے بدزبان کو دیکھو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی کیسی توہینیں کرتا ہے یہاں تک کہ انھیں اور ان کی ماں صدیقہ بتول طاہرہ کو فحش گالیاں تک دیتا ہے چارسو انبیا کو صاف جھوٹا لکھا حتیٰ کہ در بارۂ حدیبیہ خود شان اقدس حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر ناپاک حملہ کیا مگر یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی تعریف ہی کی (یہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ) اس پر بھی بعض احمق سختی کا الزام دیتے ہیں اللہ و رسول کو گالیاں دینا تو کوئی بات ہی نہ ہوا نہ وہ سختی ہے نہ بے تہذیبی نہ کوئی بری بات ادھر سے اُن کی اس ناپاک حرکت پر کافر کہا اور بس سختی و بے تہذیبی سب کچھ ہو گئی ہاں ہاں اللہ و رسول کی شان میں جو گستاخی کریگا اُسے ضرور کافر کہا جائیگا کیسا ہی باشد اور واللہ کہ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ

اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام بیان کرتا ہوں میں تو اُن کا چپراسی ہوں چپراسی کا کام ہی سرکاری حکمنامہ پہنچانا ہے نہ کہ اپنی طرف سے کوئی حکم لگانا اللہ کے کرم سے امید کہ وہ قبول فرمائے آمین۔

عرض۔ حضور علم ماکان وما یکون حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے مگر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ وما علمنہ الشعر وماینبغی لہ فرمایا گیا تو شعر کا علم نہ ہوا۔

ارشاد۔ جب علم کسی فن کی طرف نسبت کیا جائے تو اُس کے معنی دانستن نہیں ہوتے بلکہ ملکہ واقتدار جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں گھوڑے پر چڑھنا جانتا ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کا جو مفہوم ہے وہ اس کے ذہن میں ہے بلکہ یہ کہ قدرت رکھتا ہے یا یہ کہ گھوڑے پر چڑھنا نہیں جانتا تو یہ مطلب نہیں کہ جو اُس کا مفہوم ہے وہ اُس کے ذہن میں نہیں کہ غیر کو گھوڑے پر سوار دیکھا تو اُس کا مفہوم اس نے ضرور جانا باقی قدرت نہیں رکھتا حدیث میں ارشاد ہوا علّموا بنیکم الرمی والسباحۃ اپنے بیٹوں کو تیراندازی اور تیرنا سکھاؤ کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ ان کے مفہوموں کا اُن کو تصور کرادو بلکہ یہ کہ ان فنوں کو اُن کے قابو میں کردو کہ تیر نشانے پر لگا سکیں اور دریا تیر سکیں تو آیہ کریمہ کے یہ معنے نہیں کہ اوروں کے اشعار حضور کے علم میں نہیں بلکہ یہ معنے کہ حضور کو ہم نے شعرگوئی پر قدرت نہیں دی اور نہ یہ حضور کے لائق۔

صحابہ قصائد عرض کرتے کیا اُن کے اشعار ہمارے حضور کے علم میں نہ آتے بلکہ بعض بعض مواقع پر اصلاح فرمائی ہے کعب بن زہیر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصیدہ نعتیہ میں عرض کیا ؎

ان الرسول لنار یستضاء بہ وصارم من سیوف الہند مسلول

ارشاد ہوا نار کی جگہ نور کہو اور سیوف الہند کی جگہ سیوف اللہ جب بعض اشعار دیگراں

علم اقدس میں آنا منافی کریمۂ وما علمنٰہ الشعر نہ ہوا تو جمیع اشعار اولین و آخرین مکتوبات لوحِ مبین کو علم اقدس کا محیط ہونا کیا منافی ہو سکتا ہے جو ایجاب جزئی کسی سلب کلی کا نقیض نہیں اُس کا ایجاب کلی بھی یقیناً منافی نہیں البتہ ملکہ شعر گوئی حضور کو عطا نہ ہوا اور اس پہ بھی رب العزۃ نے دفع وہم فرمادیا کہ یہ کوئی خوبی نہ تھی جو ہم نے اُن کو نہ دی بلکہ وما ینبغی لہ یہ اُن کی شان رفیع کے لائق ہی نہیں تو اُن کے حق میں منقصت تھی اور وہ جمیع نقائص سے منزہ ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ شعر گوئی بالائے طاق اگر نادراً کبھی دوسرے کا شعر پڑھتے تو اُسے وزن سے ساقط فرما دیتے لبید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے شعر ؎

ستبدی لک الایام ما کنت جاھلاً ویاتیک بالاخبار من لم تزوّد

کا مصرعۂ دوم یوں پڑھتے ع ویاتیک من لم تزود بالاخبار۔

اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو شعر سے منزہ فرمایا ہے شاعر نے یوں کہا ہے۔

ویاتیک بالاخبار من لم تزوّد

عرض۔ فلاسفہ کہتے ہیں کہ جزء لایتجزیٰ باطل ہے اگر باطل مانا جائے اور ہیولیٰ اور صورت کی قدامت باطل کر دی جائے تو اسلام کے نزدیک اس میں کیا برائی۔

ارشاد۔ اگر جزء لایتجزیٰ نہ مانا جائے تو ہیولیٰ اور صورت کے قدم کا راستہ کھلے گا اُن دلائل فلاسفہ کا اُٹھانا پھر طویل و عریض مباحث چاہیگا اس لیے ہمارے علما نے اسے سرے ہی سے رد فرما دیا گربہ کشتن روز اول باید۔ دین اسلام میں ذات و صفات الٰہی کے سوا کوئی شے قدیم نہیں رب العزۃ فرماتا ہے بدیع السمٰوٰت والارض نیا پیدا فرمانے والا آسمانوں اور زمین کا اور حدیث میں ہے کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ ازل میں اللہ تھا اور اُس کے ساتھ کچھ نہ تھا غیر خدا کسی شے کو قدیم ماننا بالاجماع کفر ہے۔

عرض۔ باری تعالیٰ کا علم قبل تخلیق قات فعلی تھا وہ کس صورت سے تھا۔

ارشاد - یہ لفظ آپ نے فلاسفہ کا کہا کہ وہ علم الٰہی کو فعل و انفعال کی طرف منقسم کرتے ہیں اور مسلمانوں کے نزدیک اللہ انفعال سے پاک ہے اور علم الٰہی صورت سے منزہ جیسے اُس کی ذات کی کنہ کوئی نہیں جان سکتا یو ہیں اُس کی صفات کی۔

فلاسفہ نے جو کہا کہ علم نام صورت حاصلہ عند العقل کا ہے غلط ہے اُن سفہا نے اصل و فرع میں فرق نہ کیا علم سے ہمارے ذہن میں معلوم کی صورت حاصل ہوتی ہے نہ کہ حصول صورت سے علم - علم وہ نور ہے کہ جو شئے اُس کے دائرے میں آگئی منکشف ہوگئی اور جس سے متعلق ہوگیا اُس کی صورت ہمارے ذہن میں مرتسم ہوگئی جب فلاسفہ اپنے علم کو نہ پہچان سکے علم الٰہی کو کیا پہچانیں گے حق سبحانہ تعالیٰ ذہن و صورت و ارتسام و لوز عرضی سب سے منزہ ہے نہ اُس کا علم حضور معلوم کا محتاج اُس کا علم حضوری و حصولی دونوں سے منزہ ہے اُس کا علم اُس کی صفت قدیمہ قائمہ بالذات لازم نفس ذات ہے اور کیف سے منزہ وہاں چون و چگوں و چرا و چہاں کا دخل نہیں ہم نہ اُس کی ذات سے بحث کرسکتے ہیں نہ اُس کی کسی صفت سے حدیث میں ارشاد فرمایا تفکروا فی آلاء اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ فتھلکوا اللہ کی نعمتوں میں فکر کرو اور اُس کی ذات میں فکر نہ کرو کہ ہلاک ہوجاؤگے اُس کی صفات میں فکر ذات ہی میں فکر ہے ادراک کنہ صفات بے ادراک کنہ ذات ممکن نہیں کہ اُس کی صفات کو کسی موطن میں ذات سے جدائی محال اسی لیے انہیں لاعین ولا غیر کہا جاتا ہے اور کنہ ذات کا ادراک مخلوق کو محال کہ وہ بکل شئ محیط ہے کوئی اُسے محیط نہیں ہوسکتا لاجرم کنہ صفات کا بھی ادراک محال حق یہ ہے - وان افتالک المفتون اپنی حقیقت تو جانتے نہیں اللہ تعالےٰ کی کنہ میں کلام کریں گے انسان کی اس وقت تک حقیقت فلاسفہ کو معلوم نہیں - انسان کی کیا تعریف کرتے ہیں حیوان ناطق حیوان کی تعریف کرتے ہیں جسم نامی حساس متحرک بالارادہ اور ناطق کی مدرک کلیات و جزئیات اگرچہ یہ بھی اُن کے متاخرین کی رفوگری ہے اُن سفہا نے تو

ف علم الٰہی کا فعل و انفعال سے پاک ہونا اور صفات الٰہی کا ادراک محال ہونا

ف علم الٰہی حضوری و حصولی

ف انسان کی تعریف کرنا فلاسفہ کے بس کی بات نہیں

آوازوں پر حدود رکھی ہیں گھوڑا حیوان ساہل ہنہنانے والا جانور گدھا حیوان ناہق رینکنے والا جانور انسان حیوان ناطق کلام کرنے والا جانور انھوں نے ناطق کے معنے گڑھے مدرک کلیات وجزئیات جسے اصلا زبان عرب مساعد نہیں خیر یوں ہی سہی انسان نام بدن کا ہے یا نفس ناطقہ یا دونوں کے مجموع کا اول ناطق نہیں کہ ادراک کلیات شان نفس ہے نہ کار بدن دوم حیوان نہیں کہ نفس ناطقہ نہ جسم ہے نہ نامی نہ اُن کے نزدیک متحرک سوم نہ حیوان ہے نہ ناطق کہ حیوان ولاحیوان کا مجموعہ لاحیوان ہوگا اور ناطق ولاناطق کا لاناطق غرض واقع میں کوئی شے ایسی نہیں جس پر حیوان و ناطق بمعنی مذکور دونوں صادق ہوں یہ ہے اُن کا خود اپنی حقیقت کے ادراک سے عجز ع

تو از جاں زندہ وجاں را ندانی

پھر کنہ ذات وصفات میں کلام کیا جہل شدید وضلال تام ہے حق یہ ہے کہ انسان روح متعلق بالبدن کا نام ہے اور روح امر رب سے ہے اُس کی معرفت بے معرفت رب نہیں ہوسکتی اسی لیے اولیا فرماتے ہیں من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے ضرور اپنے رب کو پہچان لیا یعنی معرفت نفس اُسی وقت حاصل ہوگی جب پہلے معرفت رب ہولے زندیق لوگ اسے اس پر حمل کرتے ہیں کہ نفس ہی رب ہو اور یہ کفر خالص ہے قل الروح من امر ربی نہ کہ معاذ اللہ ربی ۔

عرض ۔ حاشیہ خیالی پر مولوی عبد الحکیم نے لکھا کہ روح اور جسم میں اتحاد ذاتی اور تغایر اعتباری ہے ۔

ارشاد ۔ یہ کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا روح یعنی نفس ناطقہ کو مادے سے مجرد مانتے ہیں یا نہیں اور جسم مادی ہے تو کیسے اتحاد ہو جائیگا محال ہے نہ شرعاً صحیح نہ عقلاً فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فرمایا تو معلوم ہوا کہ بدن اور روح

اور ہے ۔

عرض - تو حلول ہوا۔

ارشاد - ہاں متکلمین بدن میں روح کا حلول مانتے ہی ہیں۔

عرض - روح عالم امر سے ہے۔

ارشاد - ہاں۔ عالم امر اور عالم خلق میں فرق ہے۔ عالم خلق مادے سے بتدریج پیدا فرمایا جاتا ہے اور عالم امر بے کن سے لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العلمین روح عالم امر سے ہے محض کن سے بنی اور جسم عالم خلق سے کہ نطفہ پھر علقہ پھر مضغہ غیر مخلقہ پھر مخلقہ ہوتا ہے خلقکم اطواراً۔

عرض - اس مسئلہ جز لایتجزی میں امام رازی اور علما نے بھی توقف کیا ہے اور دلائل فلاسفہ اس کے ابطال پر قوی معلوم ہوتے ہیں۔

ارشاد - صدرا میں بہت حجتیں لکھیں جن میں نفس جز کو کوئی باطل نہیں کرتی اتصال جزئین باطل کرتی ہیں اتصال کو ہم بھی باطل مانتے ہیں جیسے فلاسفہ نقطہ کا وجود مانتے ہیں اور تتالی نقطتین محال جانتے ہیں۔ اقلیدس نے جو اصول موضوعہ مانے ہیں اُن میں یہ بھی ہے کہ نقطہ و خط و سطح موجود ہیں اور ابہری نے اپنی بعض کتب میں اس پر برہان قائم کی ہے جو شرح حکمۃ العین میں مذکور ہے اور یہ ہی ان کے یہاں مذہب محققین و جمہور ہے بس تو اسی طرح سے اتصال کا ابطال لازم ہے نہ کہ نفس جز کا۔

عرض - شیخ شہاب الدین مقتول کے مذہب کا کیا حال ہے۔

ارشاد - فلسفی خیالات باطلہ اُس کی طرف نسبت کیے گئے ہیں جس پر اُسے قتل کیا گیا وہ اپنی کتاب حکمۃ الاشراق میں اگرچہ مشائین کے خلاف چلا مگر فلاسفہ اشراقیین کا متبع ہوا کہتے ہیں سیمیا جو ایک نہایت ناپاک علم ہے اُسے آتا تھا قصاب سے دُنبہ خرید اُ دُنبہ لیکر چلا اور قیمت نہ دی قصاب پیچھے ہو لیا وہ مانگتا ہے یہ چپ چاپ چلا جاتا ہے قصاب نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا کہ ہاتھ اُکھڑ آیا وہ بیچارہ ڈرا کہ کہیں گرفتار نہ ہو جائے

مسئلہ جزء لایتجزی کے ابطال پر فلاسفہ کے دلائل ... شیخ شہاب الدین مقتول کا مذہب

چھوڑ کر چلا گیا اور وہ درحقیقت ہاتھ نہ تھا بلکہ آستین تھی اُسے یہ فن آتا تھا اسے لکھکر حضرت جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں۔ بد اکسا نیکہ چنیں کارہا کنند و بد اعلیکہ باوایں کارہا آموزند۔

عرض۔ بعض متصوفہ نے اس کی تعریف کی۔

ارشاد۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کی ہے اور وہ بیشک امام الائمہ ہیں یہ بھی سہروردی تھا زمانہ بھی حضرت سے قریب ہے نسبت بھی ایک ہے لقب بھی ایک ہے اس لیے لوگوں کو دھوکا ہوتا ہے اس کی کسی بات میں برکت نہ دی گئی ۳۴-۳۵ برس کی عمر میں مارا گیا۔

عرض۔ معقولیوں نے اس کی بڑی تعریف کی ہے۔

ارشاد۔ ہاں ابن سینا کو شیخ الرئیس اور اسے شیخ الاشراق کہتے ہیں (اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا) معقولیوں نے اپنے وصف میں سے دنا ؟ گھٹا دیا ہے واسطہ اللہ تک وصول محال ہی سوائے ایک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات کے نفحات الانس شریف میں ہے ایک صاحب نے زیارت اقدس سے مشرف ہو کر عرض کی غزالی کیسے ہیں فرمایا فاز بمقصودہ اپنی مراد کو پہنچ گئے عرض کی فخر الدین رازی کیسے ہیں فرمایا رجل معاتب اُن پر عتاب ہے معاذ اللہ عقاب نہ فرمایا عقاب سزا ہے اور عتاب حصہ اجا ہے۔ عرض کی ابن سینا فرمایا ہے میرے واسطے کے اللہ تک پہنچنا چاہتا تھا میں نے ایک دھول لگائی کہ تحت الثریٰ کو چلا گیا یہ بعض صالحین کا خواب ہے اور امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرآت الجنان میں ایک روایت یہ تحریر فرمائی کہ ابن سینا آخر عمر میں تائب ہو گیا تھا موت سے کچھ مدت پہلے افیون کھانا چھوڑ دیا باندی غلام سب آزاد کر دیے رات دن نماز و تلاوت قرآن میں مشغول رہتا تھا اگر ایسا ہی تو اُس کے اس شعر نے کام دیا کہ ؎

آنچہ از عنایت تو باشد باشد ناکردہ چو کردہ کردہ چوں ناکردہ

ذکر سیمیا بڑا فن ہے

ذکر اللہ تک وصول کا ایک دروازہ حضور ہی ہیں [illegible]

ذکر امام غزالی و امام فخر رازی و ابن سینا و ذکر فرق عتاب و عقاب [illegible]

رحمت بے سبب کو متوجہ ہوتے دیر نہیں لگتی اسّی برس کے بُت پرست کو ایک آن
میں مسلمان بلکہ قطب شہر بلکہ ابدال سے بھی اعلیٰ بدلا ر سبعہ سے کر لیتے ہیں اگر ایسا ہے
تو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مگر امت میں بڑا فتنہ چھوڑ گیا و حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

عرض۔ وہابیہ تو یہ کہتے ہیں کہ جب معرفت حاصل ہو گئی تو واسطہ کی حاجت
نہ رہی تقویۃ ایمان میں بھی ایک آدھ جگہ ایسا یاد ہوتا ہے۔

ارشاد۔ ایک جگہ نہیں تقویۃ الایمان میں چار جگہ یہ لکھا اللہ پر افترا اور اللہ کے
رسولوں پر افترا اور رسالت کا انکار ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔
واسطہ کے معنے ایلچی سمجھے ہیں ایلچی ہی مانتے ہیں بس ایلچی سے جب پیام سن لیا
اب کیا کام رہا۔

عرض۔ اہل فترت کو واسطہ کہاں نصیب ہوا۔

ارشاد۔ تو آپ کا مقصود کیا ہے انھیں وصول تو نہیں ہوا آپ نبی کے واسطے
کے کبھی وصول ممکن نہیں یہ دوسری بات ہے کہ عذاب ہو یا نہ ہو یہ مختلف فیہ ہے
قس بن ساعدہ واصلین اور اہل فترت سے ہیں لیکن یہ بھی بلا ذریعہ نہیں نصرانیت
محو ہو چکی تھی اور اسلام ابھی آیا نہ تھا وہ جو مشرکین تھے اُن کے سامنے وعظ کہتے
اُس میں توحید بیان کرتے اور حشر وغیرہ کا بیان کرتے آخر میں کہتے اگر تم میری نہیں
مانتے تو عنقریب حضور تشریف لاتے ہیں جو لا الٰہ الا اللہ روشن فرمائیں گے تو
بے واسطہ اللہ تک پہنچنے والے صرف محمد رسول اللہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یہی سبب ہے کہ روز قیامت تمام انبیا اولیا وعلما علیہم الصلاۃ والثنا
کہ شفاعت فرمائیں گے اُن کی شفاعت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں ہوگی بارگاہ عزت میں شفاعت فرمانے والے صرف حضور ہیں صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ولہذا جامع ترمذی کی حدیث میں ارشاد ہوا انا صاحب شفاعتھم۔

ولا فخر شفاعت انبیا کا صاحب میں ہوں اور کچھ براہ فخر نہیں فرماتا اسی طرف آیۂ کریمہ اشارہ فرماتی ہے ویھدیک صراطا مستقیما ہمیں بھی حکم ہوا کہ عرض کرو اھدنا الصراط المستقیم ہمیں سیدھی راہ دکھا اور حضور کو بھی فرمایا ویھدیک صراطا مستقیما ہ اے محبوب ہم نے تمہارے لیے فتح مبین اس لیے کی ہے کہ تمہیں سیدھی راہ بتائیں صراط مستقیم دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو یہ کہ سیدھی چلی گئی ہے جس میں پیچ و خم نہیں مگر واسطہ کی ضرورت ہے کہ بغیر واسطہ نہیں پہنچ سکتا اور دوسری یہ کہ آٹھا اور سیدھا مقصود تک پہنچا پہلی اور انبیا اور دوسری صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہے مطلب یہ کہ اے محبوب بس اٹھو اور سیدھے تک چلے آؤ تمہیں کسی توسل کی حاجت نہیں سب کے لیے وسیلہ تم ہو تمہارے لیے کون وسیلہ ہو فلہذا حضور اقدس کے اسماء طیبہ سے ہی صاحب الوسیلہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واسطہ اگر حضور کے لیے بھی مانا جائے تو دور لازم آئے اس لیے کہ جو واسطہ ہوگا کامل ہوگا ناقص نہ ہوگا اور جب کامل ہوگا تو کمال وجود پر متفرع ہے اور وجود عالم حضور کے وجود اقدس پر موقوف تو خلاصۂ اعتقاد شان رسالت میں یہ ہے کہ مرتبۂ وجود میں صرف اللہ عزوجل ہے باقی سب ظلال اور مرتبۂ ایجاد میں صرف حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں باقی سب عکس وہ تو توحیدیں دو ہیں ایک توحید الٰہی کہ اللہ ایک ہے ذات و صفات و اسماء و افعال و احکام و سلطنت کسی بات میں اس کا کوئی شریک نہیں لا الٰہ الا اللہ لیس کمثلہ شیٔ ھل تعلم لہ سمیا ھل من خالق غیر اللہ ولا یشرک فی حکمہ احدا و لم یکن لہ شریک فی الملک اور دوسری توحید رسول کہ حضور اپنے جمیع صفات کمالیہ میں تمام عالم سے منفرد ہیں ؎

منزہ عن شریک فی محاسنہ — فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

خلاصہ ایمان یہ ہے جو محقق دہلوی فرماتے ہیں ؎

مخواں اور اخدا از بہر حفظ شرع و پاس دیں — دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش املا کن

صراط مستقیم دو طرح کی ہے

ف شان رسالت میں خلاصۂ اعتقاد

اور ان سے پہلے حضرت امام محمد بوصیری قدس اللہ تعالیٰ سرہ الشریف فرما گئے ؎

دع ما ادعتہ النصاری فی نبیھم ۔۔۔ واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم

فانسب الی ذاتہ ما شئت من شرف ۔۔۔ وانسب الی قدرہ ما شئت من عظم

فان فضل رسول اللہ لیس لہ حد ۔۔۔ فیعرب عنہ ناطق بفم

اتنی بات تو چھوڑ دے جو نصاری نے اپنے نبی کے بارے میں ادعا کیا (یعنی خدا اور خدا کا بیٹا) اُسے چھوڑ باقی حضور کی مدح میں جو کچھ تیرے جی میں آئے کہہ اور مضبوطی سے حکم لگا تو اُن کی ذات پاک کی طرف جتنا شرف چاہے منسوب کر اور اُن کے مرتبہ کریمہ کی طرف جتنی عظمت چاہے ثابت کر اس سبب سے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل کی کوئی انتہا ہی نہیں کہ بیان کرنے والا کیسا ہی گویا ہو اُسے بیان کر سکے بفرض محال اگر عالم ناسوت میں کوئی صورت الوہیت فرض کیجاتی تو وہ نہ ہوتی مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عرض۔ صحابہ اشہد ان محمدا سلطانہ ورسولہ کہتے تھے۔

ارشاد۔ اس آن سے پہلے کبھی نہیں سُنا محض افترا اور محض بے بنیاد ہے۔

عرض۔ سکندر نامہ کے اس شعر کا کیا مطلب ہے ؎ مطلب شعر سکندر نامہ

تہیدست سلطان پشمینہ پوش ۔۔۔ غلامی خرو پادشاہی فروش

ارشاد۔ بادشاہ دو عالم ہیں تمام جہان ملک ہے مگر کمل اوڑھتے اور متاع دنیا سے خالی ہاتھ رکھتے ہیں ایک بار نماز کی اقامت ہوگئی تکبیر تحریمہ فرمانا چاہتے ہیں کہ دفعۃً صحابہ کو ارشاد ہوا علی رسلکم اپنی جگہ ٹھہرے رہو کاشانہ اقدس میں تشریف لے گئے پھر برآمد ہوئے اور ارشاد فرمایا مجھے یاد آیا کہ آج تین دینار باقی ہیں میں ڈرا کہ رات گزرے اور وہ باقی رہیں لہذا جا کر انھیں تصدق فرما آیا بندہ بارگاہ عرض کرتا ہے ؎

کُل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا ۔۔۔ اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

ہنر عرض رسا ہے ~

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں　　دوجہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ ہیں

لوگوں سے غلامی مانگنے اُس کے عوض سلطان عطا فرماتے جو اُن کا بندہ درہو گیا ملک اُ
کا تاج ور ہو گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
اے محبوب تم فرما دو کہ میرے غلام ہو جاؤ اللہ تمہیں محبوب بنا لے گا یعنی بندوں کو
محبوب الٰہی بننے کی چاہ ہے سرکار کی غلامی وہ ہے کہ ہر بندہ محبوب الٰہ ہے۔

مؤلف - ایک روز حاجی کفایت اللہ صاحب بحالت نماز مگس رانی کرنے لگے
سلام پھیرنے کے بعد ارشاد فرمایا نماز کی حالت میں کوئی خدمت نہ کرنا چاہیے وہ
حالت عبدیت ہے نہ مخدومیت -

عرض - آمدنی کی قلت اور اہل و عیال کی کثرت سخت کلفت ہے -

ارشاد - يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ۵۰۰ بار اول و آخر ۱۱-۱۱ بار درود شریف بعد نماز عشا
قبلہ رو باوضو ننگے سر ایسی جگہ کہ جہاں سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو یہاں تک
کہ سر پہ ٹوپی بھی نہ پڑھا کرو -

مؤلف - حاضرین میں وہابیہ ملاعنہ کے تقیہ کا ذکر تھا کہ ان خبثا نے تو روافض کو
بھی مات کر دیا وہ بھی ان سے تقیہ کرنا سیکھیں جھوٹ فریب سے پیر و پیچ بن کر اپنا
مطلب نکال لیتے ہیں -

ارشاد - یہاں کا ایک سخت وہابی شخص گیا اور مدرسہ وہابیہ کے لیے چندہ مانگا اُن
صاحب نے اُس کا نام پوچھا - بتایا - انھوں نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے تو احمد رضا کا
مخالف ہے میں تجھے چندہ نہ دونگا اس نے کہا کہ حضرت میں تو اُن کے در کا کتا ہوں
غرض کتا بنکر پانسو روپیہ مار لایا (اسی سلسلہ میں فرمایا کہ) حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ کو ایک بہروپیے نے دھوکا دینا چاہا بادشاہ نے فرمایا اگر دھوکا دیدیا تو جو مانگے گا

پائے گا اُس نے بہت کوشش کی لیکن حضرت عالمگیر نے جب دیکھا پہچان لیا آخر مدت مدید کا بھلا دیا دیکر صوفی زاہد عابد بنکر ایک پہاڑ کی کھوہ میں جا بیٹھا رات دن عبادت الٰہی میں مشغول رہتا پہلے دہاتیوں کا ہجوم ہوا پھر شہریوں پھر امرا وزرا سب آتے اور یہ کسی طرف التفات نہ کرتا شدہ شدہ بادشاہ تک خبر پہنچی سلطان کو اہل اللہ سے خاص محبت تھی خود تشریف لے گئے بہروپیہ نے دور سے دیکھا کہ بادشاہ کی سواری آ رہی ہے گردن جھکالی اور مراقبہ میں مشغول ہو گیا سلطان منتظر رہے دیر کے بعد نظر اُٹھائی اور بیٹھنے کا اشارہ کیا سلطان مودب بیٹھ گئے ان کا مودب بیٹھنا کہ بہروپیا اُٹھا اور جھک کر سلام کیا کہ جہاں پناہ میں فلاں بہروپیا ہوں بادشاہ خجل ہو گئے اور فرمایا واقعی اس بار میں نے نہ پہچانا اب مانگ جو مانگتا ہے اُس نے کہا اب میں آپ سے کیا مانگوں میں نے اُس کا نام جھوٹے طور پر لیا اُس کا تو یہ اثر ہوا کہ آپ جیسا جلیل القدر بادشاہ میرے دروازے پر باادب حاضر ہوا اب سچے طور پر اُس کا نام لے دیکھوں یہ کہا اور کپڑے پھاڑ کے جنگل کو چلا گیا۔

عرض۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد ہیں۔

ارشاد۔ ہاں مگر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ اُنھیں اجتہاد کی اجازت نہ ہو گی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تلقی جملہ احکام کریں گے اور ان پر عمل فرمائیں گے۔

عرض۔ نماز کس طریقہ پر پڑھیں گے۔

ارشاد۔ طریقہ حنفیہ کے مطابق نہ یوں کہ مقلد حنفی ہونگے بلکہ یوں کہ سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اسی طرح فرمائیں گے اُس دن کھل جائیگا کہ اللہ و رسول کو سب سے زیادہ پسند مذہب حنفی ہے اگر وہ مجتہد ہیں تو جملہ مسائل میں اُن کا اجتہاد ورنہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ارشاد مطابق مذہب امام اعظم ہوگا اسی خیال

کیا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد ہیں

ف: اللہ و رسول کو سب سے زیادہ پسند مذہب حنفی ہے

بعض اکابر کے قلم سے نکلا کہ وہ حنفی المذہب ہوں گے بلکہ یہی لفظ معاذ اللہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت صادر ہو گیا حاشا کہ نبی اللہ کسی امام کی تقلید فرمائے بلکہ وہ یہی ہے کہ اُن کے عمل مطابق عمل مذہب حنفی ہوں گے جس سے مذہب حنفی کی سب سے کامل تر تصویب ثابت ہو گی غرض اُن کے زمانے میں تمام مذاہب منقطع ہو جائیں گے اور صرف مسائل مذہب حنفی باقی رہیں گے ولہٰذا اکابر ائمہ کشف نے فرمایا ہے کہ چشمہ شریعت کبریٰ سے بہت نہریں نکلیں اور تھوڑی تھوڑی دور جا کر خشک ہو گئیں مگر مذاہب اربعہ کی چار نہریں جو حضرات آپ و تابعین کے ساتھ بہت دور تک بہیں آخر میں جا کر وہ تین نہریں بھی تھم گئیں اور صرف مذہب حنفی کی نہر اخیر تک جاری رہی یہ کشف اکابر ائمہ شافعیہ کا بیان ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

عرض۔ مؤذن اذان کہنے کے بعد باہر مسجد سے جا سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر کوئی ضرورت درپیش ہو اور جماعت میں دیر ہو تو حرج نہیں ورنہ بلا ضرورت اجازت نہیں اور مؤذن ہی نہیں ہر اُس شخص کے لیے یہی حکم ہے جس نے ابھی اُس وقت کی نماز نہ پڑھی جس کی یہ اذان ہوئی اور اذان ہونے ہی کی خصوصیت نہیں بلکہ مراد دخول وقت ہے جو مسجد میں ہو اور کسی نماز کا وقت شروع ہو جائے اور یہ دوسری مسجد کا مقیم جماعت نہ ہو اسے نماز بغیر پڑھے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں مگر یہ کہ کسی حاجت سے نکلے اور قبل جماعت واپسی کا ارادہ رکھے ورنہ حدیث میں فرمایا وہ منافق ہے۔

لطیفہ۔ یہاں کچھ اذان روافض کا ذکر آیا فرمایا اذان میں اشھد ان علیا ولی اللہ اُن کا ایجاد ہے اور خود اُن کی معتبر کتابوں میں تصریح ہے کہ علی ضرور ولی اللہ ہیں مگر اذان میں یہ مستزاد ہے نیز تصریح ہے کہ حی علی خیر العمل مفوضہ لعنہم اللہ کی ایجاد ہے یہ سب اُن کی کتب معتبرہ میں ہے نہ کہ تبرا کا بعض ملاعنہ اضافہ کرتے ہیں۔

(اسی تذکرہ میں فرمایا) یہاں ایک حکایت عجیب سُنی گئی رافضیوں میں ایک مؤذن

ایک تبرائی رافضی کی عجیب حکایت

اندھیرے سے جا کر اذان کہتا اور حضرت ابوبکر صدیق اکبر و عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی شان میں گستاخی کیا کرتا محلہ میں کچھ غریب سُنی رہتے تھے کہ خون جگر پیتے اور کچھ بس نہ چلتا ایک روز چار جوان ہرچہ بادا باد کہکر مسجد کے اندر پہلے سے جا بیٹھے حسب دستور وہ خبیث اپنے وقت پر آیا اور اذان میں صدیق اکبر کی نسبت کچھ بکنا شروع کیا کہ ان چاروں میں سے ایک صاحب برآمد ہوئے اور مار کر گرا دیا کہ خبیث تو ہمیں بُرا کہتا ہے اس نے گھبرا کر کہا حضرت ہیں تو عمر کو کہتا تھا دوسرے جوان برآمد ہوکے اور مار کر بیدم کر دیا کہ ہم دو تو مجھے بُرا کہیگا اس نے سراسیمہ ہوکر کہا حضرت میں تو عثمان کو کہتا تھا تیسرے صاحب تشریف لائے اور ٹھیلنا مار اُلٹا مار اکہ ناپاک تو مجھے بُرا کہے گا آخر جب بڈھے خبیث کو کچھ نہ بنی چلّایا کہ مولی مدد کیجیے دشمن مجھے مارے ڈالتے ہیں اس پر چوتھے صاحب ہاتھ میں اُسترا لیے برآمد ہوئے اور جڑ سے اُس کی ناک پوچھ لی کہ شیطان تو ہمارے اکابر کو بُرا کہے گا اب یہ چاروں صاحب تو چلدیے مجتہد صاحب درد کے مارے ناک پر رومال رکھے مسجد کے ایک اندرونی گوشہ میں جا چھپے جب وقت زیادہ ہوا اور روافض نماز کے لیے آئے ایک دوسرے سے کہتا ہے آج جناب قبلہ تشریف نہیں لائے آج اذان نہیں فرمائی جب کچھ روشنی ہوئی دیکھا جناب قبلہ ایک گوشہ میں سمٹے پڑے ہیں کہا حضرت خیر ہے قبلہ خیر ہے کہا خیر کیا ہے آج وہ تینوں دشمن آپڑے اور مارتے مارتے بیجھ کر دیا کہا پھر آپ نے حضرت مولی کو یاد نہ کیا وہ چپ ہو رہا جب بار بار یہی کہے گئے اُس نے جھنجلا کر ناک پر سے رومال پھینک دیا کہ وہ تینوں دشمن تو مار ہی کر چھوڑ گئے تھے مولی نے آکر جڑ سے پوچھ لی

ما زیاراں چشم یاری داشتیم   خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

عرض۔ حضور اگر نماز فاسد ہو جائے تو سلام پھیرنا چاہیے۔

ارشاد۔ کوئی ضرورت نہیں سلام نماز پوری کرنے کے لیے ہوتا ہے جب نماز ہی

فاسد ہو گئی تو سلام کیسا۔

عرض۔ بیعت کے کیا معنے ہیں۔

ارشاد۔ بیعت کے معنی بک جانا۔ سبع سنابل شریف میں ہے ایک صاحب کو سزائے موت کا حکم بادشاہ نے دیا۔ جلاد نے تلوار کھینچی یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف رُخ کرکے کھڑے ہو گئے جلاد نے کہا اس وقت قبلہ کو مونھ کر لیتے ہیں فرمایا تو اپنا کام کر میں نے قبلہ کو مونھ کر لیا ہے اور یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا۔ اس کا نام ارادت ہے اگر اس طرح صدق عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ پکڑ لے تو اس کو فیض ضرور آئے گا اگر اُس کا شیخ خالی ہے تو شیخ کا شیخ تو خالی نہ ہوگا اور بالفرض وہ بھی نہ سہی تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو معدن فیض و منبع انوار ہیں اُن سے فیض آئیگا سلسلہ صحیح و متصل ہونا چاہیے۔ ایک فقیر بھیک مانگنے والا ایک دُکان پر کھڑا کہہ رہا تھا ایک روپیہ دے وہ نہ دیتا تھا فقیر نے کہا روپیہ دیتا ہے تو دے ورنہ تیری ساری دُکان اُلٹ دونگا اس تھوڑی دیر میں بہت لوگ جمع ہو گئے اتفاقاً ایک صاحب دل کا گزر ہوا جن کے سب لوگ معتقد تھے اُنھوں نے دُکاندار سے فرمایا جلد روپیہ اسے دے ورنہ دُکان لوٹ جائے گی لوگوں نے عرض کی حضرت یہ بے شرع جاہل کیا کر سکتا ہے فرمایا میں نے اس فقیر کے باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی معلوم ہوا بالکل خالی ہے پھر اس کے شیخ کو دیکھا اُسے بھی خالی پایا اس کے شیخ کو دیکھا اُنھیں اہل اللہ سے پایا تو دیکھا کہ وہ منتظر کھڑے ہیں کہ کب اس کی زبان سے نکلے اور میں دُکان اُلٹ دوں تو بات کیا تھی کہ شیخ کا دامن قوت کے ساتھ پکڑے ہوئے تھا ائمہ دین فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفتر میں قیامت تک کے مریدین کے نام درج ہیں جس قدر غلامی میں ہیں یا آنے والے ہیں حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رب عزوجل نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا کہ منتہائے نظر تک تھا

اور اُس میں قیامت تک کے میرے مریدین کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا وھبتھم لک میں نے یہ سب تمھیں بخش دیے۔

عرض۔ حضور یہ تو جبراً روپیہ لینا ہوا اُن ولی اللہ نے اگر اُس کی دُم کان بچانے کو دینے کی تاکید فرمائی ممکن تھا جیسے دفع ظلم کے لیے رشوت دینا مگر اُس فقیر کے دادا پیر نے کہ اہل اللہ سے تھے اس ظلم کی تائید کیونکر روا رکھی۔

بیان علم ظاہر و باطن اور زمانہ داؤد علیہ السلام کی ایک پر لطف حکایت

ارشاد۔ شریعت مطہرہ کے دو حکم ہیں ظاہر و باطن قاضی و عامہ ناس اُن کی رسائی ظاہر احوال ہی تک ہے اُن پر اُس کی پابندی لازم اگرچہ واقف حقیقت حال کے نزدیک حکم بالعکس ہو اس کی نظیر زمانہ سیدنا داؤد علیہ الصلاۃ والسلام میں واقع ہو چکی ایک فقیر مفلس بینوا نان شبینہ کو محتاج شب کو دعا کیا کرتا کہ الٰہی رزق حلال عطا فرما اتفاقاً کسی شب ایک گائے اُس کے گھر میں گھس آئی یہ سمجھا کہ میری دعا قبول ہوئی یہ رزق حلال غیب سے مجھے عطا ہوا ہے گائے پچھاڑ کر ذبح کی اُس کا گوشت پکایا اور کھایا صبح مالک کو خبر ہوئی وہ سرکار نبوت میں نالشی ہوا سیدنا داؤد علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا جانے دے تو مالدار ہے اُس محتاج نے ایک گائے ذبح کر لی تو کیا ہوا وہ بگڑا اور کہا یا نبی اللہ میں حق چاہتا ہوں فرمایا اگر حق چاہتا ہے تو گائے اُسی کی تھی وہ اور برہم ہوا فرمایا نہ صرف گائے جتنا مال تیرے پاس ہے سب اُسی کا ہے وہ اور زیادہ فریادی ہوا فرمایا تو بھی اُسی کی ملک اور اُسی کا غلام ہے اب تو اُس کی بیتابی کی حد نہ تھی فرمایا اگر تصدیق چاہتا ہے ابھی ہمارے ساتھ چل اس فقیر اور اس گائے والے کو ہمراہ رکاب لیکر جنگل کو تشریف لے گئے واقعہ عجیب تھا خلق کا ہجوم ساتھ ہو لیا ایک درخت کے نیچے حکم دیا کہ یہاں کھودو کھودنے سے انسان کا سر اور ایک خنجر جس پر مقتول کا نام کندہ تھا برآمد ہوا نبی اللہ نے اُس درخت سے ارشاد فرمایا شہادت ادا کر تو نے کیا دیکھا پیڑ نے عرض کی یا نبی اللہ یہ اس فقیر کے باپ کا سر ہے یہ گائے

والا اس کا غلام تھا اس نے موقع پاکر میرے پیچھے اپنے آقا کو اسی کے خنجر سے ذبح کیا اور زمین میں مع خنجر دبا دیا اور اس کے تمام اموال پر قابض ہو گیا اس کا یہ بیٹا بہت صغیر سن تھا اس نے ہوش سنبھالا تو اپنے آپ کو بیکس و بے زر ہی پایا اور یہ بھی نہ جانا کہ اس کا باپ کون تھا اور اس کا کچھ مال بھی تھا یا نہیں حکم باطن ثابت ہے ؛ غلام گردن مارا گیا اور وہ تمام اموال وراثۃً فقیر کو ملے وہی یہاں بھی ممکن کہ دُکاندار اس فقیر کے مورث کا مدیون ہو اگرچہ وہ فقیر بھی اس سے واقف نہ ہو نہ یہ دُکاندار اسے پہچانتا ہو تو یہ جبراً دلانا جبر نہیں بلکہ حق بحق دار رسانیدن۔

عرض ۔ کسی شیخ سے بیعت کرکے دوسرے سے رجوع کرسکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد ۔ اگر پہلے میں کچھ نقصان ہو تو بیعت ہوسکتی ہے ورنہ نہیں۔ البتہ تجدید کرسکتا ہے۔ عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سلسلے کا آئے اس سے بیعت لے لیتا ہوں سوا غلامان قادری کے کہ بحر کو چھوڑ کر نہر کی طرف کوئی نہیں آتا۔

مؤلف ۔ ایک شب مسجد کی گھڑی کوئی صاحب چرا کر لے گئے اہل محلہ نے پولیس میں رپورٹ وغیرہ کی اس پر ارشاد فرمایا ایک سال سلطان کی طرف سے کعبہ معظمہ میں نہایت بیش قیمت سونے کی قندیلیں لگانے کے لیے آئیں ان میں سے ایک قندیل غائب ہو گئی شریف مکہ نے تحقیقات کی پتا چلا کہ خدام کعبہ کے سردار نے لی ہے شریف کے سامنے پیشی ہوئی ان سے پوچھا گیا وہ صاحب بولے کعبہ غنی ہے اسے حاجت نہیں مجھے حاجت تھی میں نے لے لی شریف نے درگزر فرمائی (پھر فرمایا) مسجد کی کوئی شے لاکھ روپے کی چرا لے شریعت ہاتھ نہ کاٹے گی بلکہ سزائے تازیانہ کا حکم ہے۔

عرض ۔ جبل پور جانے کے چار روز باقی اور حضرت مدظلہ الاقدس کے واسطے کپڑے

ے اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کی تشریف بری اور مسلمانان جبلپور کا شاندار استقبال

مسلمانان جبل پور کا ٹھیا وار بنگال ایک مدت سے اعلیٰ حضرت مدظلہ کی خدمت میں عرائض پیش کرتے رہے

سلوانا تھے سلطان حیدر خاں نے عرض کی درزی کو دیدیے جائیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۶) کہ حضور والا ہمارے تیرہ و تار بلاد کو اپنے قدوم والا سے منور فرمائیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ نے ہمیشہ عدم فرصت اور ضعف و علالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے عذر فرما دیا مگر اس مرتبہ حضرت حامی سنت ماحی بدعت جناب مستطاب مولانا مولوی محمد عبد السلام صاحب جبلپوری کے (جو اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کے خلیفہ ارشد اور اس قطر ہائے دین و سنت کے قطب اوحد ہیں) انتہائی اصرار سے وعدہ فرما لیا جس وقت عریضہ مولانا موصوف کا حاضر ہوا کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے اور فرمایا مولانا کے بعد کلمات آداب نے نے پہلو عذر کا چھوڑا ہی نہیں اگر بالفرض کسی کے لبوں پر بھی دم ہو وہ بھی انکار نہیں کر سکتا ان کلمات کو سن کر یہی کہیگا کہ میں حاضر ہوں الغرض ۱۹ جمادی الآخر ۱۳۳۷ھ روز شنبہ ۵ بجے صبح کے میل سے عازم جبل پور ہوئے باوجود اس کے کہ روانگی آخر شب میں تھی اس پر بھی بریلی کے اسٹیشن پر مسلمان معتقدین کا کافی اجتماع تھا ایک صاحب داخل سلسلہ بھی ہوئے۔ میل لکھنؤ پہنچا وہاں کے لوگوں کو پہلے سے اطلاع نہ تھی اس پر بھی بعض حضرات جنہیں کسی ذریعہ سے علم ہو چکا تھا حاضر خدمت ہو کر حلقہ بگوش ہوئے پھر میل پرتاب گڑھ پہنچا یہاں ہمارا اسکنڈ کلاس میل سے کاٹ کر الہ آباد آنے والی ریل میں لگا دیا گیا ریل ساڑھے تین بجے الہ آباد پہنچی وہاں چونکہ کافی وقت ملا بعض ہمراہیوں کا ارادہ ہوا کہ اپنے شہری احباب سے مل آئیں ان کے شہر میں پہنچنے سے ساکنان شہر کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ کی تشریف آوری کی اطلاع ہو گئی اور مسلمانوں کے گروہ جوق در جوق آئے اور دست بوس ہونے لگے الہ آباد کے اسٹیشن پر نماز مغرب کی غرض سے اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس پلیٹ فارم پر اُترے مشتاقان دیدار نے ہر چہار جانب سے ہجوم کیا اور نئے آنے والوں نے پروانہ وار گرنا شروع کیا اس خوشنما منظر کو ایک یورپین کھڑا دیکھ رہا تھا اس نے بھی موقع پاکر قدمبوسی کی عزت حاصل کی اور ادب کے ساتھ سلام کرکے رخصت ہوا۔ صوفیائے حق اسے کہتے ہیں کہ جذب قلوب کے لیے کسی ترک و احتشام اور ظاہری دھوم دھام کی ضرورت ہی نہو الہ آباد میں بعض ہوشمندوں نے ایک موٹر کار اور ایک اعلیٰ درجہ کی ولایتی لینڈو تفریح کے لیے حاضر کی ساڑھے سات بجے میل الہ آباد سے

ارشاد۔ آج منگل کا دن ہے جس کی نسبت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۴) روانہ ہوئی اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس لئے مع خدام یہاں سے بھی رزرو سکنڈ کلاس میں سفر کیا ساڑھے چار بجے ریل کٹنی پہنچی یہاں جناب مولوی حاجی عبد الرزاق صاحب کٹنی کے گروہ کثیر کے ساتھ موجود تھے جو جبلپور تک ہمرکاب ہو لیے اور خود جبل پور سے حامی سنت مولانا مولوی عبد السلام صاحب دامت برکاتہم ایک بڑی استقبالی جماعت کو لیے ہوئے کٹنی اسٹیشن پر تشریف فرما تھے جیسے ہی گاڑی کٹنی پر رکی زائرین نے گاڑی کو گھیر لیا جب تک گاڑی کھڑی رہی لوگ قدمبوس ہوتے رہے۔ کٹنی سے ہمارے ہمراہیوں میں بہت اضافہ ہو گیا ساڑھے سات بجے کے قریب جبل پور کی عمارتیں نظر آنے لگیں۔ ہمارے ساتھی اُس کے قصور و منازل کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہے تھے اور ان کی نظریں انتہائی شوق کے ساتھ اسٹیشن کی عمارت کو ڈھونڈ رہی تھیں کہ یکایک اسٹیشن جبلپور کی عمارت بھی ایک گم شدہ محبوب کی طرح سامنے آ ہی گئی پھر کیا تھا۔ ادھر اسٹیشن جتنا قریب ہوتا گیا جوش مسرت بڑھتا گیا ریل جب پلیٹ فارم میں داخل ہوئی تو یہاں عجیب و غریب سماں نظر آیا کہ ریلوے اسٹیشن پر جوش مسلمانوں سے بالکل بھرا ہوا تھا۔ جب گاڑی رکی تو بلا تشبیہ اُس محب کی طرح (جس کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہوں اور محبوب کی دلکشا صورت سامنے آ گئی ہو) دیوانہ وار گاڑی پر جھک پڑے اور اُس گل گلزارِ قادریت پر دل کھول کر پھولوں کی نچھاور کی۔ جوش کا یہ عالم تھا کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی لوگ وفور جوش میں زبان سے السلام علیکم یا امام اہل السنۃ السلام علیکم یا مجدد المأۃ الحاضرہ کے نعرے مار رہے تھے اور اُن کی زبان حال کہہ رہی تھی۔۔۔

رواقِ منظرِ چشمِ من آشیانۂ تست　　کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

تمام مجمع اپنی اپنی ان مسرتوں میں سرشار تھا اور یہاں ایک اور منظر تھا جس پر عوام کو تنبیہ نہ ہوا یہ موقع وہ تھا کہ کوئی شہرت پسند جاہ دوست ہوتا تو پھولا نہ سماتا باچھیں کھلی ہوتیں گردن بلند ہوتی آنکھیں اپنی تعظیم کے نظارے سے مست ہوتیں یہاں اس کے برعکس اس منظر جلیل کو دیکھ کر نظر جھکا لی گردن نیچی کر لی

کہ جو کپڑا منگل کے دن قطع ہو وہ جلے گا یا ڈوبے گا یا چوری جائے گا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۵) آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانے لگے اس لطیف منظر پر حاجی عبدالرزاق صاحب کی نظر گئی انھیں ادراک ہوا اور اُن کا جی بھر آیا یہ اُس شان کا پرتو تھا کہ جب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ فتح فرمایا اس شان سے اس میں داخل ہوئے کہ سر اقدس اپنے رب کے لیے تواضع میں سواری الور پر قریب سجود پہنچا تھا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت ہجوم کے خیال سے گاڑی پر فوراً چند آدمی بغرض تحفظ کھڑے ہو گئے کہ مجمع ادھر کا رخ نہ کرے اور بعض نوجوان پولیس کی شرکت میں اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کے گزرنے کے لیے راستہ بنانے میں مصروف ہوئے ہر چند کوشش کی گئی مگر اس مقصد میں ناکامی ہوئی ناچار چند عقیدت کیش حلقہ باندھ کر کھڑے ہوئے اس طرح وہ سواد ہند کا ماہ کامل ہالہ میں آگیا۔ اس وقت کا نظارہ کچھ ایسا دلکش تھا کہ اسٹیشن اسٹاف اور پولیس وغیرہ اپنے فرائض منصبی کو چھوڑ کر اس کے دیکھنے میں مصروف تھا سا فروں کو جب اس دلکش نظارہ کے دیکھنے کا کوئی موقع نہ ملا تو پل پر چڑھ گئے اور وہاں سے دیکھا کیے یہاں سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ کا گاڑی تک جانا بہت دشوار سے ہوا خدا جزا دے بخیر دے اُن باہمت حضرات کو جنھوں نے اپنے بازوؤں پر اس مجمع کا سارا زور روکا اور بخیر و خوبی کے ساتھ اپنے پیشوا کو بچا کر ایک پُر تکلف گاڑی میں بٹھایا یہاں عام مسلمانوں کو دست بوسی کا موقعہ دیا گیا۔ بہت دیر تک لوگ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے عاشق کی زیارت سے دارین کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ پھر یہ مجمع بڑے جوش و مسرت کے ساتھ اُس قادری بزم کے دولہا کو اپنے جھرمٹ میں لیے ہوئے شہر کی جانب روانہ ہوا جہاں تک سول آبادی ہے وہاں تک انگریز اور اُن کی عورتیں بچے اپنے اپنے بنگلوں کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ مجمع کو عموماً اور اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کو خصوصاً ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہے۔ پھر جب یہ مجمع شہر میں داخل ہوا تو شہر کے باشندے اپنے دروازوں دکانوں اور چھتوں سے اس دلکش منظر کو دیکھتے رہے اور اعلیٰ حضرت

عرض۔ قبرستان میں جوتہ پہنکر جانے کا کیا حکم ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۷) قبلہ کی خدمت میں بادب سلام عرض کرتے رہے سکان شہر کی مجموعی حالت کہہ رہی تھی کہ ع

اے آمدنت باعث آبادی ما

اسٹیشن سے آہستہ آہستہ چلکر یہ مجمع تقریباً دو گھنٹے میں حضرت مولانا مولوی عبدالسلام صاحب مدظلہ کے دولتکدہ کے قریب پہنچا یہاں کوچہ کے موڑ پر ایک عالیشان دروازہ لگایا گیا تھا۔ یہ دروازہ علاوہ اور زیبائش کے بکثرت لیمپوں سے مرصع تھا جو میزبانوں کی انتہائی عقیدت اور معزز مہمان کی شوکت وحشمت کا اظہار کر رہا تھا اور اس کوچہ کی موڑ سے حضرت مولانا کے مکان تک دو رویہ کیلے کے بڑے بڑے درخت اور تین تین قطاروں میں قندیلیں نصب کی گئی تھیں جن پر منقبت آمیز مصرعے لکھے گئے تھے۔ پھر جب اس مکان میں داخلہ ہوا (جو شاہنشاہ معظم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سچے نائب کے قیام کے لیے سجایا گیا تھا) تو معلوم ہوا کہ علمائے کرام کی قدر وقیمت وہی لوگ خوب جانتے ہیں جن کو خود بھی علم کی خدمت کرنے کا کافی موقع ملا ہے مکان کی زیب وزینت اور آئینہ بندی قابل تعریف تھی۔ ہر چیز نہایت موزونیت کے ساتھ اپنی جگہ پر رکھی گئی تھی۔ مکان کے تمام اندرونی وبیرونی حصوں میں ترکی قالینوں اور خوشنما سوزنیوں کا فرش تھا اور در دیوار وسقف وزمین سب بیش قیمت کپڑوں سے دلہن بنے ہوئے تھے۔ اعلیٰ حضرت مدظلہ کے تشریف رکھتے ہی سب لوگ بیٹھ گئے تمام حاضرین ساکت تھے مگر ہر شخص کے چہرے سے بے انتہا مسرت کے آثار نمایاں تھے جو مسلمانوں کی گئی ہوئی سطوت کی یاد دہانی کر رہے تھے اور اکابر ائمہ دین کے دربار عام کا پورا نقشہ کھنچ گیا تھا مخدومنا ومولنا حضرت مولوی محمد عبدالسلام صاحب دامت برکاتہم کی مسرتوں کا تو کوئی اندازہ ہی نہ تھا وہ ساکت تھے مگر زبان حال در فشاں ہے

وہ خود تشریف فرما ہیں مرے گھر   بتا اے خوش نصیبی کیا کروں میں

۱۷۶۵

ارشاد- حدیث میں فرمایا تلوار کی دھار پہ پاؤں رکھنا مجھے اس سے آسان ہے کہ مسلمان [illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۷) کچھ دیر سکوت کا عالم رہا اس کے بعد جناب حکیم مولوی عبد الرحیم صاحب مذاق کھڑے ہوئے اور دست بستہ سلام عرض کر کے یہ نظم پڑھی :-

کوئی تاج والے ہوں یا راج والے ۔۔۔ ہیں اس در کے محتاج ہر کاج والے
ہے سرکار عالم کے محتاج کا در ۔۔۔ یہاں بھیک لینے ہیں معراج والے
یہ وہ در ہے لیتے ہیں جس در کی لونڈی ۔۔۔ جھکے کتنے ہیں شاہوں کو محتاج والے
یہاں کی فقیری ہے رشک امیری ۔۔۔ یہیں آ کے گھستے ہیں سر تاج والے
تعلّی پہ ہیں سارے محتاج اُن کے ۔۔۔ کہ آخر تو حامی ہیں معراج والے
یہی ہیں وہ دامن کہ جس میں چھپیں گے ۔۔۔ قیامت کے میدان میں لاج والے
خدنگ نظر کا کوئی وار ادھر بھی ۔۔۔ ہیں مدت سے مشتاق آماج والے
ہیں کچھ بھی سہی سلسلہ میرا دیکھو ۔۔۔ ہیں جن کا ہوں اُن کے ہیں معراج والے

مذاق اب مجھے ذکر فردا سے مطلب
بنا لیں گے سب کام کل آج والے

اس نظم کے بعد یکے بعد دیگرے کچھ نظمیں اور کچھ صاحبوں نے پڑھیں جو بخیال طوالت چھوڑی جاتی ہیں اس کے بعد اعلیٰ حضرت قبلہ کی خدمت والا میں کلفت سفر کے لحاظ سے عرض کی گئی کہ حضور والا اب آرام فرمائیں اور سب لوگ نیاز مندانہ سلام عرض کرتے ہوئے رخصت ہوئے شاہنشہ ہر دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب کا پہلا اجلاس یوں ختم ہوا ساکنان جبل پور کو دن عید رات شب برات تھی کہ بارہ برس کے بعد یہ نعمت عظمیٰ نصیب ہوئی تھی ملاقات کے وقت مقرر تھے صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک اور سہ پہر کو بعد نماز ظہر سے عصر تک اور پھر بعد عشا کا بھی وقت دیا جاتا تھا عصر سے بعد مغرب تک تفریح کا وقت تھا گو حضور کا

کی قبر پہ پاؤں رکھوں دوسری حدیث میں فرمایا اگر میں انگارے پہ پاؤں رکھوں یہاں تک کہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۸) کبھی تفریح کی جانب میلان طبع ہوا لیکن ساکنان جبل پور کی دلشکنی کا خیال فرماتے ہوئے اُن کے اصرار منظور فرما لیا تھا بعد عصر مسجد کے دروازہ پر موٹر اور گاڑیوں کا روزانہ انتظام رہتا۔ ایک ماہ کامل جبل پور قیام رہا اس دوران میں اکثر مقدمات کا جو باہمی خانہ جنگیوں کے باعث عرصے سے پڑے ہوئے تھے ایسا تصفیہ فرمایا کہ جن کا سلام وکلام قطعاً بند تھا موت زیست چھوٹ چکی تھی باہم شیر وشکر ہو گئے۔ ایک روز صبح کے جلسے میں بمعروض منشی عبد الغفار صاحب دو صاحب ماسٹر محمد حمید و محمد ادریس صاحبان (جن کا عرصے سے نزاع تھا اور دونوں حلقہ بگوشان اعلیٰحضرت مدظلہ تھے) پیش ہوئے اولاً ماسٹر محمد حمید صاحب کا بیان ہوا پھر محمد ادریس صاحب کا بیان سماعت فرما کر ارشاد عالی ہوا آپ صاحبوں کا کوئی مذہبی تخالف ہے کچھ نہیں۔ آپ دونوں صاحب آپس میں پیر بھائی ہیں نسلی رشتہ چھوٹ سکتا ہے لیکن اسلام وسنت اور اکابر سلسلہ سے عقیدت باقی ہے تو یہ رشتہ نہیں ٹوٹ سکتا دونوں حقیقی بھائی اور ایک گھر کے تھا ، مذہب ایک رشتہ ایک آپ دونوں صاحب ایک ہو کر کام کیجیے کہ مخالفین کو دست اندازی کا موقع نہ ملے خوب سمجھ لیجیے آپ دونوں صاحبوں میں جو سبقت ملتے ہیں کریگا جنت کی طرف سبقت کریگا یہ فرمانا تھا کہ دونوں کے قلوب پر ایک برقی اثر ہوا اور بیتابانہ ایک دوسرے کے قدموں پر گر پڑے اور آپس میں نہایت صاف دلی کے ساتھ لپٹ گئے جوش محبت کی یہ حالت ہوئی کہ اگر حاضرین میں سے سنبھال نہ لیتے تو دونوں حضرات اس معانقہ قلبی میں گر پڑتے واقعی مقدس حضرات کی مٹھی میں قلوب ہوتے ہیں جس طرف چاہیں رجوع کر دیں مجھے اس وقت حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ یاد آگیا جو اعلیٰحضرت مدظلہ الاقدس کی زبان فیض ترجمان سے سنا تھا کہ ایک مرتبہ حضور مسجد جامع میں تشریف لائے خادم بھی ہمراہ تھے انھوں نے دیکھا کہ آج خلاف معمول اہل مسجد حضور کو دیکھ رہے ہیں

وہ جوتے کا تلا توڑ کر میرے تلوے تک پہنچ جائے تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پہ پاؤں رکھوں ۔ وہ فرماتے ہیں کہ واللہ اگر مسلمان کے سر اور سینے اور آنکھوں پہ قدم اقدس رکھ دیں تو اُسے دونوں جہان کا چین بخشدیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح القدیر اور طحطاوی اور رد المحتار میں ہے المرور فی سکۃ حادثۃ فی المقابر حرام قبرستان میں جو نیا راستہ نکلا ہو اس میں چلنا حرام ہے کہ وہ ضرور قبروں پہ ہوگا بخلاف راہ قدیم کے کہ قبریں اُسے چھوڑ کر بنائی جاتی ہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب قبرستان میں جوتا پہنے نکلے فرمایا یا صاحب السبتیتین الق سبتیتیک لا تؤذ صاحب القبر ولا یؤذیک اے بال صاف کیے ہوئے جوتے والے اپنے جوتے کو پھینک نہ تو صاحب قبر کو ستا نہ وہ تجھے ستائے ۔

سوال منکر نکیر کا ایک قصہ

ایک شخص کو دفن کرکے لوگ چلے گئے منکر نکیر نے سوال شروع کیا ایک شخص جوتا پہنے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۹) لیکن نہ کوئی سلام کرتا ہے نہ قیام حالانکہ ہمیشہ تشریف لاتے ہی تمام جماعت حضور کی طرف آتی اور دست بوسی و قدمبوسی سے مشرف ہوتی ان کے دل میں یہ خطرہ آتا تھا کہ چاروں طرف سے لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا کہ حضور سے بہت پیچھے رہ گئے انھیں خیال ہوا کہ اس سے تو وہی حالت بہتر تھی میں حضور کے قریب تو تھا ان کے دل میں یہ خطرہ آتے ہی حضور نے ان کی طرف روئے انور کیا اور فرمایا یہ تمھیں نے تو چاہا کیا تمھیں معلوم نہیں رب عزوجل نے قلوب ہمارے ہاتھ میں رکھے ہیں جیسا چاہیں پھیر دیں اور جب چاہیں اپنی طرف کر لیں اسی طرف اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ نے قصیدہ ذریعہ قادریہ شریف میں اشارہ فرمایا ہے

ع غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہی پناہ ٭ بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا ٭ حکم نافذ ہے ترا خامہ ترا سیف تری ٭ دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا ٭ جس کو للکار دے آتا ہو تو الٹا پھر جائے ٭ جس کو چمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا ٭ کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر ٭ کہ یہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا ٭ دل پہ کندہ ہو ترا نام تو وہ دزد رجیم ٭ الٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طغرا تیرا ٭

خاکسار مدیر

اُس طرف سے نکلا اُس کے جوتے کی آواز سُن کر مُردہ اُس طرف متوجہ ہوا اور قریب تھا کہ جو سوال منکر نکیر کر رہے تھے اُس کے جواب سے قاصر رہتا مرنے کے بعد زندگی سے کہیں زائد ادراک ہو جاتا ہے غزوۂ بدر شریف میں مسلمانوں نے کفار کی نعشیں جمع کر کے ایک کوئیں میں پاٹ دیں حضور کی عادت کریمہ تھی جب کسی مقام کو فتح فرماتے تو وہاں تین دن قیام فرماتے تھے یہاں سے تشریف لیجاتے وقت اُس کنوئیں پر تشریف لے گئے جس میں کافروں کی لاشیں پڑی تھیں اور اُنھیں نام بنام آواز دیکر فرمایا ہم نے تو پالیا جو ہم سے ہمارے رب نے سچا وعدہ (یعنی نصرت کا) فرمایا تھا کیوں تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ (یعنی نار کا) تم سے تمھارے رب نے کیا تھا امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسا کلام ارواح فیہا یا رسول اللہ کیا حضور بے جان جثوں سے کلام فرماتے ہیں فرمایا ما انتم با سمع منھم تم کچھ ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر انھیں طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں تو کافر تک سنتے ہیں مومن تو مومن ہے اور پھر اولیا کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے (پھر فرمایا) روح ایک پرند ہے اور جسم پنجرہ۔ پرند جس وقت تک پنجرہ میں ہے اُس کی پرواز اتنی قدر ہے جب پنجرہ سے نکل جائے اُس وقت اُس کی قوت پرواز دیکھیے (فرمایا) اپنے مردوں کو بزرگوں کے پاس دفن کرو کہ اُن کی برکت کے سبب ان پر عذاب نہیں کیا جاتا ہم القوم لا یشقی بھم جلیسھم۔ وہ وہ لوگ ہیں کہ اُن کے سبب اُن کا ہمنشین بھی بدبخت نہیں ہوتا ولہذا حدیث میں فرمایا ادفنوا موتاکم وسط قوم صالحین اپنے مردوں کو نیکوں کے درمیان دفن کرو میں نے حضرت میاں صاحب قبلہ قدس سرہ کو فرماتے سنا۔ ایک جگہ کوئی قبر کھل گئی اور مُردہ نظر آنے لگا دیکھا کہ گلاب کی دو شاخیں اُس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے دو پھول اُس کے نتھنوں پر رکھے ہیں اُس کے عزیزوں نے اس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کھل گئی دوسری جگہ قبر کھود کر اُس میں

رکھیں اب جو دیکھیں تو دو اژدہے اُس کے بدن سے لپٹے اپنے پھنوں سے اُس کا مونھ بھموڑ رہے ہیں حیران ہوئے کسی صاحبدل سے یہ واقعہ بیان کیا اُنھوں نے فرمایا وہاں بھی یہ اژدہا ہی تھے مگر ایک ولی اللہ کے مزار کا قرب تھا اُس کی برکت سے وہ عذاب رحمت ہو گیا تھا وہ اژدہے درخت گل کی شکل ہو گئے تھے اور اُن کے پھن گلاب کے پھول اُسکی خیریت چاہو تو وہیں لیجاکر دفن کرو وہیں لیجاکر رکھا پھر وہی درخت گل تھے اور وہی گلاب کے پھول ایک بار حضرت سیدی اسمٰعیل حضرمی قدس سرہ العزیز کہ اجلہ اولیاء کرام سے ہیں ایک قبرستان سے گزرے امام محب الدین طبری کہ اکابر محدثین سے ہیں ہمراہ رکاب تھے حضرت سیدی اسمٰعیل نے ان سے فرمایا اتؤمن بکلام الموتیٰ کیا اس پر ایمان لاتے ہیں کہ مُردے زندوں سے کلام کرتے ہیں عرض کی ہاں فرمایا اس قبر والا مجھ سے کہہ رہا ہے انا من حشو الجنۃ میں جنت کی بھرتی میں سے ہوں آگے چلے وہاں چالیس قبریں تھیں آپ بہت دیر تک روتے رہے یہاں تک کہ دھوپ چڑھ گئی اُس کے بعد آپ ہنسے اور فرمایا تو بھی اُنھیں میں سے ہے لوگوں نے یہ کیفیت دیکھکر عرض کی حضرت یہ کیا راز ہے ہماری سمجھ میں کچھ نہ آیا فرمایا ان قبور پر عذاب ہو رہا تھا جسے دیکھکر میں روتا رہا اور حضرت عزت میں میں نے اُن کی شفاعت کی مولیٰ تعالیٰ نے میری شفاعت قبول فرمائی اور اُن سے عذاب اُٹھا لیا ایک قبر گوشے میں تھی جس کی طرف میرا خیال نہ گیا تھا اُس میں سے آواز آئی یا سیدی انا منھم انا فلانۃ المغنیۃ اے میرے آقا میں بھی تو اُنھیں میں ہوں میں فلاں ڈومنی ہوں مجھے اس کے کہنے پر ہنسی آگئی اور میں نے کہا انت منھم تو بھی اُنھیں میں ہے اس پر سے بھی عذاب اُٹھا لیا گیا تو یہ حضرات سراپا رحمت ہیں جس طرف گزر ہو رحمت ساتھ ہے۔

فـ اولیاء کرام کی رحمتیں برکتیں

عرض - ندوہ کے متعلق مسلمانوں کا کیا خیال ہونا چاہیے اور ندویوں کو کیسا سمجھنا چاہیے -

ارشاد - ندوہ کھچڑی ہے پہلے بعض اہلسنت بھی دھوکے سے اُس میں شامل ہوگئے تھے جیسے مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی اور مولوی احمد حسین صاحب کانپوری اور مولوی عبدالوہاب صاحب لکھنوی اُس کی شناعتوں پر اطلاع پاکر یہ لوگ علیحدہ ہوگئے مولنا احمد حسن صاحب مرحوم ندوۂ عظیم آباد کے بعد بریلی تشریف لائے شعبان کا اخیر عشرہ تھا میں اپنی مسجد میں معتکف تھا میں نے خبر سُن کر اُن کو خط لکھا جس میں القاب یہ تھے -

احمد المسیرۃ حسن السیرۃ عادرش کۃ الندوۃ المبیرۃ - اس میں احمد حسن ان کا نام بھی نکلا اور معنے یہ ہوئے کہ آپ کی خصلت محمود اور طینت مسعود مگر ندوہ تباہ کن کی شرکت مردود - میری اُن کی دوستی تھی ان القاب کو دیکھکر بہت ہنسے اور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے اُس سے توبہ کرلی ہے اور عین جلسہ میں مولوی محمد علی ناظم سے یہ کہکر اُٹھا ہوں کہ مولوی صاحب آپ اس مجمع کو دیکھتے ہیں یہ سب جہنم میں جائے گا اور ان کے آگے میں اور آپ ہوں گے یہ نہیں جانتا کہ پہلے آپ جائیں گے کہ پہلے میں لکھنؤ کے جلسہ میں ابراہیم آری نے اپنے لکچر میں صرف لا الہ الا اللہ پر مدار نجات رکھا مولوی عبدالوہاب[ب] صاحب لکھنوی مع ہمراہیان یہ فرماکر اُٹھ آئے کہ یہاں تو رسالت بھی تشریف لے گئی اسی طرح سنیوں میں سے جو مطلع ہوتا گیا جدا ہوتا گیا یہاں تک کہ اُس میں بدمذہب رہ گئے یا تو کھلے مرتدین جیسے رافضی وہابی وغیرہم یا وہ نام کے سُنّی جو ان کو ارکین دین بنالے اور ان سے اتحاد منالے ندوہ کا عقیدہ یہ ہے کہ نیچری وہابی قادیانی رافضی سب اہل

[ب] یہ صاحب مولوی عبدالباری فرنگی محلی کے والد ہیں انھوں نے ندوہ سے گریز کی اُس میں تو کلمہ گو کی شرط بھی تھی اور یہ سوراج کمیٹی میں ہمہ تن مصروف جس میں ایک تو مشرکین سے اتحاد شرط اور ایک بڑے مشرک کی سرداری ۱۲ منہ

تقویۃ الایمان کا باطل عقیدہ

قبلہ ہیں لہذا سب مسلمان ہیں اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں خدا سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے جیسے برٹش گورنمنٹ کہ اُسے اس کی رعیت کے سب مذہب والے ایک سے ہیں ایسے عقیدہ والے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کوئی مسلمان ایسا نہیں کہہ سکتا قرآن عظیم فرماتا ہے افنجعل المسلمین کالمجرمین ۵ مالکم کیف تحکمون ۵ کیا ہم مطیعوں کو مجرموں کے مثل کر دیں تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو اور فرماتا ہے افنجعل المتقین کالفجار کیا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کی مانند کر دیں اور فرماتا ہے لیسوا سواء سب ایک سے نہیں اور فرماتا ہے ھل یستوون کیا وہ سب برابر ہیں اور فرماتا ہے لا یستوی اصحٰب النار واصحٰب الجنۃ اصحٰب الجنۃ ھم الفائزون دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی کامیاب ہونگے قرآن عظیم میں اس مضمون کی کثرت آیات ہیں صدیق اکبر وفاروق اعظم پر رافضی تبرّا بکتے ہیں۔ ندوی کہتے ہیں سُنّی اور شیعہ کا قطعیات میں اتفاق ہے صرف ظنیات میں اختلاف ہے ذرا اور سی بات پہاڑ بنا کر کہاں تک نوبت پہنچائی ہے تو اب نہ صدیق کی صحابیت قطعی ٹھہری نہ صدیق وفاروق کی خلافت راشدہ قطعی ہوئی نہ صدیق وفاروق کا جنتی ہونا قطعی رہا سب ظنیات ہو گئے روافض کا تبرّا بکنا صدیق وفاروق کو گالیاں دینا ایک ذرا سی بات ہوئی ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۵

جنت کی بھرتی کے معنے

عرض۔ جنت کی بھرتی کیا معنے۔

ارشاد۔ جنت بہت وسیع مکان ہے عرضھا السمٰوٰت والارض ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اس کی چوڑان میں آجائیں اُس کی وسعت اللہ ورسول ہی جانتے ہیں اُس میں پہلے ارباب استحقاق بھیجے جائیں گے جنھوں نے اعمال صالحہ کیے اور اپنی حسنات کے سبب مستحق جنت ہوئے یعنی استحقاق تفضلی نہ وجودی کہ کسی کو نہیں مولٰے تعالٰی اپنے بندوں کو اعمال صالحہ کی توفیق دیتا ہے پھر اُن میں اعمال صالحہ پیدا فرماتا ہے پھر

اپنے کرم سے انہیں قبول فرماتا ہے پھر اپنی رحمت سے اُن کے عوض جنت دیگا یہ سب اُس کا فضل ہی فضل ہے جب یہ لوگ اپنے اپنے محلوں میں آرام کرلیں گے جنت بہت زیادہ خالی رہے گی تو بے استحقاق والوں کو اپنے محض کرم سے اس میں بھریگا یہ جنت کی بھرتی ہے اور اب بھی بہت جگہ خالی رہے گی تو رب عزوجل اُن روحوں کو کہ دنیا میں نہ بھیجی گئیں جسم عطا فرماکر اُن مکانوں میں بسائے گا یہ بہت آرام سے رہتے نہ دنیا کی صورت دیکھی نہ کوئی تکلیف سہی نہ موت چکھی نہ کوئی عمل کیا فقط اللہ و رسول پر ایمان اور ہمیشہ کے لیے دارالجنان فسبحٰن واسع الرحمۃ ۔

عرض ۔ نیچری اس پر بہت زور دیتے ہیں ڈپٹی نذیر احمد نے تو صاف لکھدیا ہے کہ نجات کے لیے صرف لا الٰہ الا اللہ کافی ہے محمد رسول اللہ کی کچھ حاجت نہیں اور اس پر حدیث من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ سے سند لاتے ہیں حدیث کا کیا مطلب ہے ۔

ارشاد ۔ حدیث حق ہے اور زعم خبیث کفر ۔ لا الٰہ الا اللہ کلمہ طیبہ کا علم ہے جس سے پورا کلمہ مراد ہے اگر کہیے الحمد سات بار کہو یا قل ہو اللہ گیارہ بار کہو کیا اس سے صرف لفظ الحمد یا لفظ قل ہو اللہ مراد ہوگی ہرگز نہیں بلکہ پوری سورتیں کہ اختصاراً جن کے یہ نام ہیں ۔ کلمہ طیبہ کا اختصار لا الٰہ نہیں ہوسکتا تھا کہ نفی محض بلا استثنار تو معاذ اللہ کلمہ کفر ہے لاجرم نصف کلمہ اس کا اختصار ہوا یہ ایک ظاہر جواب ہے اور میرے نزدیک تو حقیقت امر یہ ہے کہ بیشک صرف لا الٰہ الا اللہ نجات کا ضامن ہے اور اسی سے وہ ملعون قول کہ محمد رسول اللہ کی معاذ اللہ حاجت نہیں کفر خالص ہے لا الٰہ الا اللہ سے فقط الفاظ مراد نہیں بلکہ اس کے معنی کی تصدیق سچے دل سے ایمان لانا کہ جس ذات جامع جمیع کمالات منزہ از جمیع عیوب و نقائص کا علم پاک واقع میں اللہ ہے جس نے سچی کتابیں اتاریں سچے

حدیث من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ [illegible]

رسول نہ بھیجے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو افضل الرسل و خاتم النبیین کیا وہ جس کے کلام کا ایک ایک حرف یقینی قطعی حق ہے جس میں کذب یا سہو یا خطا کا اصلاً کسی طرح امکان نہیں جس نے اللہ کو اس طرح پہچانا اُسی نے اللہ کو جانا اُسی نے لا الہ الا اللہ مانا اور جسے ضروریات دین سے کسی بات میں شک یا شبہ ہے اُس نے نہ ہرگز اللہ کو جانا نہ لا الہ الا اللہ مانا مثلاً جو شخص لا الہ الا اللہ پر ایمان کا دعوی رکھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ مانے وہ ایسے کی توحید کی گواہی دیتا ہے ایسے کو اللہ سمجھا ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ بھیجا اور وہ ہرگز اللہ نہیں اس نے اپنے خیال میں اک باطل تصور جما کر اُس کا نام اللہ رکھ لیا ہے یہ اللہ پر مومن نہیں بلکہ اللہ کے ساتھ مشرک ہے اللہ یقیناً وہ ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا تو اللہ پر ایمان وہی لائیگا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے اس پر تمام ضروریات دین کو قیاس کر لو مثلاً جو اللہ کا مقر اور قیامت کا منکر ہے یقیناً اللہ کا منکر اور اُس اقرار میں مشرک ہے تو ایسے کو اللہ ٹھہرایا جو قیامت نہ لائے گا حالانکہ اللہ وہ ہے کہ قیامت جس کا سچا وعدہ ہے وعلی ہذا القیاس اب بفضلہ تعالیٰ معنی بے تکلف صحیح ہو گئے لہذا اپنے رسالہ باب العقائد والکلام میں ثابت کیا ہے کہ کفر صرف جہل باللہ کا نام ہے جو اللہ کو صحیح طور پر جانتا مانتا ہے کافر نہیں ہو سکتا اور جو کافر ہے اللہ کو ہرگز نہیں جان سکتا اگرچہ کتنا ہی بڑا دعویٰ علم و معرفت کا کرے جیسے دیوبندیہ و وہابیہ و مرزائیہ و امثالہم خذلہم اللہ تعالیٰ۔

عرض۔ اُن لوگوں کی نسبت کہ اگر بد مذہب عالم سے ملنے کو منع کیا جائے تو کہیں عالم عالم سب ایک ہیں۔

ارشاد۔ اُن کا شمار بھی اُنھیں میں سے ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے ومن یتولہم منکم فانہ منہم تم میں جو اُن سے دوستی رکھیگا وہ بیشک اُنھیں میں سے ہے

پ ۶ ع ۱۲ سورۃ المائدہ

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں الاعداء ثلثۃ عدوک وعدو صدیقک وصدیق عدوک دشمن تین ہیں ایک تیرا دشمن ایک تیرے دوست کا دشمن اور ایک تیرے دشمن کا دوست یونہی اللہ عزوجل کے دشمن تینوں قسم ہیں ایک تو ابتداءً اس کے دشمن وہ کافران اصلی ہیں فان اللہ عدو للکفرین دوسرے وہ کہ محبوبانِ خدا کے دشمن ہیں جیسے دیوبندیہ مرزائیہ وہابیہ روافض تیسرے وہ کہ ان دشمنوں میں کسی کے دوست ہیں یہ سب اعداء اللہ ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

عرض۔ حضور ہم لوگوں کو بھی چاہیے کہ ان کو اپنا دشمن جانیں۔

ارشاد۔ ہر مسلمان پر فرض اعظم ہے کہ اللہ کے سب دوستوں سے محبت رکھے اور اس کے سب دشمنوں سے عداوت رکھے یہ ہمارا عین ایمان ہے۔

(اسی تذکرہ میں فرمایا) بحمد اللہ تعالیٰ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اللہ کے سب دشمنوں سے دلی سخت نفرت ہی پائی ایک بار اپنے دیہات کو گیا تھا کوئی دیہی مقدمہ پیش آیا جس میں چوپال کے تمام ملازموں کو بدایوں جانا پڑا میں تنہا رہا اس زمانہ میں معاذ اللہ درد قولنج کے دورے ہوا کرتے تھے اس دن ظہر کے وقت سے درد شروع ہوا اسی حالت میں جس طرح بنا وضو کیا اب نماز کو نہیں کھڑا ہوا جاتا رب عزوجل سے دعا کی اور حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگی مولیٰ عزوجل مضطر کی پکار سنتا ہے میں نے سنتوں کی نیت باندھی درد بالکل نہ تھا جب سلام پھیرا اسی شدت سے تھا فوراً اٹھکر فرضوں کی نیت باندھی درد جاتا رہا جب سلام پھیرا وہی حالت تھی بعد کی سنتیں پڑھیں درد موقوف اور سلام کے بعد پھر بدستور میں نے کہا اب عصر تک ہوتا رہے پلنگ پر لیٹا کروٹیں لیتا تھا کہ درد سے کسی پہلو قرار نہ تھا اتنے میں سامنے سے اسی گاؤں کا ایک برہمن کہ خبیث بزعم خود قریب توحید کا قائل اور براہ مکر و فریب میرے خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کی طرف مائل بنتا تھا) گزرا چھاٹک کھلا ہوا تھا مجھے دیکھکر اندر آیا اور میرے

پیٹ پر ہاتھ رکھکر پوچھا کیا یہاں درد ہے مجھے اُس کا نجس ہاتھ بدن کو لگنے سے انتہا درجہ وحشت ونفرت پیدا ہوئی کہ درد کو بھول گیا اور یہ تکلیف اُس سے بڑھکر معلوم ہوئی کہ ایک کافر کا ہاتھ میرے پیٹ پر ہے ایسی عداوت رکھنا چاہیئے۔

عرض۔ اکثر لوگ بدمذہبوں کے پاس جان بوجھکر بیٹھتے ہیں اُن کے لیئے کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ حرام ہے اور بدمذہب ہو جانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لیئے زہر قاتل رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم اُنھیں اپنے سے دور کرو اور اُن سے دور بھاگو وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈالیں اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کذاب پر اعتماد کرتا ہے انھا اکذب شئ اذا حلفت فکیف اذا وعدت نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھکر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے صحیح حدیث میں فرمایا جب دجال نکلے گا کچھ اُسے تماشے کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مستقیم ہیں ہمیں اُس سے کیا نقصان ہوگا وہاں جا کر ویسے ہی ہو جائیں گے۔ حدیث میں ہے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "میں حلف کہتا ہوں کہ جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اُس کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا" سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہمارا ایمان اور پھر حضور کا حلف سے فرمانا۔ دوسری حدیث ہے "جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ اُنھیں میں سے ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں نقل فرماتے ہیں ایک شخص روافض کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب اُس کی نزع کا وقت آیا لوگوں نے حسب معمول اُسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی کہا نہیں کہا جاتا پوچھا کیوں کہا یہ دو شخص کھڑے کہہ رہے ہیں تو اُن کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر کو بُرا کہتے تھے اب یہ چاہتے ہیں کہ کلمہ

ف بدمذہبوں سے میل جول کی ممانعت
ف اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا [illegible] کذاب ہے

پڑھا لکھا اُٹھے ہرگز نہ پڑھتے دیں گے یہ نتیجہ ہے بد مذہبوں کے پاس بیٹھنے کا جب صدیق و فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے بدگویوں سے میل جول کی یہ شامت ہے تو قادیانیوں اور وہابیوں اور دیوبندیوں کے پاس نشست برخاست کی آفت کس قدر شدید ہوگی اُن کی بدگوئی صحابہ تک ہے ان کی انبیا اور سید الانبیا اور اللہ عزوجل تک۔

عرض۔ اگر ملازم ہے اور خوشامد میں لگا رہے۔

ارشاد۔ اتنا برتاؤ رکھو اللہ و رسول کے دشمنوں سے جتنا اپنے دشمنوں سے رکھتے ہو۔

عرض۔ حضور مجذوب کی کیا پہچان ہے۔

ارشاد۔ سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کریگا حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ و قاضی و اکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لیے گئے انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی التجا و زاری حد سے گزری ایک پتھر اُٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب موںھ اُٹھا کر فرمایا مینھ بھیجیے یا اپنا سہاگ لیجیے یہ کہنا تھا کہ گھٹا ئیں پہاڑ کی طرح اُمڈیں اور جل تھل بھر دیے ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے اُدھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے اُنھیں دیکھکر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردانہ لباس پہنیے اور نماز کو چلیے اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اُتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لیے خطبہ سُنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مریگا اور یہ مجھے بیوہ کیے دیتے ہیں اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سُرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں اندھی تقلید کے طور پر ان کے مزار کے بعض مجاوروں کو دیکھا کہ اتباع

دشمنانِ خدا و رسول سے بیزار رہنا واجب ہے

مجذوب کی پہچان

حضرت سیدی موسیٰ سہاگ کا اتباع شریعت

بالیاں کڑے جوشن پہنتے ہیں یہ گمراہی ہے صدق صاحب تحقیق اور اُن کا مقلد زندیق۔

عرض۔ سچے وجد کی کیا پہچان ہو۔

ارشاد۔ یہ کہ فرائض و واجبات میں مخل نہ ہو حضرت سید ابوالحسین احمد نوری پر وجد طاری ہوا تین شبانہ روز گزر گئے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمعصر تھے کسی نے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حالت عرض کی فرمایا نماز کا کیا حال ہے عرض کی نمازوں کے وقت ہوشیار ہو جاتے ہیں اور پھر وہی کیفیت طاری ہو جاتی ہے فرمایا الحمد للہ اُن کا وجد سچا ہے (اس کے بعد فرمایا) نماز جب تک عقل باقی ہے کسی وقت میں معاف نہیں۔ رمضان شریف کے روزے حالت سفر میں یا مرض میں کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں اجازت ہے کہ قضا کرے اسی طرح زکاۃ صاحب نصاب پر اور حج صاحب استطاعت پر فرض ہے لیکن نماز سب پر بہر حال فرض ہے یہاں تک کہ کسی حاملہ عورت کے نصف بچہ پیدا ہو لیا ہے اور نماز کا وقت آ گیا تو ابھی نفساء نہیں حکم ہے کہ گڑھا کھودے یا دیگ پر بیٹھے اور اس طرح نماز پڑھے کہ بچے کو تکلیف نہ ہو یا بیمار ہے کھڑے ہونے کی طاقت نہیں دیوار یا عصا یا کسی شخص کے سہارے کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور اگر اتنی دیر کھڑا نہیں رہ سکتا تو جتنی دیر ممکن ہو قیام فرض ہے اگرچہ اسی قدر کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہہ لے اور بیٹھ جائے اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو لیٹے لیٹے اشاروں سے پڑھے۔ حضور نماز کی کثرت فرماتے یہاں تک کہ پائے مبارک سوجھ جاتے صحابہ کرام عرض کرتے حضور اس قدر کیوں تکلیف گوارا فرماتے ہیں مولیٰ تعالیٰ نے حضور کو ہر طرح کی معافی عطا فرمائی ہے فرماتے افلا اکون عبدا شکورا تو کیا میں کامل شکر گزار بندہ نہ ہوں یہاں تک کہ رب عزوجل نے خود ہی بکمال محبت ارشاد فرمایا طٰہٰ ما انزلنا علیک القراٰن لتشقٰی اے پیارے چودھویں رات کے چاند ہم نے تم پر قرآن اس لیے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو غرض نماز مرتے وقت تک معاف نہیں رب عزوجل

سچے وجد کی پہچان

نماز فرضیہ کسی وقت معاف نہیں

فرماتا ہے فاعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین اے بندے اپنے رب کی عبادت کیے جا یہاں تک کہ تجھے موت آئے۔ ایک صاحب صالحین سے تھے بہت ضعیف ہو گئے پنجگانہ مسجد کی حاضری نہ چھوڑتے ایک شب عشا کی حاضری میں گر پڑے چوٹ آئی بعد نماز عرض کی الٰہی اب میں بہت ضعیف ہوا بادشاہ اپنے بوڑھے غلاموں کو خدمت سے آزاد کر دیتے ہیں مجھے آزاد فرما ان کی دعا قبول ہوئی مگر یوں کہ صبح اٹھے تو مجنون تھے یعنی جب تک عقل تکلیفی باقی ہے نماز معاف نہیں سمجھا ذہیبا کہ نماز نہیں چھوڑتے اگرچہ لوگ انہیں پڑھتے نہ دیکھیں کسی نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت سیدی قضیب البان موصلی قدس سرہ کی شکایت کی کہ ان کو کبھی نماز پڑھتے نہ دیکھا ارشاد فرمایا اس سے کچھ نہ کہو اس کا سر ہر وقت خانہ کعبہ میں سجدہ میں ہے۔

عرض۔ مرد کو چوٹی رکھنا جائز ہے یا نہیں بعض فقیر رکھتے ہیں۔

ارشاد۔ حرام ہے حدیث میں فرمایا لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال اللہ کی لعنت ہے ایسے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت رکھیں اور ایسی عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں۔

عرض۔ ولد الحرام کے پیچھے نماز ہو جائے گی یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر اس سے علم و تقویٰ میں زیادہ یا اس کی مثل جماعت میں موجود ہو تو اُسے امام بنانا نہ چاہیے ہاں اگر یہی سب حاضرین سے علم و تقویٰ میں زائد ہو تو اسی کو امام بنایا جائے۔

عرض۔ حضور اس میں بچہ کا کیا قصور ہے۔

ارشاد۔ شرع کو تکثیر جماعت کا بڑا لحاظ ہے امام میں جب کوئی ایسی بات ہو جس سے قوم کو نفرت اور باعث تقلیل جماعت ہو اس کی امامت ناپسند ہے اگرچہ اس کا قصور نہ ہو ولہٰذا جس کے بدن پر برص کے داغ بکثرت ہوں اس کی امامت مکروہ ہے تنزیہی۔

ہی کے لحاظ سے مستحب ہے کہ اور فضائل میں مساوات کے بعد امام خوبصورت خوش گلو ہو (پھر فرمایا) نماز کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے عوام بیچارے کس گنتی میں بعض بڑے بڑے عالم جو کہلاتے ہیں اُن کی نماز صحیح نہیں ہوتی (پھر فرمایا کہ) عبادت محض لوجہ اللہ ہونا چاہیے کبھی اپنے اعمال پر نازاں نہو کہ کسی کے عمر بھر کے اعمال حسنہ اُس کی کسی ایک نعمت کا جو اُس نے اپنی رحمت سے عطا فرمائی ہیں بدلہ نہیں ہوسکتے

ایک عابد کی حکایت

اگلی اُمتوں میں ایک بندہ خدا بیچ سمندر میں ایک پہاڑ پر جہاں انسان کا گزر نہ تھا رات دن عبادت الٰہی میں مشغول رہتے رب عزوجل نے اُس پہاڑ پران کے لیے انار کا ایک درخت اُگا یا اور ایک شیریں چشمہ نکالا انار کھاتے اور وہ پانی پیتے عبادت کرتے چار سو برس اسی طرح گزارے ظاہر ہے کہ جب انسان بالکل تن تنہا زندگی بسر کرے اور کوئی دوسرا نہ ہو تو نہ جھوٹ بول سکتا ہے نہ کسی کی غیبت کرسکتا ہے نہ چوری نہ اور کوئی قصور کرسکتا ہے جس کا تعلق دوسرے سے ہو اور اکثر گناہ وہی ہیں غرض جب اُن کے نزع کا وقت آیا حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے اُنھوں نے کہا اتنی اجازت دیجیے کہ میں وضو تازہ کرکے دو رکعت نماز پڑھ لوں جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ میں جاؤں قبض روح کرلینا اُنھوں نے فرمایا میں تمہارے لیے اتنی اجازت لایا ہوں اُنھوں نے وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی دوسری رکعت کے سجدہ میں انتقال ہوا بدن اُن کا سلامت ہے اب تک ویسے ہی سجدہ میں ہیں جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ہم جب آسمان سے اُترتے یا آسمان کو جاتے ہیں انھیں اُسی طرح سربسجود دیکھتے ہیں یہ بندہ خدا جب قیامت کے روز حاضر ہوں گے عبادت کے سوا نامۂ اعمال میں کوئی گناہ تو ہوگا ہی نہیں حساب و میزان کی کیا حاجت رب العزۃ ارشاد فرمائے گا ادخلوا عبدی الجنۃ برحمتی میرے بندے کو میری جنت میں میری رحمت سے لیجاؤ اُن کے

موںھ سے نکلے گا "اے رب میرے بلکہ میرے عمل سے" یعنی میں نے عمل ہی ایسے کیے جن سے مستحق جنت ہوں ارشاد ہوگا لوٹاؤ اور میزان کھڑی کرو اس کی چار سو برس کی عبادت ایک پلّے میں اور ہماری نعمتوں سے جو ہم نے اسے چار سو برس میں دیں صرف آنکھ کی نعمت دوسرے میں رکھو وزن کیا جائیگا ان کے چار سو برس کے اعمال سے ایک یہ نعمت کہیں زیادہ ہوگی ارشاد ہوگا اذھبوا بعبدی الی ناری بعدلی میرے بندے کو میرے جہنم میں لیجاؤ میرے عدل سے اس پر گھبرا کر عرض کریگا نہیں اے رب میرے بلکہ تیری رحمت سے ارشاد ہوگا اذھبوا بعبدی الی جنتی برحمتی میرے بندے کو میری جنت میں میری رحمت سے لیجاؤ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کی پرسش ہوگی۔ (اس کے بعد کچھ اور واقعات حشر کا بیان فرمایا کہ) سب اولین و آخرین جمع ہونگے اور اس دن ذرّہ ذرّہ کا حساب ہوگا بعض مسلمین بھی اپنے معاصی پر معذب کیے جائیں گے کوئی مسلمان پوری سزا نہ پائیگا سزا پوری ہونے سے پہلے ہی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت انھیں نجات دلادے گی سزا اگر پوری ہولینی، تو نجات آپ ہی ہوتی شفاعت کا کیا دخل ہوتا لیکن شفاعت انھیں بخشوائے گی تو ثابت کہ سزا پوری نہ ہونے پائے گی (پھر فرمایا) ایک بندہ حاضر ہوگا رب العزۃ کا حکم ہوگا اس کا نامۂ اعمال اسے دیا جائیگا وہ تو مارِ حد نگاہ تک طویل اور بھرا گناہوں سے بھرا ہوگا اپنا نامۂ اعمال خود وہ پڑھیگا اس میں صغائر و کبائر سب لکھے ہونگے یہ چھوٹے چھوٹے گناہ ظاہر کریگا اور کبائر کو چھوڑتا جائیگا رب عزوجل فرمائے گا پڑھ لیا کہے گا ہاں سب پڑھ لیا فرمائیگا اے میرے فرشتو اس کے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی لکھو اس وقت چلا اٹھے گا کہ الٰہی میرے بڑے گناہ تو رہ ہی گئے ہیں تو صرف صغائر پڑھے یہ سب صدقہ ہے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حدیث میں ہے جب آیہ کریمہ نازل ہوئی ولسوف یعطیك

ربک فترضی البتہ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذن لا ارضی و واحد من امتی فی النار ایسا ہے تو میں راضی نہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی نار میں رہا۔ روز قیامت دار و غہ دوزخ علیہ الصلاۃ والسلام حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی شفاعتیں دیکھکر عرض کردینگے حضور نے اپنی امت میں غضب الٰہی کا کوئی حصہ نہ چھوڑا (پھر فرمایا) قیامت کے روز دو بندے دوزخ سے نکالے جائینگے رب عزوجل فرمائے گا جو کچھ تمہیں پہنچا تمہارے اعمال کا بدلا تھا میں کسی پر ظلم نہیں کرتا تم پھر جہنم میں چلے جاؤ۔ ان میں سے ایک تو دوڑتا ہوا جہنم کی طرف جائیگا اور دوسرا آہستہ حکم ہوگا واپس لاؤ اس شتابی اور آہستگی کا سبب پوچھ جلدی کرنے والا عرض کریگا اے رب میر نافرمانی کے سبب جو کچھ دیکھ چکا تھا کیا اب بھی نافرمانی کرتا دوسرا عرض کریگا الٰہی مجھے امید نہ تھی کہ جہنم سے نکالکر مجھے پھر اس میں بھیجے گا حکم ہوگا دونوں کو جنت میں لیجاؤ۔

عرض۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عالم کی صحبت میں بیٹھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے۔

ارشاد۔ حدیث میں تو یہ فرمایا ہے اغد عالما او متعلما او مستمعا او محبا ولا تکن الخامس فتہلک اس حال میں صبح کر کہ تو عالم ہو یا متعلم یا عالم کی باتیں سننے والا یا عالم کا محب اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہو جائیگا۔

عرض۔ زید نے اپنی عورت کو طلاق مغلظہ دیدی علما سے استفتا پوچھا حلالہ کا حکم ملا اگر بغیر حلالہ رجعت کر لے۔

ارشاد۔ حرام قطعی ہے جب عدت گزر لے اور مطلقہ کا نکاح دوسرے شخص سے ہو اور وہ اس سے ہم بستر ہو پھر وہ طلاق دے اور پھر عدت گزرے اس کے بعد زید سے نکاح ہو سکتا ہے بغیر اس کے زنا رخالص ہوگا (اسی سلسلے میں فرمایا) ایک صحابیہ کو ان کے شوہر نے مغلظہ طلاق دیدی ان بیوی نے دوسرے سے نکاح کر لیا اور

بلا ہم بستر ہوئے خدمت اقدس میں جا کر عرض کی کہ اگر وہ طلاق دیدے تو اب میں پہلے سے نکاح کر سکتی ہوں ارشاد فرمایا لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک تو رب العزۃ نے یہ تازیانہ رکھا ہے کہ لوگ تین طلاقیں دینے سے خوف کریں اور اس سے باز رہیں لیکن پھر بھی خیال نہیں کرتے ہیں تو در کنار حسب دینے پر آتے ہیں تو بیشمار طلاقیں دیتے ہیں۔

عرض۔ حضور اگر عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کے شوہر کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں نہ وہ کندھا دے نہ مونھ دیکھے۔

ارشاد۔ یہ مسئلہ جہلا میں بہت مشہور ہے اور بالکل بے اصل ہے ہاں بے حائل اس کے جسم کو بیشک ہاتھ نہیں لگا سکتا باقی کندھا بھی دے سکتا ہے اور قبر میں بھی اتار سکتا ہے اور اگر موت ایسی جگہ آئے جہاں میاں بیوی کے سوا کوئی اور نہو تو شوہر خود اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر میت کو تیمم کرائے لیکن عورت کو بلا کسی شرط کے اپنے شوہر مردہ کو چھونے کی اجازت ہے۔

عرض۔ زید اگر فوت ہو گیا منکوحہ نے اس کے روپے سے مسجد بنوا دی اور اس کے بہن بھائی کو محروم رکھا۔

ارشاد۔ اگر اس کا مہر اتنا تھا کہ زید کا متروکہ اس کے مہر میں مستغرق ہوتا تو اختیار تھا ورنہ اپنے مہر و حصہ سے زائد غصب ہے۔

عرض۔ اگر کسی مرید کی اپنے شیخ سے زیادہ رسائی ہو اس پر اس کے پیر بھائی رنج رکھیں۔

ارشاد۔ یہ حسد ہے جو لیجاتا ہے جہنم میں رب العزۃ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کو یہ رتبہ دیا کہ تمام ملائکہ سے سجدہ کرایا شیطان نے حسد کیا وہ جہنم میں گیا دنیا میں اگر کسی کو اپنے سے زیادہ دیکھے شکر بجا لائے کہ مجھے اتنا مبتلا نہ کیا اور دین میں دیکھے تو اس کی دست بوسی کرے اسے مانے کسی پر حسد کرنا

رب العزت پر اعتراض ہے کہ اسے کیوں زیادہ دیا اور مجھے کیوں کم رکھا۔

عرض - تعزیہ داری میں لہو ولعب سمجھ کر جائے تو کیسا ہے۔

ارشاد - نہیں چاہیے ناجائز کام میں جس طرح جان مال سے مدد کریگا یونہی سواد بڑھا کر بھی مددگار ہوگا ناجائز بات کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے بندر نچانا حرام ہے اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے درمختار و حاشیہ علامہ طحطاوی میں ان مسائل کی تصریح ہے آج کل لوگ ان سے غافل ہیں متقی لوگ جن کو شریعت کی احتیاط ہے ناواقفی سے ریچھ یا بندر کا تماشا یا مرغوں کی پالی دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اس سے گنہگار ہوتے ہیں۔

حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر کوئی مجمع خیر کا ہو اور وہ نہ جانے پایا اور خبر ملنے پر اس نے افسوس کیا تو اتنا ہی ثواب ملیگا جتنا حاضرین کو اور اگر مجمع شر کا ہو اس نے اپنے نہ جانے پر افسوس کیا تو جو گناہ ان حاضرین پر ہوگا وہ اس پر بھی۔

عرض - بزرگان دین کی تصاویر بطور تبرک لینا کیسا ہے۔

ارشاد - کعبہ معظمہ میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل و حضرت مریم کی تصاویر بنی تھیں کہ یہ متبرک ہیں ناجائز فعل تھا حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خود دست مبارک سے انھیں دھو دیا۔

عرض - نماز فجر میں دعاء قنوت پڑھنا کیا اثر رکھتا ہے اور اس کے پڑھنے کا کیا طریقہ ہے۔

ارشاد - اگر معاذ اللہ کوئی نازلہ ہو اور سخت نازلہ عام بلا ہو اور سخت بلا اللہ پناہ میں رکھے طریقہ اس کا یہ ہے کہ دوسری رکعت میں الحمد و سورہ کے بعد اللہ اکبر کہکر امام دعاء قنوت پڑھے اور مقتدی آہستہ آہستہ دعا مانگیں یا آمین کہیں۔

عرض - وضو کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے۔

ارشاد - وضو کرنے جب بیٹھے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ

ف تعزیہ دیکھنا کیسا
ف بندر و ریچھ کا تماشا اور مرغوں کی پالی دیکھنا ناجائز ہے
ف بزرگان دین کی تصاویر بقصد تبرک لینا سخت حرام ہے
ف نماز فجر میں دعاء قنوت
ف ارکان وضو کا مفصل مع ادعیہ

پڑھ لے جو وضو بسم اللہ سے شروع کیا جاتا ہے تمام بدن کو پاک کر دیتا ہے ورنہ جتنے پر پانی گزریگا اتنا ہی پاک ہوگا پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار اس طرح دھوئے کہ پہلے سیدھے ہاتھ کو اُلٹے ہاتھ سے پانی ڈالکر تین بار پھر اُلٹے کو سیدھے ہاتھ سے پانی ڈالکر تین بار اور اس کا خیال رہے کہ اُنگلیوں کی گھائیاں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں پھر تین بار کُلّی ایسی کرے کہ مونھ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے کہ وضو میں اسی طرح کلی کرنا سنت مؤکدہ اور غسل میں فرض ہے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے جلدی جلدی تین بار پیچ پیچ کرلیا یا ناک کی نوک پر تین مرتبہ پانی لگا لیا ایسا کرنے سے وضو میں سنت ادا نہیں ہوتی ایک آدھ بار ایسا کرنے سے تارک سنت اور عادت ڈالنے سے گناہگار و فاسق ہوتا ہے اور غسل میں فرض رہجاتا ہے تو غسل صحیح ہوتا ہی نہیں کہ تمام بانسے تک پانی چڑھانا وضو میں سنت مؤکدہ اور غسل میں فرض ہے داڑھی اگر ہے تو خوب تر کرلے کہ اگر ایک بال کی جڑ بھی خشک رہی اور پانی اس پر نہ بہا تو وضو نہ ہوگا اور مونھ پر پانی لمبائی میں پیشانی کے بالوں کی جڑوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں کان کی ایک لو سے دوسری لو تک پانی بہائیں پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک اس طرح دھوئیں کہ پانی کی دھار کہنی تک بہا پڑتی چلی جائے یہ نہو کہ پہنچے سے تین بار پانی چھوڑ دیا اور وہ کہنی تک بہتا چلا گیا اس طرح کہنی بلکہ کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ بہنے کا احتمال ہے اس کا لحاظ ضروری ہے کہ ایک رونگٹا بھی خشک نہ رہے اگر پانی کسی بال کی جڑ کو تر کرتا ہوا بہ گیا اور بالائی حصہ خشک رہگیا تو وضو نہ ہوگا پھر سر کے بالوں کا مسح کرے چہارم سر کا مسح کرنا فرض ہے اور پورے سر کا سنت ہے دونوں ہاتھوں کا انگوٹھا اور کلمہ کی انگلی چھوڑکر تین تین انگلیوں اور انھیں کے مقابل ہتھیلی کے حصوں سے پیشانی کی جانب سے گدّی تک کھینچتا ہوا لیجائے پھر ہتھیلیوں کا باقی حصہ گدّی سے پیشانی تک لائے اور کلمہ کی انگلیوں کے پیٹ سے کانوں کے پیٹ کا مسح کرے اور انگوٹھوں کے پیٹ سے

کانوں کی پشت کا اور پشت دست سے گردن کے پچھلے حصہ کا گلے پر ہاتھ نہ لائے کہ بدعت ہے پھر دونوں پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک دھوئے اور ہر عضو پہلے داہاں پھر بایاں دھوئے کلی کرتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ الٰہی میری مدد فرما قرآن عظیم کی تلاوت اور اپنے ذکر و شکر اور اچھی عبادت پر۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ الٰہی مجھے جنت کی خوشبو سنگھا اور دوزخ کی بدبو نہ سنگھا منھ دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ الٰہی میرا منھ اجالا کر جس دن کچھ منھ اجالے ہونگے اور کچھ کالے۔ دہنا ہاتھ دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا الٰہی میرا نامۂ اعمال میرے سیدھے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب لے۔ بایاں ہاتھ دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ الٰہی میرے نامۂ اعمال میرے الٹے ہاتھ میں نہ دینا نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے۔ سر کا مسح کرتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ الٰہی مجھے اپنے عرش کے نیچے سایہ دے جس دن سایہ نہیں مگر تیرے عرش کا۔ کانوں کا مسح کرتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ الٰہی مجھے اُن میں کر جو کان لگا کر بات سنتے ہیں پھر اس میں بہتر کی پیروی کرتے ہیں۔ گردن کے مسح میں کہے اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ الٰہی میری گردن دوزخ سے آزاد فرما۔ سیدھا پاؤں دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ الٰہی میرے پاؤں صراط پر جما جس دن قدم پھسلیں۔ اُلٹا دھوتے وقت کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ الٰہی میرا گناہ معاف کر اور میری کوشش ٹھکانے لگا اور میری سوداگری ضائع نہ کر اور ہر عضو دھونے کے بعد درود شریف پڑھے ختم وضو کے بعد آسمان کی طرف منھ اُٹھا کر کلمۂ شہادت پڑھے پھر کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ

وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اٰلٰہی مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں سے کر اور مجھے ستھرا ہونے والوں میں سے کر جنت کے آٹھوں دروازے اُس کے لیے کھول دیے جائیں گے (اسی سلسلہ میں فرمایا) ایک مرتبہ گاؤں جانے کا اتفاق ہوا ایک عالم میرے ساتھ تھے فجر کی نماز کے لیے اُنھوں نے وضو کیا بھووں سے چہرہ پہ پانی ڈالا جب اُن سے کہا گیا تو فرمایا جلدی کی وجہ سے کہ وقت نہ جائے میں نے کہا تو بلا وضو ہی پڑھیے گا۔ مجھے خیال رہا ظہر کے وقت دیکھا اُنھوں نے اس وقت بھی ایسا ہی کیا میں نے کہا اب تو وقت نہ جاتا تھا۔ آج کل لوگوں کی عام طور سے یہی عادت ہے۔ غسل میں جسقدر احتیاط چاہیے آج کل اُتنی ہی بے احتیاطی ہے اللہ معاف فرمائے (پھر فرمایا) نماز میں سجدہ کرتے ہیں کہ پاؤں کی اُنگلیوں کے سرے زمین پہ لگتے ہیں حالانکہ حکم ہے کہ پیٹ لگے ایک اُنگلی کا پیٹ لگنا فرض اور سب کا سنت ہے پھر صرف ناک کی نوک پر سجدہ کرتے ہیں حالانکہ حکم ہے کہ جہاں تک ہڈی کا سخت حصّہ ہے لگنا چاہیے عموماً دیکھا جاتا ہے کہ رکوع سے ذرا سر اُٹھایا اور سجدہ کی طرف چلے گئے سجدے سے ایک بالشت سر اُٹھایا یا بہت ہوا ذرا اُٹھا لیا اور وہیں دوسرا سجدہ ہو گیا۔ حالانکہ پورا سیدھا کھڑا ہونا اور بیٹھنا چاہیے اس طرح اگر ٦٠ برس نماز پڑھے گا قبول نہ ہو گی ایک شخص مسجد اقدس میں حاضر ہوا اور بہت تیزی سے جلدی جلدی نماز پڑھی بعد نماز حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا وعلیک السلام ارجع فصل فانک لم تصل واپس جا پھر پڑھ کہ تو نے نماز نہ پڑھی اُنھوں نے دوبارہ ویسے ہی پڑھی پھر یہی ارشاد ہوا آخر میں اُنھوں نے عرض کی قسم اُس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے ایسی ہی آتی ہے حضور فرمائیں "فرمایا" رکوع وسجود باطمینان کر اور رکوع سے سیدھا کھڑا ہو اور دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ"

عرض۔ حضور جس میں ٩٩ باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی اُس کے لیے کیا حکم ہے۔

ارشاد - کافر ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایک سجدہ کرے اللہ کو اور ۹۹ مہادیو کو تو مسلمان رہے گا - اگر ۹۹ سجدے اللہ کو اور ایک بھی مہادیو کو کیا تو کافر ہو جائیگا گلاب میں ایک قطرہ پیشاب کا ڈالا جائے وہ پاک رہے گا یا ناپاک اتفاقاً ایک سفر میں کسی کا ناقہ گم ہو گیا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں جنگل میں ہے اس کی مہار پیڑ سے اٹک گئی ہو زید ابن لصیت منافق نے کہا محمد (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہتے ہیں کہ ناقہ فلاں جنگل میں ہے حضور غیب کی خبر کیا جانیں قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد اللہ نے ۹۹ نہ گنیں ایک گنی ارشاد علما یوں ہے کہ کسی سے کوئی کلمہ صادر ہو جس کے سو معنے ہو سکتے ہوں ۹۹ پر کفر لازم آتا ہو اور ایک پہلو اسلام کی طرف جاتا ہو اس کے کفر کا حکم نہ کریں گے جب تک معلوم نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر مراد لیا مسئلہ تو یہ تھا اور ان دیوبندیوں نے کیا سے کیا کر لیا اس کا بہت واضح و روشن بیان ہماری کتاب تمہید ایمان بآیات قرآن میں ہے اور یہاں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو مطلقاً غیب کا منکر ہو وہ کافر ہو گیا جو لفظ اس منافق نے کہے جیسے قرآن عظیم نے فرمایا تو بہانے نہ بنا تو کافر ہو چکا یہی تو تھا کہ رسول غیب کیا جانے بعینہ یہی تقویۃ الایمان میں لکھا کہ "غیب کی باتیں اللہ جانے رسول کو کیا خبر"۔

عرض - محرم کی مجالس میں جو مرثیہ خوانی وغیرہ ہوتی ہے سننا چاہیے یا نہیں۔

ارشاد - مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی کتاب جو عربی میں ہے وہ یا حسن میاں مرحوم میرے بھائی کی کتاب آئینہ قیامت میں صحیح روایات ہیں انھیں سننا چاہیے باقی غلط روایات کے پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے۔

عرض - اور ان مجالس میں رقت آنا کیسا۔

مسلمان ہونے کا معیار

مرثیہ خوانی

ف ذکر شہادت میں رقت آنا کیسا

ارشاد - رقت آنے میں حرج نہیں باقی رفضہ کی سی حالت بنا ناجائز نہیں کہ من تشبہ بقوم فھو منھم نیز حق سبحنہ نے نعمتوں کے اعلان کو فرمایا اور مصیبت پر صبر کا حکم دیا ہے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ۱۲ ربیع الاول شریف یوم دو شنبہ کو ہے اور اسی میں وفات شریف ہے تو ائمہ نے خوشی و مسرت کا اظہار کیا غم پروری کا حکم شریعت نہیں دیتی۔

ف نعلین کی روایت موضوع ہے

عرض - یہ صحیح ہے کہ شب معراج مبارک جب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرش بریں پر پہنچے نعلین پاک اُتارنا چاہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وادی ایمن میں نعلین شریف اُتارنے کا حکم ہوا تھا فوراً غیب سے ندا آئی اے حبیب تمہارے مع نعلین شریف رونق افروز ہونے سے عرش کی زینت وعزت زیادہ ہوگی۔

ارشاد - یہ روایت محض باطل وموضوع ہے۔

ف براق کے متعلق ایک بے اصل روایت

عرض - شب معراج جب براق حاضر کیا گیا حضور آبدیدہ ہوئے حضرت جبریل نے سبب پوچھا فرمایا آج میں براق پر جارہا ہوں کل قیامت کے دن میری امت برہنہ پا پل صراط کی راہ طے کریگی یہ تقاضائے محبت وشفقت امت کے موافق نہیں ارشاد باری ہوا یوں ہیں ایک ایک براق بروز حشر تمہاری ہر امتی کی قبر پر بھیجیں گے یہ روایت صحیح ہے یا نہیں۔

ارشاد - بالکل بے اصل ہے ایسی ہی اور بھی بہت سی روایات بالکل بے اصل وبیہودہ ہیں کیا کہا جائے۔

ف کھانے میں اور ہر کام میں بسم اللہ پڑھ لو ورنہ شیطان شریک ہو جائے گا

عرض - کھانے کے وقت شروع میں بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے۔

ارشاد - ہاں کافی ہے بغیر بسم اللہ شیطان اُس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے رب العزۃ نے اُس سے فرمایا شارکھم فی الاموال والاولاد مال واولاد میں اُن کا شریک ہو جو بغیر بسم اللہ کھائے پیے اُس کے کھانے پینے میں شیطان شریک ہوتا ہے اور بغیر بسم اللہ عورت کے پاس جائے اُس کی اولاد میں شیطان کا ساجھا ہوتا ہے حدیث

ہیں ایسوں کو مغربین فرمایا جو انسان و شیطان کے مجموعی نطفہ سے بنتے ہیں اگر کھانے کی ابتدا میں بھول جائے اور درمیان میں یاد آجائے فوراً بسم اللہ علی اولہ و آخرہ پڑھے کہ شیطان اسی وقت قے کر دیتا ہے اور بفضلہ میں بھوکا ہی مارتا ہوں یہاں تک کہ پان کھاتے وقت بسم اللہ اور جب چھالیہ منہ میں ڈالی تو بسم اللہ شریف ہاں حقہ پیتے وقت نہیں پڑھنا طحطاوی میں اس سے ممانعت لکھی ہے وہ خبیث اگر اس میں شریک ہوتا ہو تو ضرر رہی پاتا ہوگا کہ عمر بھر کا بھوکا پیاسا اس پر دھوئیں سے کلیجہ جلنا بھوک پیاس میں حقہ بہت برا معلوم ہوتا ہے (پھر فرمایا) شیطان ہر وقت تمہاری گھات میں ہے اس سے غافل کسی وقت نہ ہو۔

عرض۔ بدگمانی کیا حرام ہے۔

ارشاد۔ بیشک۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے یایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچو بیشک بعض گمان گناہ ہیں۔ اور حدیث صحیح میں فرمایا ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث گمان سے دور رہو کہ گمان سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہے۔ ایک مرتبہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنہا ایک گدڑی پہنے مدینہ طیبہ سے کعبہ معظمہ کو تشریف لیے جاتے تھے اور ہاتھ میں صرف ایک تاملوٹ شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا دل میں خیال کیا کہ یہ فقیر اوروں پر اپنا بار ڈالنا چاہتا ہے یہ وسوسہ شیطانی آنا تھا کہ امام نے فرمایا شفیق بچو گمانوں سے بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ نام بتانے اور وسوسہ دلی پر آگاہی سے نہایت عقیدت ہوگئی اور امام کے ساتھ ہو لیے راستہ میں ایک ٹیلہ پر پہنچکر امام نے اس سے تھوڑا ریت لیکر تاملوٹ میں گھولکر پیا اور شفیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی پینے کو فرمایا انہیں انکار کا چارہ نہ ہوا جب پیا تو ایسے نفیس لذیذ خوشبودار ستو تھے کہ عمر بھر میں نہ دیکھے نہ سنے ایک روز شفیق رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد حرام شریف میں دیکھا کہ وہی صاحب

بدگمانی کی حرمت اور حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت

بیش بہا لباس پہنے درس دے رہے ہیں لوگوں سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں کسی نے کہا ابن رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعفر صادق جب تخلیہ ہوا انھوں نے عرض کیا حضرت یہ کیا بات ہے کہ راہ میں آپ کو ایک گدڑی پہنے دیکھا تھا اور اس وقت یہ لباس دیکھ رہا ہوں آپ نے دامن مبارک اٹھایا کہ وہی گدڑی نیچے زیب تن ہے اور فرمایا کہ وہ تمھارے دکھانے کو ہے اور یہ گدڑی اللہ کے لیے۔

عرض۔ حضور ایک کتاب میں میں نے دیکھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت ریش مبارک میں خضاب تھا۔

ارشاد۔ خضاب سیاہ یا اس کی مثل حرام ہے صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے غیروا ھذا الشیب ولا تقربوا السواد اس سپیدی کو بدل دو اور سیاہی کے پاس نہ جاؤ سنن نسائی شریف کی حدیث میں ہے یاتی ناس یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ کچھ آئیں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے نیلگوں پوٹے وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے تیسری حدیث میں ہے من اختضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیمۃ جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا موُنھ کالا کریگا چوتھی حدیث میں ہے الصفرۃ خضاب المؤمن والحمرۃ خضاب المسلم والسواد خضاب الکافر زرد خضاب مومن کا ہے اور سرخ خضاب مسلم کا اور سیاہ خضاب کافر کا پانچویں حدیث میں ہے ان اللہ یبغض الشیخ الغربیب اللہ دشمن رکھتا ہے بڈھے کوّے کو چھٹی حدیث میں ہے اول من اختضب بالسواد فرعون سب میں پہلے جس نے سیاہ خضاب کیا فرعون تھا دیکھو فرعون کا ہتّیں ڈوبا نیل میں یہ لوگ بھی نیل میں ڈوبتے ہیں سیاہ خضاب صرف مجاہدین کو جائز ہے جیسے جنگ میں رجز پڑھنا اور خود ستائی اُن کو جائز ہے اکڑ کر چلنا اُن کو جائز ہے ریشمی بانے کا دبیز لباس اُن کو پہننا جائز ہے چالیس دن سے زیادہ نہیں اور جسے کے

[illegible]

بال اور ناخن بڑھانا اُن کو جائز ہے اوروں کو یہ سب باتیں حرام ہیں فوجی قانون عام قانون سے جُدا ہوتا ہے اس میں سیاہ خضاب داخل ہے سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجاہد تھے اُنھیں جائز تھا تمکو حرام ہے۔

جاہل پیر کا مرید ہونا حرام ہے

عرض۔ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے۔

ارشاد۔ بلاشبہ۔

عرض۔ اکثر بال بڑھانے والے لوگ حضرت گیسو دراز کو دلیل لاتے ہیں۔

مرد کو عورت کے سے بال رکھنا حرام

ارشاد۔ جہالت ہے نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بکثرت احادیث صحیحہ میں اُن مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں سے مشابہت پیدا کریں اور اُن عورتوں پر جو مردوں سے اور تشبہ کے لیے ہر بات میں پوری وضع بنانا ضرور نہیں ایک ہی بات میں مشابہت کافی ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کو ملاحظہ فرمایا کہ مردوں کی طرح کندھے پر کمان لٹکائے جارہی ہے اس پر بھی یہی فرمایا کہ اُن عورتوں پر لعنت جو مردوں سے تشبہ کریں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو مردانہ جوتا پہنے دیکھا اُس پر بھی یہی حدیث روایت فرمائی کہ مردوں سے تشبہ کرنے والیاں ملعون ہیں جب صرف جوتے یا کمان لٹکانے میں مشابہت موجب لعنت ہے تو عورتوں کے سے بال بڑھانا اُس سے سخت تر موجب لعنت ہوگا کہ وہ ایک خارجی چیز ہیں اور یہ خاص جزو بدن تو شانوں سے نیچے گیسو رکھنا بحکم احادیث صحیحہ ضرور موجب لعنت ہے اور چوٹی گندھوانا اور زیادہ اور اُس میں مباف ڈالنا اور اُس سے سخت تر۔ حضرت سیدی محمد گیسو دراز قدس سرہٗ نے تشبہ نہ کیا تھا ایک گیسو محفوظ رکھا تھا اور اُس کے لیے ایک وجہ خاص تھی کہ اکابر علما و اجلہ سادات سے تھے جوانی کی عمر تھی سادات کی طرح شانوں تک دو گیسو رکھتے تھے کہ اس قدر شرعاً جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے ایک بار سرِ راہ بیٹھے تھے حضرت نصیر الدین محمود چراغ

حضرت سیدی گیسو دراز کی حکایت

دہلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سواری نکلی اُنھوں نے اُٹھ کر زانوئے مبارک پر بوسہ دیا حضرت خواجہ نے فرمایا سید فروترک سید اور نیچے بوسہ دو انھوں نے پائے مبارک پر بوسہ لیا فرمایا سید فروترک انھوں نے گھوڑے کے سُم پر بوسہ دیا ایک گیسو کہ رکاب مبارک میں اُلجھ گیا تھا وہیں اُلجھا رہا اور رکاب سے سُم تک بڑھ گیا حضرت نے فرمایا سید فروترک انھوں نے ہٹ کر زمین پر بوسہ دیا گیسو رکاب مبارک سے جُدا کر کے حضرت تشریف لے گئے لوگوں کو تعجب ہوا کہ ایسے جلیل سید اتنے بڑے عالم نے زانو پر بوسہ دیا اور حضرت راضی نہ ہوئے اور نیچے بوسہ دینے کو حکم فرمایا انھوں نے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور نیچے کو حکم فرمایا گھوڑے کے سُم پر بوسہ دیا اور نیچے کو حکم فرمایا یہاں تک کہ زمین پر بوسہ دیا یہ اعتراض حضرت سید گیسو دراز نے سُنا فرمایا لوگ نہیں جانتے کہ میرے شیخ نے ان چار بوسوں میں کیا عطا فرما دیا جب میں نے زانوئے مبارک پر بوسہ دیا عالم ناسوت منکشف ہو گیا جب پائے اقدس پر بوسہ دیا عالم ملکوت منکشف ہوا جب گھوڑے کے سُم پر بوسہ دیا عالم جبروت منکشف تھا جب زمین پر بوسہ دیا لاہوت کا انکشاف ہو گیا اُس ایک گیسو کو کہ ایسی جلیل نعمت کا یادگار تھا اور آپ سے ایسی تجلی رحمت نے بڑھایا تھا تبرکاً بڑھایا اسے تشبہ سے کیا علاقہ عورتوں کا ایک گیسو بڑا نہیں ہوتا نہ اتنا دراز اور اُس کے محفوظ رکھنے میں یہ راز اس کی سند ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل ہے جب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف شریف فتح فرمایا اذان ہوئی بچوں نے اس کی نقل کی اُن میں ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اُن کی آواز بہت اچھی تھی حضور نے آپ کو بُلایا اور سر پر دست مبارک رکھا اور ان کو مؤذن مقرر فرما دیا انھوں نے برکت کے لیے پیشانی کے اُن بالوں کو جن پر دست اقدس رکھا گیا تھا محفوظ رکھا جس وقت بال کھولے جاتے تو زمین پر آ جاتے تھے اسے بھی تشبہ سے کچھ علاقہ نہیں عورتیں فقط پیشانی کے بال نہیں بڑھاتیں اور اُن کا محفوظ رکھنا اُس برکت کے لیے تھا۔

عرض۔ حضور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا یہ ارشاد ہے کہ اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں۔

ارشاد۔ حضور کا یہ ارشاد نہیں مگر یہ بات ہے ضرور کہ اصل طیب ہیں اخلاق فاضلہ ہوتے ہیں اور رذیل اس کا عکس ہے اسی واسطے عہد ماضی میں سلاطین اسلام رذیلوں کو ضرورت سے زیادہ علم نہیں پڑھنے دیتے تھے اب دیکھو نائیوں اور منہاروں نے علم پڑھکر کیا کیا فتنے پھیلا رکھے ہیں بعض منہار تو سید اور ابن شبیر خدا بن بیٹھے۔

عرض۔ روافض میں شادی کرنا کیسا ہے آج کل عجب قصہ ہے کوئی رافضی کسی کا ماموں ہے اور کسی کا سالا کوئی کچھ کوئی کچھ۔

ارشاد۔ ناجائز ہے۔ ایمان دلوں سے ہٹ گیا ہے اور اللہ و رسول کی محبت جاتی رہی ہے رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین تجھے اگر شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم اُن سے دور بھاگو اور اُنھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈالیں خاص رافضیوں کے بارے میں ایک حدیث ہے یاتی قوم لھم نبز یقال لھم الرافضۃ لا یشھدون جمعۃ ولا جماعۃ ویطعنون علی السلف فلا تجالسوھم ولا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم الحدیث ایک قوم آنے والی ہے اُن کا ایک بدلقب ہوگا اُنھیں رافضی کہا جائیگا نہ جمعہ میں آئیں گے نہ جماعت میں اور سلف صالح کو بُرا کہیں گے تم اُن کے پاس نہ بیٹھنا نہ اُن کے ساتھ کھانا پینا نہ شادی بیاہ کرنا بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جانا مر جائیں تو جنازے پہ نہ جانا۔ ہمارے ہاں ایک شخص تھا اُس کی ایک چچازاد بہن رافضیہ تھی اُس سے نکاح کر لیا علماء کرام نے سُن کر طعن زنی

کی کہا میں نے تو اس لیے نکاح کر لیا ہے کہ اُس کو اپنے مذہب پر لے آؤں گا ایک سال نہ گزرا تھا کہ خود خارجی ہو گیا ؎

شد غلام کہ آب جو آرد　　آب جو آمد و غلام ببرد

ع شکار کرنے چلے تھے شکار ہو بیٹھے۔ یہ سب اُس صورت میں ہے کہ وہ رافضی یا رافضیہ جس سے شادی کی جائے بعض اگلے روافض کی طرح صرف بدمذہب ہو دائرۂ اسلام سے خارج نہ ہو آج کل کے روافض تو عموماً ضروریات دین کے منکر اور قطعاً مرتد ہیں اُن کے مرد یا عورت کا کسی سے نکاح ہو سکتا ہی نہیں ایسے ہی وہابی قادیانی دیوبندی نیچری چکڑالوی جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا ءِ خالص ہوگا اور اولاد ولد الزنا عالمگیریہ میں ظہیریہ سے ہے احکامھما احکام المرتدین اُسی میں ہے لا یجوز نکاح المرتد مع مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ ولا مرتدۃ وکذا لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد۔

عرض۔ حضور صلح کل والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تہذیب کے خلاف ہے اگر کوئی اپنے پاس ملنے آئے اور اُس سے نہ ملا جائے۔

ارشاد۔ تہذیب سے اگر تہذیب نیچری مراد ہے کہ وہ تہذیب نہیں تخریب ہے اور اگر تہذیب اسلامی مقصود تو جن سے ہم نے تہذیب سیکھی وہی منع فرماتے ہیں ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم اُن سے دور بھاگو اور اُن کو اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمکو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمکو فتنے میں نہ ڈالدیں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز مغرب پڑھکر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے امیر المومنین نے خادم سے ارشاد فرمایا اسے ہمراہ لے آؤ وہ آیا اُسے کھانا منگا کر دیا مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اُس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے بدمذہبی

کی بو آتی تھی فوراً کھانا سامنے سے اُٹھوالیا اور اُسے نکال دیا۔

مؤلف۔ یہ واقعہ ۲۸۔ رجب ۱۳۳۷ھ روز جمعہ قریب عصر کا ہے۔ اس جلسے میں بعض لوگ بھی تھے جو بدمذہبوں کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ حضور پُر نور کے یہ گراں بہا نصائح سُنکر دل ہی دل میں اپنے اوپر نفریں اور ملامت کر رہے تھے اور کبھی کبھی کسی گوشہ سے توبہ واستغفار کی آواز بھی آجاتی تھی اُسی وقت ایک صاحب نے کھڑے ہوکر دوسرے صاحب سے کہا آپ کو اکثر اوقات بدمذہبوں کی صحبت میں دیکھا گیا ہے مناسب ہو کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکۃ خوش قسمتی سے تشریف فرما ہیں توبہ کر لیجیے یہ سنتے ہی وہ قدموں پر آکر گرے اور صدق دل سے تائب ہوئے اس پر ارشاد فرمایا بھائیو! یہ وقت نزول رحمت الٰہی کا ہے سب حضرات اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کریں جن کے خفیہ ہوں وہ خفیہ اور جن کے علانیہ ہوں وہ علانیہ کہ اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً توبہ کر مخفی کی مخفی اور آشکارا کی آشکارا سچے دل سے توبہ کریں کہ رب عزوجل ایسی ہی توبہ قبول فرماتا ہے فقیر دعا کرتا ہے کہ مولےٰ تعالیٰ آپ حضرات کو استقامت کرامت فرمائے جو داڑھی منڈاتے یا کترواتے ہوں یا چڑھاتے یا سیاہ خضاب لگاتے ہوں وہ اور ایسی ہی جو علانیہ گناہ کرتے ہوں اُنھیں علانیہ توبہ کرنا چاہیے اور جو گناہ پوشیدہ طور پر کیے اُن سے پوشیدہ کہ گناہ کا اعلان بھی گناہ ہے۔ حضور پُر نور کے ان چند فقرات میں اللہ ہی جانے کیا اثر تھا کہ لوگ ڈھاڑیں مار مار کر رونے لگے گویا وہ اپنے گناہوں کے دفتر آنسوؤں سے دھو رہے تھے اور بیتابانہ پروانہ وار اُس شمع انجمن محمدی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر نثار ہونے دوڑتے اور قدموں پر گر گر کر اپنے خفیہ و علانیہ آثام سے توبہ کر رہے تھے عجیب سماں تھا حضور پُر نور خود بھی نہایت گریہ وزاری کے ساتھ اُن کے لیے دعائے مغفرت میں مصروف تھے جب سب لوگ تائب ہو چکے حضور نے ارشاد فرمایا کہ آج مجھے فائدہ معلوم ہوا کہ میرا جبلپور آنا اور اتنے دنوں قیام کرنا یوں ہوا (پھر فرمایا کہ)

گناہ کا اعلان بھی گناہ ہے

مناسب ہوگا اگر تائبین کی فہرست تیار کرلی جائے کہ دیکھا جائے کون کون توبہ پر مستقیم رہتا ہے اس وقت کچھ لوگ چلے بھی گئے تھے جس قدر موجود تھے اُن کی فہرست درج ذیل ہے ملاحظہ ہو۔

فہرست تائبین

نمبر	اسمائے گرامی	پتہ	جس بات سے توبہ کی	نمبر	اسمائے گرامی	پتہ	جس بات سے توبہ کی
۱	اکبر خاں صاحب	لارڈ گنج	خضاب سیاہ	۱۶	عظیم الدین صاحب	محلہ کھٹاک	حلق لحیہ
۲	قاسم بھائی صاحب	"	حلق لحیہ	۱۷	نظام الدین صاحب	بھرتی پور	"
۳	دادا بھائی صاحب	"	"	۱۸	ولی محمد صاحب	لارڈ گنج	"
۴	سیٹھ عبدالکریم صاحب	"	"	۱۹	سلیمن خاں صاحب	پل اونتی	"
۵	عمر بھائی صاحب	"	"	۲۰	اولاد حسین صاحب	چھوٹا تالاب	"
۶	عبدالشکور صاحب	"	"	۲۱	محمد غوث صاحب	دلہائی	"
۷	حافظ عبدالحمید صاحب	کمانیہ پھاٹک	"	۲۲	تراب خاں صاحب	"	"
۸	عبدالغنی صاحب	گلسائی	"	۲۳	حبیب اللہ صاحب	چھوٹا تالاب	"
۹	بابو عبدالشکور صاحب	اپرسگنج	"	۲۴	محمد حنیف صاحب	پیشکاری	"
۱۰	حبیب اللہ صاحب	محلہ کھٹاک	"	۲۵	منشی عنایت علی صاحب	بھان تلیا	خضاب
۱۱	محمد ادریس صاحب	صدر بازار	"	۲۶	منشی عبدالرحیم صاحب	"	حلق لحیہ
۱۲	اللہ بخش صاحب	تمرہائی	"	۲۷	احمد بھائی صاحب	کوتوالی بازار	"
۱۳	عزیز محمد صاحب	محلہ کھٹاک	"	۲۸	موسیٰ بھائی صاحب	"	"
۱۴	عزیز الدین صاحب	"	"	ان حضرات نے اپنے خفیہ معاصی سے توبہ فرمائی			
۱۵	عبدالجبار صاحب	کمانیہ پھاٹک	"				

نمبر شمار	اسماء گرامی	پتہ	جس بات سے توبہ کی	نمبر شمار	اسماء گرامی	پتہ	جس بات سے توبہ کی
۱	مولوی شفیع احمد صاحب	بیسلپوری	.	۲۰	اللہ بخش صاحب	.	.
۲	عبدالمجید صاحب	.	.	۲۱	ملائم خاں صاحب	.	.
۳	شیخ باقر صاحب	.	.	۲۲	غلام حیدر صاحب	.	.
۴	ایوب علی صاحب	.	.	۲۳	عبدالغفار صاحب	.	.
۵	عبدالرحمن صاحب	.	.	۲۴	محمد جان صاحب	.	.
۶	محمد ذاکر صاحب	.	.	۲۵	محمد رمضان صاحب	.	.
۷	عبدالکریم صاحب	.	.	۲۶	رستم خانصاحب	.	.
۸	عظیم الدین صاحب	.	.	۲۷	حکیم عبدالرحیم صاحب	.	.
۹	محمد حسین خانصاحب	.	.		نذاق -		
۱۰	عبدالصمد خانصاحب	.	.	۲۸	ملا محمد خانصاحب	.	.
۱۱	محمد عثمن خانصاحب	.	.	۲۹	محمد اسحق صاحب	.	.
۱۲	عبدالرحیم خانصاحب	.	.	۳۰	لعل محمد صاحب	.	.
۱۳	نور خاں صاحب	.	.	۳۱	مقبول شاہ صاحب	.	.
۱۴	غلام محمد خانصاحب	.	.	۳۲	عبدالستار صاحب	.	.
۱۵	عبدالسبحن صاحب	.	.	۳۳	قناعت علی صاحب	.	.
۱۶	خان محمد صاحب	.	.	۳۴	علی محمد صاحب	.	.
۱۷	محمد فاروق صاحب	.	.	۳۵	حاجی کفایت اللہ صاحب	.	.
۱۸	قاضی قاسم میاں خانصاحب	.	.	۳۶	مولوی عبدالباقی برہان الحق صاحب صاحبزادہ مولانا مولوی شاہ محمد عبدالسلام صاحب جبلپوری کی		
۱۹	محمد حسین صاحب	.	.				

نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر شمار	اسمائے گرامی	نمبر شمار	اسمائے گرامی
۳۷	میر عبدالکبیر صاحب	۴۹	فیروز خاں صاحب	۶۳	شیخ لعل محمد صاحب ماسٹر
۳۸	مولوی محمد زاہد صاحب	۵۰	احمد خاں صاحب ولد	۶۴	بدیع الرحمٰن صاحب
	برادر زادہ مولٰنا مولوی شاہ		غلام حسین خاں صاحب	۶۵	شیخ امیر صاحب
	محمد عبدالسلام صاحب	۵۱	حافظ کریم بخش صاحب	۶۶	شیخ محبوب صاحب
۳۹	محمد فضل حق صاحب } برادر زادہ مولٰنا موصوف	۵۲	شیخ حاتم علی صاحب ملازم	۶۷	عبدالرحمٰن صاحب
۴۰	ظہور الحق صاحب		جاپان کمپنی (توبہ کرنے و قت	۶۸	عبدالرحیم صاحب
۴۱	ماسٹر حبیب اللہ صاحب		بیعت بھی ہو گئے)		پل اوستی
۴۲	عبدالرشید صاحب	۵۳	شیخ بہادر صاحب موذن	۶۹	عبدالشکور صاحب
۴۳	عبدالمجید صاحب	۵۴	محمد تقی صاحب		امام مسجد
۴۴	حسین اُستناد صاحب	۵۵	منوں خاں صاحب		پل اوستی
۴۵	عبدالغفور صاحب	۵۶	خدا بخش صاحب		
۴۶	محمد عثمٰن صاحب	۵۷	مدار صاحب		
۴۷	نبیرہ حافظ عبدالشکور صاحب از	۵۸	رحمت علی صاحب		
	مولٰنا موصوف	۵۹	عبدالقدیر صاحب عرف		
۴۸	مولٰنا مولوی شاہ محمد عبدالسلام		بیٹے صاحب برہان پوری		
	صاحب خلیفہ اعظم	۶۰	امیر خاں صاحب		
	اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ	۶۱	محمد بشیر الدین صاحب موضع		
	متع اللہ المسلمین بطول		پوٹھی ضلع دمدہ		
	بقائہ۔	۶۲	محمد ابراہیم صاحب		

جو لوگ حاضر جلسہ نہ تھے انہیں بعد کو اطلاع ہوئی وہ سب حاضر ہو کر تائب ہونے گئے دوسرے دن وقت ظہر جبل پور سے روانگی تھی لوگ اسٹیشن تک آئے اور تائب ہوئے اُن سب حضرات کے نام لکھنے سے رہ گئے۔

ف۔ انگوٹھی کے متعلق شرعی احکام

بعد عصر ایک صاحب انگشتری طلائی پہنے حاضر ہوئے ارشاد فرمایا مرد کو سونا پہننا حرام ہے صرف ایک نگ کی چاندی کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشے سے کم کی اس کی اجازت ہے جو سونے یا تانبے یا لوہے یا پیتل کی انگوٹھی یا چاندی کی ساڑھے چار ماشے سے زیادہ وزن کی یا کئی انگوٹھیاں اگرچہ سب ملکر ساڑھے چار ماشے سے کم ہوں پہنے اُس کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

ف۔ داڑھی چڑھانے سے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیزار ہیں

عرض۔ داڑھی چڑھانا کیسا ہے۔

ارشاد۔ حدیث میں ہے من عقد لحیتہ فاخبروہ ان محمدا (صلے اللہ علیہ وسلم) منہ بری جو شخص داڑھی باندھے اُسے خبر دیدو کہ محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اُس سے بیزار ہیں۔

ف۔ سود خوار کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا

عرض۔ سود خوار کا قیامت کے روز کیا حال ہوگا۔

ارشاد۔ اُن کے پیٹ ایسے ہونگے جیسے بڑے بڑے مکان اور شیشے کی طرح چمکیں گے کہ لوگوں کو اُن کی حالت نظر آئے اُن میں سانپ اور بچھو بھرے ہونگے اللہ پناہ میں رکھے حدیث صحیح میں ہے لعن رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اکل الربوا ومؤکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم سواء رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے سود دینے والے اور اُس کا کاغذ لکھنے والے اور اُس پر گواہیاں کرنے والوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں سب ایک رسّی میں بندھے ہوئے ہیں۔ دوسری حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں الربوا ثلثہ وسبعون حوبا ایسرھن ان ینکح الرجل امہ سود ۷۳ گناہ کے برابر ہے جن میں سب سے

ہلکا ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے لوگ سمجھتے ہیں کہ اس سے روپیہ بڑھتا ہے مگر یہ خیال باطل ہے اُس میں اللہ عزوجل برکت نہیں رکھتا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقٰت اللہ مٹاتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے زکوٰۃ کو جسے اللہ مٹائے وہ کیونکر بڑھ سکتا ہے حدیث میں ہے من اکل درھم ربوا وھو یعلم انہ ربوا فکانما زنیٰ بامہ ستا وثلثین مرۃ جس نے دانستہ ایک درم سود کا کھایا گویا اُس نے چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کیا درم تقریباً ساڑھے چار آنے کا ہوتا ہے تو فی دھیلا ایک بار ماں سے زنا ہوا۔

ف: کسی دوا کے پینے سے سفید بال سیاہ ہو جائیں تو حرج نہیں

عرض۔ حضور اگر ادویات پی کر بال سیاہ ہو جائیں تو یہ بھی خضاب کے حکم میں ہے۔

ارشاد۔ اس میں کچھ حرج نہیں دوا کھانے سے سپید بال سیاہ نہ ہو جائیں گے بلکہ قوت وہ پیدا ہوگی کہ آئندہ سیاہ نکلیں گے تو کوئی دھوکا نہ دیا گیا نہ خلق اللہ کی تبدیل کی گئی۔

ف: حسن خاتمہ کے لیے دعائیں

ایک روز بعد فراغ نماز عشا لوگ دست بوس ہو رہے تھے اس مجمع میں سے ایک صاحب نے خدمت بابرکت میں عرض کیا حضور میں ضلع ہوشنگ آباد کا رہنے والا ہوں مجھے حضور کی جبل پور تشریف آوری کی ریل میں خبر ملی لہذا ڈاک سے صرف دعا کے واسطے حاضر ہوا ہوں کہ خداوند کریم ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر کرے حضور نے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا اکتالیس بار صبح کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اول و آخر درود شریف نیز سوتے وقت اپنے سب اوراد کے بعد سورۂ کافرون روزانہ پڑھ لیا کیجیے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجیے ہاں اگر ضرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر سورۂ کافرون تلاوت کریں کہ خاتمہ اسی پر ہو ان شاء اللہ تعالےٰ خاتمہ ایمان پر ہوگا اور تین بار صبح اور تین بار شام اس دعا کا ورد رکھیں اللھم انا نعوذ بک من ان نشرک بک شیئا نعلمہ ونستغفرک لما لا نعلمہ ۔

مؤلف۔ شہر جبلپور ایک کوہستانی مقام ہے جیسا کہ اُس کے نام سے ظاہر ہے ممالک متوسط میں واقع ہے نہایت خوشنما صاف شفاف ہے قدرت کے فیاض ہاتھوں نے ایسا دلفریب مقام بنا دیا ہے کہ سیر سے جی نہیں بھرتا شہر کی موزونیت کے علاوہ وہاں چند عجیب مقامات بھی ہیں جن میں بھیرا گھاٹ جو شہر سے تیرہ میل کے فاصلے پر ہے نہایت عجیب و پُر فضا منظر ہے دریائے نربدا نے میلوں پہاڑ کاٹا ہے یہاں ایک مقام پر پانی جمع ہوکر ایک ایسے درّہ میں گرتا ہے جو تقریباً ۲ دو بانس نیچا ہے اس مقام کا نام دُھواں دھار ہے اول تو پانی کا زور پھر اتنی موٹی دھار ہوکر گرنا اور نیچے پتھروں سے ٹکرا ٹکرا کر اوپر اُڑنا ایک عجیب لطف دیتا ہے دور سے اُس کے گرنے کی آواز مسموع ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریل گاڑی نہایت زور سے پُل پر جارہی ہے پانی جو ٹکرا کر اُڑتا ہے بالکل دُھواں معلوم ہوتا ہے اسی لیے اُس کا نام دُھواں دھار رکھا ہے وہاں کے مخلصین نے حضور پُر نور سے اس عجیب مقام کی سیر کی درخواست کی جو بعد اصرار بسیار منظور ہوگئی دُھواں دھار جاتے ہوئے چونسٹھ جوگنی ملی (یہ ایک مندر پہاڑ کی چوٹی پر ہے جس کی چار دیواری چونسٹھ در کی مشہور ہے مگر درحقیقت چوراسی ہیں۔ ہر در میں ایک بُت پتھر کا تراشا ہوا ہے حضرت سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے فتح فرماکر تمام بتوں کو کاٹا ہے کسی کی ناک نہار دی ہے کسی کا ہاتھ کسی کا پاؤں کسی کو دوپارہ فرمادیا ہے یہ مقام جب اس زمانے میں کہ ہر جگہ جانے کے لیے کشادہ سڑکیں تعمیر ہوگئی ہیں ہنوز دشوار گزار مقام ہے اور سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں نہ معلوم کس درجہ مہیب ہوگا اور ایک یہ ہی مقام نہیں بلکہ اکثر اس قسم کے تاریخی مقامات دیکھے گئے کہ باوجود اپنے دشوار گزار ہونے کے اگر اُن میں کوئی بُت بغرضِ عبادت رکھا گیا ہے تو سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی بت شکنی کا اثر ضرور لیے ہوئے ہے۔ اس کی سیر بھی ہوئی حضور نے حسب عادت کریمہ اصنام کو دیکھ کر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔ ... اِلٰهًا وَّاحِدًا ... اِلَّا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ پڑھا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے حدیث روایت فرمائی کہ سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کفر کی کوئی بات دیکھے پائے اور اس وقت یہ دعا پڑھے اعطی من الاجر بعدد المشرکین والمشرکات دنیا میں جتنے مشرک مرد اور مشرکہ عورتیں ہیں ان سب کی گنتی کے برابر ثواب پائے اعلیٰ حضرت قبلہ مدظلہ العالی نے حاضرین آستانہ کو بھی یہ دعا تعلیم فرمادی ہے کہ مندروں کے گھنٹے اور سنکھ کی آواز اور گرجا وغیرہ کی عمارت کو دیکھکر پڑھتے ہیں جبلپور میں بکثرت کفار ہیں اور بڑے مالدار ہیں قریب زمانہ میں بعض ہندوؤں نے ان شکستہ بتوں کی مرمت کرادی تھی گورنمنٹ کو خبر ہوئی پھر بدستور توڑوا دیئے اور پتھر پر کندہ کراکے ایک کتبہ دروازے پر لگادیا ہے کہ جو کوئی اس یادگار کو بدلے یا بگاڑیگا جیل خانے بھیجا جائیگا اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ ہوگا۔ الحمد للہ سلطان عالمگیر کا خلوص نیت تھا انار اللہ برہانہ وادخلہ جنانہ -

غرض وہاں سے فارغ ہوکر دھواں دھار کی سیر کی گئی پھر دوپہر کو آرام فرمانے کے بعد کشتی پر اُس درہ کی سیر فرمائی یہ درہ پانی نے سنگ مرمر کے پہاڑ کاٹ کر پیدا کیا ہے اونچی اونچی چوٹی کی پہاڑیوں کا سلسلہ دور تک چلا گیا ہے یہ راستہ پانی نے پہاڑوں کو کاٹ کر حاصل کیا ہے دور تک دو رویہ سنگ مرمر کے پہاڑ سربفلک دیواروں کی طرح چلے گئے ہیں کئی میل کے سفر میں صرف ایک جگہ کنارہ دیکھا جو غالباً ۸ گز چوڑا تھا اس ہیبت ناک منظر کا نام برادر مکرم مولنا مولوی حسنین رضا خاں صاحب نے فی البدیہ وادی مرگ رکھا کشتی نہایت تیز جارہی تھی لوگ آپس میں مختلف باتیں کررہے تھے اس پر ارشاد فرمایا ان پہاڑوں کو کلمہ شہادت پڑھکر گواہ کیوں نہیں کرلیتے (پھر فرمایا) ایک صاحب کا معمول تھا جب مسجد تشریف لاتے تو سات ڈھیلوں کو جو باہر مسجد کے طاق میں رکھے تھے اپنے کلمہ شہادت کا گواہ کرلیا کرتے اسی طرح جب واپس ہوتے تو گواہ بنالیتے بعد انتقال ملائکہ ان کو جہنم کی طرف لیے چلے اُن ساتوں ڈھیلوں نے سات پہاڑ بنکر جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے اور کہا ہم اس کے کلمہ شہادت کے گواہ ہیں اُنھوں نے نجات پائی تو جب ڈھیلے پہاڑ بنکر حائل ہوگئے تو یہ تو پہاڑ ہیں۔ حدیث میں ہے

شام کو ایک پہاڑ دوسرے سے پوچھتا ہے کیا تیرے پاس آج کوئی ایسا گزرا جس نے ذکر الٰہی کیا ہو وہ کہتا ہے نہ یہ کہتا ہے میرے پاس تو ایسا شخص گزرا جس نے ذکر الٰہی کیا وہ سمجھتا ہے کہ آج مجھے فضیلت ہے۔

مؤلف - یہ سنتے ہی سب لوگ بآواز بلند کلمہ شہادت پڑھنے لگے مسلمانوں کی زبان سے کلمہ شریف کی صدا بلند ہو کر پہاڑوں میں گونج گئی۔

عرض - حضور دونوں خطبوں کے درمیان سنتیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد - جس وقت امام خطبہ پڑھنے کے لیے چلے اسی وقت سے کوئی نماز جائز نہیں اذا خرج الامام فلا صلاۃ ولا کلام۔ البتہ وہ جو صاحب ترتیب ہے اور اس کی نماز فجر نہیں ہوئی تو وہ خطبے کی حالت میں بھی آپ ہی ادا کریگا کہ اگر نہیں پڑھتا ہے تو جمعہ بھی جاتا ہے جس کی پانچ نمازوں سے زائد قضا نہوں وہ صاحب ترتیب ہے اُسے اگر اپنی قضا نماز یاد ہے اور دوسری نماز کے وقت میں اتنی وسعت ہے کہ قضا پڑھکر وقتی پڑھے اُس پر فرض ہے کہ ایسا ہی کرے ورنہ یہ وقتی نماز بھی باطل ہوگی۔

عرض - اگر وبائی بیماری کی وجہ سے سب ہمسائے مکان چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے ہوں اور کسی حاملہ عورت کے ایام حمل پورے ہو چکے ہوں تو اُس کا شوہر بخیال تنہائی دوسری جگہ منتقل کر سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد - نیت اگر اس کی یہی ہے کوئی حرج نہیں وبا سے بھاگنے پر ٹھکانا جہنم میں ہے ویسے اپنی ضروریات کے لیے جانے آنے کی ممانعت نہیں۔

عرض - خاندان قادریہ میں جو شخص بیعت ہو اور وہ مزامیر کے ساتھ گانا سنے گا۔

ارشاد - فاسق ہے۔

عرض - حضور اجمیر شریف میں خواجہ صاحب کے مزار پر عورتوں کو جانا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد - غنیہ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہی یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحبِ قبر کی جانب سے - جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہی اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں سوائے روضۂ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآن عظیم نے اسے مغفرت ذنوب کا تریاق بتایا کہ انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کے لیے معافی مانگے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے خود حدیث میں ارشاد ہوا من زار قبری وجبت لہ شفاعتی جو میرے مزار کریم کی زیارت کو حاضر ہو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی دوسری حدیث میں ہے من حج ولم یزرنی فقد جفانی جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا کی ایک تو یہ ادائے واجب دوسرے قبول توبہ تیسرے دولت شفاعت حاصل ہونا چوتھے سرکار کے ساتھ معاذ اللہ جفا سے بچنا یہ عظیم اہم امور ایسے ہیں جنہوں نے سب سرکاری غلاموں اور سرکاری کنیزوں پر خاک بوسی آستان عرش نشان لازم کر دی بخلاف دیگر قبور و مزارات کہ وہاں ایسی تاکیدیں مفقود اور احتمال مفسدہ موجود اگر عزیزوں کی قبریں ہیں بے صبری کرے گی اولیاء کے مزار ہیں تو محتمل کہ بے تمیزی سے بے ادبی کرے یا جہالت سے تعظیم میں افراط جیسا کہ معلوم و مشاہد ہے لہذا ان کے لیے طریق اسلم احتراز ہی ہے

در دریا منافع بیشمار است   اگر خواہی سلامت بر کنار است

عرض - کسی مسجد میں مٹی کا تیل جلایا جاتا تھا اس کا ٹین اگر فروخت کیا جائے تو اس کی قیمت اس شخص کو جس نے یہ انتظام کیا تھا دی جائے گی یا مسجد کے صرف

میں داخل ہوگی اور اس کی قیمت بازار کے نرخ سے لگائی جائے گی یا اصلی۔

ارشاد - اول تو مسجد میں کسی بدبودار تیل کے جلانے کی اجازت نہیں نہ کہ مٹی کا تیل ہاں اگر اس کی بدبو کسی مصالحہ سے دور کر دی جائے تو حرج نہیں اور وہ جبتک ثابت و قابل استعمال ہے مسجد کا مال ہے اگر فروخت کی حاجت ہو تو بازار کے نرخ پر فروخت کرنا چاہیے

(پھر چند مسائل متعلق احکام مسجد بیان فرمائے)

احکام مسجد

(۱) جب مسجد میں قدم رکھو تو پہلے سیدھا پھر الٹا اور واپسی پر اس کا عکس۔

(۲) مسجد میں آتے وقت اعتکاف کی نیت بِسْمِ اللّٰہِ دَخَلْتُ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَنَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ کرلو کہ اس عبادت کا بھی ثواب ملیگا اور اس کے لیے روزہ شرط نہیں نہ کسی معین وقت تک بیٹھنا لازم جبتک ٹھہرو گے معتکف رہو گے جب باہر آئے اعتکاف ختم ہوگیا اور اس کے سبب مسجد میں پانی پینا یا مثلاً پان کھانا بھی جائز ہو جائیگا۔

(۳) بغیر نیت اعتکاف کسی چیز کے کھانے کی اجازت نہیں بہت مساجد میں دستور ہے کہ ماہ رمضان مبارک میں لوگ نمازیوں کے لیے افطاری بھیجتے ہیں وہ بلا نیت اعتکاف وہیں بے تکلف کھاتے پیتے اور فرش خراب کرتے ہیں یہ ناجائز ہے۔

(۴) مسجد کے ایک درجے سے دوسرے درجے کے داخلے کے وقت سیدھا قدم بڑھایا جائے یعنی کہ اگر صف بچھی ہو اس پر بھی پہلے سیدھا قدم رکھو اور جب وہاں سے ہٹو تب بھی سیدھا قدم فرش مسجد پر رکھو یا خطیب جب منبر پر جانیکا ارادہ کرے پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اترے تو سیدھا قدم اتارے۔

(۵) وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک چھینٹ پانی کی فرش مسجد پر نہ گرے۔

(۶) مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔

(۷) مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی

کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یکرہ العطسۃ الشدیدۃ فی المسجد نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو خصوصاً مجلس میں یا کسی معظم کے سامنے کہ بے تہذیبی ہے حدیث میں ہے ایک شخص نے دربار اقدس میں ڈکار لی فرمایا کف عنا جشاءک فان اطول الناس جوعا یوم القیمۃ اطولھم شبعا فی الدنیا ہم سے اپنی ڈکار دور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدت تک پیٹ بھرے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مدت تک بھوکے رہیں گے اور جماہی میں آواز نکلتا تو کہیں نہ چاہیے اگرچہ غیر مسجد میں تنہا ہو کہ وہ شیطان کا قہقہہ ہے جماہی جب آئے حتی الامکان موٗنھ بند رکھو موٗنھ کھولنے سے شیطان موٗنھ میں تھوک دیتا ہے یوں نہ رکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبا لو اور یوں بھی نہ رکے تو حتی الامکان کم کھولو اور الٹا ہاتھ الٹی طرف سے موٗنھ پر رکھ لو یوں ہاں نماز میں بھی مگر حالت قیام میں سیدھا ہاتھ الٹی طرف رکھو کہ الٹا ہاتھ رکھنے میں دونوں ہاتھ اپنی مسنون جگہ سے بدلیں گے اور سیدھا رکھنے میں صرف یہ ہی بضرورت بدلا الٹا اپنی محل سنت پر ثابت رہا جماہی روکنے کا ایک عجیب طریقہ یہ ہے جب جماہی آنے کو ہو فوراً تصور کرے کہ حضرات انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو کبھی نہ آئی کہ یہ مثل احتلام شیطان کی طرف سے ہے اور وہ دخل شیطان سے معصوم چھینک اچھی چیز ہے اسے بدشگونی جاننا مشرکین ہند کا ناپاک عقیدہ ہے حدیث میں تو یہ ارشاد فرمایا العطسۃ عند الحدیث شاھد عدل بات کے وقت چھینک عادل گواہ ہے یعنی کچھ بیان کیا جاتا ہو جس کا صدق و کذب معلوم نہیں اور اس وقت کسی کو چھینک آئے تو وہ اس بات کے صدق پر دلیل ہے اور یہ بھی آیا کہ دعا کے وقت چھینک ہونا دلیل قبول ہے لہٰذا چھینک پر حمد الٰہی بجا لانا مسنون ہوا بہت لوگ صرف الحمد للہ کہتے ہیں پورا کلمہ کہنا چاہیے الحمد للہ رب العلمین حدیث میں ہے جو چھینک پر الحمد للہ کہے فرشتہ کہتا ہے رب العلمین یعنی اس کلمہ کو پورا کر دیتا ہے

اور جو کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین فرشتہ کہتا ہے یرحمك اللہ اللہ تجھ پر رحم کرے تو کتنی بڑی دولت ہے کہ معصوم فرشتے کی زبان سے دعارِ رحمت ہے ملائکہ کیلئے ہے آدمی پر واجب ہے کہ جب چھینکنے والا مسلمان حمد الٰہی بجالائے اگرچہ صرف الحمد للہ کہے یرحمك اللہ کہے پھر اسے مستحب کہ اس سے کہے یغفر اللہ لنا ولکم اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت کرے اور چھینک پر افضل و اکمل صیغہ حمد کا یہ ہے الحمد للہ رب العلمین علی کل حال ماکان من حال وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد واھل بیتہ اسے امام شمس الدین سخاوی نے القول البدیع فی الصلاۃ علی النبی الشفیع میں ذکر کیا یہاں ایک حدیث زبان زد ہے موطنان لا اذکر فیہما العطسۃ والذبح دو جگہ میرا ذکر نہ کیا جائے یعنی چھینک اور ذبح اجلہ علماء نے اس پر اعتماد کرکے ان دونوں مقاموں کو ذکر اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مستثنیٰ فرمادیا مگر تحقیق یہ ہے کہ وہ حدیث ثابت نہیں چھینک کے وقت ذکر شریف کا صیغہ یہ ہے اور ذبح میں بھی معاذ اللہ بطور شرکت نام لینا جائز نہیں بطور برکت میں اصلا مضائقہ نہیں مثلاً بسم اللہ اللہ اکبر وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ بلکہ فتاوے امام اجل قاضی خاں میں اس کا جواز بھی مصرح کہ بسم اللہ اللہ اکبر محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دنبے کی ذبح میں فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر اللھم عن محمد واھل بیتہ دوسرے کی ذبح میں فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر اللھم عمن لم یضح من امتی یہ اس کی طرف سے جس نے میری امت سے قربانی نہ کی مسلمانو اپنے نبی رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت دیکھو حدیث میں ارشاد ہے استفرھوا ضحایاکم فانھا مطایاکم علی الصراط فربہ و تروتازہ قربانیاں کرو کہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہونگی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ میری امت میں کروروں وہ ہونگے جو قربانی سے عاجز ہونگے یا ان پر واجب نہ ہونے کے سبب قربانی نہ کرینگے حضور نے نہ چاہا کہ وہ صراط پر بے سواری کے رہجائیں ان کی طرف سے خود قربانی فرمادی کہ اگر وہ اپنی جان بھی قربان کرتے تو ان کے دست مبارک کی فضیلت کو نہ پہنچتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

کمر بستن بکار امت خود اینچنیں باید ۔۔۔ ببیں در نام او گنجیدن میم مشدد را

میں ہمیشہ سے روز عید ایک اعلیٰ درجہ کا بیش قیمت بینڈھا اپنے سرکار ابد قرار حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی طرف سے کیا کرتا ہوں اور روز وصال حضرت والد ماجد قدس سرہ ایک بینڈھا ان کی طرف سے
طرف سے اور اب اس سنت کریمہ کے اتباع سے یہ نیت کرلی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ تا بقاء زندگی
اپنے ان اہلسنت بھائیوں کی طرف سے کیا کروں گا جنہوں نے حضرت ... کی خواہ گزر گئے ہوں یا
موجود ہوں یا آئندہ آئیں۔ ہاں کلام کا سلسلہ کہاں پہنچا وہ جو میں نے کہا تھا کہ کوئی مسلمان
چھینک کر حمد الٰہی بجا لائے تو ہر سننے والا یرحمک اللہ کہے اس قید کا فائدہ یہ تھا کہ اگر وہابی یا رافضی
دیوبندی یا نیچری یا قادیانی یا صوفی بننے والا غرض کوئی کلمہ گو مرتد چھینک کر لاکھ بار الحمد للہ
کہے اسے یرحمک اللہ کہنا جائز نہیں ایک فائدہ یہ بھی یاد رکھنے کا ہے کہ حدیث میں ہے من
سبق العاطس بالحمد للہ امن الشوص واللوص والعلوص جو چھینکنے والے سے پہلے حمد الٰہی
بجا لائے وہ کان اور دانت اور پیٹ کے درد سے محفوظ رہیگا غرض چھینک محبوب چیز ہے مگر وہ
نماز میں آئے جب بھی اسے بھی شیطان کی طرف سے شمار فرمایا ہے یہ سارا بیان اتفاقی چھینک
کی نسبت ہے زکام کی چھینکیں کوئی چیز نہیں مگر آواز پست کرنا ان میں بھی تہذیب ہے اور
مسجد میں اس کی زیادہ تاکید۔
مسجد میں دنیا کی کوئی بات نہ کی جائے ہاں اگر کوئی دینی بات کسی سے کہنا ہو تو قریب جاکر
آہستہ سے کہنا چاہیے نہ یہ کہ ایک صاحب مسجد میں کھڑے ہوئے دوسرے راہ گیر سے جو سڑک
پر کھڑا ہوا ہے چلا کر باتیں کررہے ہیں یا کوئی باہر سے پکار رہا ہے اور یہ اس کا جواب بلند آواز سے
دے رہے ہیں۔
تمسخر ویسے ہی ممنوع اور مسجد میں سخت ناجائز یا ہنسنا منع ہے قبر میں تاریکی لاتا ہے ہاں
موقع سے تبسم میں حرج نہیں۔
فرش مسجد پر کوئی شے پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دے موسم گرما میں لوگ پنکھا جھلتے
جھلتے پھینک دیتے ہیں یا لکڑی چھتری وغیرہ رکھتے وقت دور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں اس کی

مخالفت ہی غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(۱۱) مسجد میں حدث منع ہے ضرورت ہو تو باہر چلا جائے لہذا معتکف کو چاہیے کہ ایام اعتکاف میں تھوڑا کھائے پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اخراج ریح کی حاجت نہ ہو وہ اس کے لیے باہر نہ جا سکیگا۔

(۱۲) قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ خلاف آداب دربار ہے حضرت ابراہیم ادہم قدس سرہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے پاؤں پھیلا لیا گوشۂ مسجد سے ہاتف نے آواز دی ابراہیم بادشاہوں کے حضور یوں بیٹھتے ہیں معاً پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقت انتقال ہی پھیلے۔

(۱۳) استعمالی جوتا اگر پاک ہو مسجد میں پہنکر جانا گستاخی و بے ادبی ہے ادب و توہین کا مدار عرف و عادت پر ہے ہاں بالکل نیا جوتا پہن سکتا ہے اور اُسے پہنکر نماز پڑھنا افضل ہے جبکہ پنجہ اتنا سخت نہ ہو کہ سجدے میں انگلیوں کا پیٹ زمین پر نہ بچھنے دے بحر الرائق میں ہے امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جوتے کے دو جوڑے رکھتے استعمالی پہنکر دروازۂ مسجد تک جاتے دوسرا غیر استعمالی پہنکر مسجد میں قدم رکھتے۔

(۱۴) مسجد میں یہاں کے کسی کافر کو آنے دینا سخت ناجائز اور مسجد کی بے حرمتی ہے فقہ میں جواز ہے تو ذمی کے لیے اور یہاں کے کافر ذمی نہیں کیسا شدید ظلم ہے وہ تمکو بھنگی کی طرح سمجھیں جس چیز کو تمہارا ہاتھ لگ جائے اُسے ناپاک جانیں سودا دیں تو دور سے ڈالدیں پیسے لیں تو الگ رکھوالیں حالانکہ اُن کی نجاست پر قرآن کریم شاہد ہے تم اُن نجسوں کو مسجد میں آنے کی اجازت دو کہ اپنے ناپاک پاؤں تمہارے ماتھا رکھنے کی جگہ رکھیں اپنے گندے بدنوں سے تمہارے رب کے دربار میں آئیں اللہ ہدایت فرمائے۔